بی۔ایڈ۔سال اول

(B.Ed. 1st Year)

تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں

Sociological Foundations of Education

کورس کوڈ (BEDD105CCT)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی۔حیدرآباد۔500 032

تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں

(Sociological Foundations of Education)

BEDD105CCT

بی۔ایڈ۔سال اول (B.Ed. 1st Year)

بلاک۔۲

ایڈیٹر
پروفیسر صدیقی محمد محمود
شعبۂ تعلیم و تربیت
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

نظامتِ فاصلاتی تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مؤلفین

اکائی۔۱ عمرانیات اور تعلیم

ڈاکٹر راحت حیات

اسسٹنٹ پروفیسر (کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح)

اکائی۔۲ ثقافت اور تعلیم

پروفیسر صدیقی محمد محمود

پروفیسر (شعبۂ تعلیم وتربیت، حیدرآباد)

اکائی۔۳ سماجی تبدیلی اور تعلیم

ڈاکٹر مظفر الاسلام

اسسٹنٹ پروفیسر (کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح)

اکائی۔۴ جمہوریت اور تعلیم

ڈاکٹر طارق احمد مسعودی

اسسٹنٹ پروفیسر (کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سرینگر)

اکائی۔۵ تعلیم اور قومی یکجہتی

ڈاکٹر محمد حنیف احمد

اسسٹنٹ پروفیسر (کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، آسنسول)

اکائی 1 - سماجیات اور تعلیم

(Sociology and Education)

تعارف (Introduction)

مقاصد (Objectives)

1.1 سماجیات کے معنی، نوعیت اور اس کی وسعت

(Meaning , Nature and Scope of Education)

1.2 سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق

(Relationship Between Sociology & Education)

1.3 معاشرتی عمل (سوشلائزیشن) کے ادارے (خاندان، ہمجولی، اسکول، میڈیا، مذہب)

(Agencies of Socialization- Family, PeerGroup, School, Media, Religion)

1.4 معاشرتی عمل (سوشلائزیشن) میں استاد کا کردار

(Role of Teacher in Socialisation Process)

1.5 تعلیم اور تعلیمی عمل پر معاشرتی عمل کے اثرات

(Impact of Socialisation on Education)

فرہنگ (Glossary)

خلاصہ (Let Us Sum Up/Points to Remember)

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

مزید مطالعے کیلئے کتب (Suggested Readings)

تعارف: (Introduction)

سماج کے وجود میں آنے کے بعد ہی انسان کی لگاتار کوشش اس کے طرز عمل کو سمجھنے میں لگی رہی۔نتیجتاً سوشولوجی یا عمرانیات (سماجیات)مضمون وجود میں آیا جس نے سماج کے مختلف پہلوؤ کو سمجھنے میں انسان کی مدد کی سماج کے مختلف پہلو نہ صرف انسان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ انسان کی زندگی کو متعین اور ایک سمت عطا کرنے والے عمل یعنی تعلیم پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔موجودہ اکائی سماجیات اور تعلیم کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی ایک کوشش ہے جس میں سماجیات کے معنی،نوعیت اور اس کی وسعت کو جانیں گے۔ساتھ ہی عمرانیات اور تعلیم کے درمیان تعلق کو موثر انداز میں سمجھیں گے۔سماج میں معاشرتی عمل ایک مخصوص جز ہے جو مختلف اداروں مثلاً خاندان،ہمجولیوں،اسکول،میڈیا،مذہب کے ذریعہ مکمل ہوتا ہے۔اس اکائی میں اس جز کے تحت آنے والے مختلف اداروں کو واضح کیا گیا ہے اور ان کی اہمیت اور آفاقیت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ سماج تعلیمی عمل کو متاثر کرتا ہے۔ سماج کے مخصوص اور اہم جز یعنی معاشرتی عمل کے ذریعہ تعلیم اور تعلیمی عمل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔اس لئے ہمیں تعلیم پر معاشرتی عمل کے ذریعہ پڑنے والے اثرات کو جاننا ضروری ہوجاتا ہے۔اس اکائی میں اس کو جاننے کی سعی بھی کی گئی ہے۔

مقاصد:(Objectives)

- ☆ اس اکائی میں آپ سماجیات کے تصور کو بیان کر پائیں گے۔
- ☆ اس کے ذریعہ اس سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق کو وضاحت کر پائیں گے۔
- ☆ خاندان معاشرتی عمل کا بنیادی اور اہم ادارہ ہے اسے وضاحت کے ساتھ بیان کر پائیں گے۔
- ☆ میڈیا کے ذریعہ معاشرتی عمل پر پڑنے والے اثرات پت بحث کر پائیں گے۔
- ☆ اس اکائی کے ذریعہ آپ معاشرتی عمل میں اہم کردار ادا کرنے والے اداروں کا تعارف پیش کرسکیں گے۔
- ☆ ہندوستان میں معاشرتی عمل کے اندر مذہب کتنا مظبوط اور اہم رول ادا کرتا ہے یہ بیان کر پائیں گے۔
- ☆ معاشرتی عمل میں استاد کے کردار کی اہمیت کو واضح کرسکیں گے۔
- ☆ تعلیم پر معاشرتی عمل کے اثرات کو اپنے الفاظ میں بیان کر پائیں گے۔

1.1 سماجیات کے معنی، نوعیت اور اس کی وسعت

(Meaning , Nature and Scope of Education)

سماجیات کے معنی:

سماجیات (سوشولوجی) لاطینی زبان کے لفظ ''سوسیس''(Socius)اور گریک زبان کے لفظ ''لوگس''(Logos) سے مل کر بنا ہے جس کے معنی ہوئے سماج اور سائنس۔ سماج لفظ انسانوں کے گروہ کے لیے استعمال ہوتا آ رہا ہے۔ دراصل سماجی طرزِ عمل انسانی تہذیب کے آغاز کے ساتھ ہی حرکت میں آیا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے ہندوستانی سماج کا تو اس کی تاریخ ہمیں آدی گرنتھوں سے حاصل ہوجاتی ہے۔ جس میں ہندوستانی سماج کو ورنا سسٹم کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے جہاں سماج چار ورنوں میں منقسم ہے۔ یعنی برہمن، شتریہ، وشیہ اور شدر، منو کے ذریعہ لکھی گئی منوسمرتی میں اس ورن سسٹم کی تفصیل کی گئی ہے۔ ہندوستانی سماج کو منظّم کرنے میں اس کا بہت بڑا ہاتھ رہا ہے اس لیے اسے ہندوستانی سماجیات کا آدی گرنتھ مانا جاسکتا ہے۔ اس میں فرد اور فرد، فرد اور سماج، فرد اور ریاست سبھی کے ایک دوسرے کے تئیں فرائض کو مقرر کیا گیا ہے۔

یونانی فلاسفر پلیٹو (347-427 عیسوی) نے مغربی دنیا میں سب سے پہلے سماج کے ڈھانچے کی وضاحت کی ہے۔ اس کے بعد اس کے شاگرد ارسطو (322-384 ق م) نے انسان کو ایک سوچنے سمجھنے والے بنی نوع کی شکل میں بیان کر اس کے باہمی تعلق کے مطالعہ کی داغ بیل ڈالی۔ اس لیے مغربی ممالک میں یہ دونوں شخص سماجیات کے قدیم مفکرین مانے جاتے ہیں۔

لیکن ایک آزاد مضمون کے طور پر سماجیات کی نشو ونما انیسویں صدی میں ہوئی۔ فرانسی فلاسفر کامٹے (1778-1857) سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے سماج کے سائنسی مطالعہ کی داغ بیل ڈالی۔ جنھوں نے اسے ''سوشل فزکس'' سے موسوم کیا۔ کامٹے کے بعد ہربرٹ اسپینسر نے اس میدان میں کام کیا۔ 1876 میں ''پرنسپل آف سوشولوجی'' نامی کتاب شائع کی۔ اس میں سماجیات کے تصور اور نفس مضمون کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان کے بعد فیڈرک لیپلے ڈنکن، میکاوَر، بوگارڈس میرل اور ایلرج نے اس میدان میں قابل تعریف کام کیا۔ پچھلی بیسویں صدی میں جارج سمیل، میکس ویبر، فینچر، سارو کن، دُرخم اور ہاب ہاؤس جیسے ماہرینِ سماجیات کا اہم کردار رہا۔

اگست کامٹے سماجیات کو سماج کے مختلف حصوں کا مطالعہ کرنے والے ایک مضمون کے طور پر مانتے ہیں۔ گڈنس اور وارڈ جیسے سماجیات کے ماہرین بھی اس خیال سے متفق ہیں۔ ان کے مطابق سماجیات وہ مضمون ہے جس میں سماج کے منظّم ڈھانچہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

گڈنس کے لفظوں میں ''سماجیات مجموعی طور پر سماج کی ترتیب وار وضاحت اور بیان ہے'' (گڈنس)

جبکہ میکا ئیور اور پیج ماہرین سماج کی جگہ سماجی تعلقات کو فوقیت دیتے ہیں ان کے مطابق ''سماجیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں'' (میکا ئیور اور پیج)۔

میکس ویبر کے مطابق ''سماجیات وہ مطالعہ ہے جس میں سماجک حرکات کا توضیحی (Interpretative) علم ہوتا ہے۔ اس طرح سماجیات علم کی وہ شاخ ہے جس میں سماج یا سماجی تعلقات کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے سماجی تعلقات کو سمجھنے کے لیے سماجی حرکات، سماجی رابطوں اور ان سبھی طرزِ عملوں کے نتائج کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

سماجیات کی نوعیت:

سماجیات علم کی ایک ایسی شاخ ہے جو اپنی منفرد خصوصیت کی حامی ہے۔ یہ دوسرے سائنسی مطالعوں سے کئی لحاظ سے مختلف ہے۔ نیچے سماجیات کی درجہ بندی خصوصیات بیان کی جا رہی ہیں جو کہ روبرٹ بی ارسٹیڈ نے اپنی کتاب ''دا سوشل آرڈر'' میں بیان کی ہیں۔

1. **سماجیات ایک آزاد سائنسی ہے:**

اس کو کسی بھی دوسرے سائنس کی ایک شاخ کے طور پر مطالعہ نہیں کیا جاتا ہے۔ جس طرح فلسفہ کا مطالعہ، سیاسی فلسفہ کے طور پر کیا جاتا رہا ہے۔

2. **سماجیات سماجی سائنس ہے طبعیاتی سائنس نہیں:**

سماجی سائنس ہونے کے ناطے یہ انسان پر مرکوز ہے جو انسانی سماجی برتاؤ، حرکات اور سماجی زندگی کا مطالعہ کرتی ہے۔

3. **سماجیات خالص سائنس ہے نہ کہ اطلاقی سائنس:**

خالص سائنس سے غرض علم کو اخذ کرنا ہوتا ہے۔ اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ وہ افادی ہے یا نہیں۔

4. **سماجیات مجرد نہ ہو کر غیر مجردی (Abstract) سائنس ہے:**

سماجیات اپنے آپ کو کسی خاص سماج یا سماجی تنظیم یا شادی یا مذہب وغیرہ کے مطالعہ تک محدود نہیں رکھتی۔ آسان لفظوں میں اس کا دائرہ وسیع ہے اس لیے یہ غیر مجردی سائنس ہے۔

5. **سماجیات عام تصور ہے نہ کہ تفرید یا تشخیص:**

کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان تعامل (Human interaction) کے عام اصول و قانون جو کہ انسانی گروپ اور سماجوں کے ڈھانچوں میں موجود ہیں کو جان سکیں۔ اس لیے یہ ہمیشہ عام واقعات کا مطالعہ کر انھیں عام تصور میں پیش کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

6- سماجیات میں حاصل کردہ عام ہے نہ کہ مخصوص اس کا مقصد انسانی زندگی اور تعلقات سے بڑی عام معلومات کو جاننا ہوتا ہے۔اس لیے یہ انسانی سرگرمیوں اور تعامل کا عام نظریہ سے مطالعہ کرتا ہے اسی طرح سماجی نفسیات اور انتھروپولوجی بھی اپنے آپ کو عام سائنس ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔

7. **سماجیات ذی عقل(Rational)اور تجربی(Empirical)دونوں ہے:**

سائنس کو سمجھنے کی دو کوششیں ہیں ایک ذی عقل اور دوسری تجربی۔تجربی کوشش تجربہ پر زور دیا جاتا ہے جو نتائج مشاہدہ اور تجربات پر مبنی ہوتے ہیں۔جبکہ اقلیت پسندی(Rationalism)میں وجوہات کو جاننے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور نظریات منطقی مداخلت سے نکل کر آتے ہیں۔

سماجیات کی وسعت:

کسی بھی علم کے شعبہ میں وسعت اس علم کی حدود کو بیان کرتا ہے وسعت یہ معلومات فراہم کرتی ہے کہ علمی شعبہ کا مطالعہ کس حد تک کیا جاسکتا ہے اور کس حد تک نہیں کیا جاسکتا جہاں تک تعلق ہے سماجیات یا عمرانیات کی وسعت کا تو اس کے تحت سبھی سماجی تعلقات سرگرمیوں،تعامل اور ان کے نتائج کا عمومی طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔مخصوص طور پر نہیں۔مثال کے طور پر ریاست کے ڈھانچے وشہریوں کے آپسی تعلق،سرگرمیوں،تعامل اور ان سرگرمیوں کے نتائج کا ہی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔اس میں سیاسی افکار اور اصولوں کا مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔اس طرح مذہب اور مذہبی اداروں کے سماجی اشکال کا تو مطالعہ کیا جاسکتا ہے لیکن مختلف مذہبوں کے اصولوں کا مطالعہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔اس میں سیاسی افکار اور اصولوں کا مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔اس طرح مذہب اور مذہبی اداروں کے سماجی اشکال کا تو مطالعہ کیا جاسکتا ہے لیکن مختلف مذہبوں کے اصولوں کا مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔اس لیے سماجیات کو''عام سماجی سائنس'' بھی کہا جاتا ہے اور دوسرے سماجی سائنسوں کو مخصوص ناموں جیسے دھرم شاستر،سیاسیات، معاشیات وغیرہ سے جانا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں میکائیور نے تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک ماہرین سماجیات ہونے کے ناطے ہماری دلچسپی سماجی تعلقات میں ہے۔اس وجہ سے نہیں کہ یہ تعلق معاشی،سیاسی یا مذہبی ہیں بلکہ اس وجہ سے کہ وہ ساتھ ہی سماجی بھی ہیں۔

1.2 سماجیات / عمرانیات اور تعلیم کے درمیان تعلق

(Relationship Between Sociology & Education)

سماجیات میں سماج اور سماجی گروہوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس مطالعہ میں سماجی گروہوں کے زندہ افرادوں کے بیچ چلنے والے تعامل اور اسکے نتائج کا مطالعہ شامل ہے۔اس میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ کسی بھی فرد کا خاص طور سے گروہ پر اور گروہ کا خاص طور سے فرد پر کس طرح اثر پڑتا ہے۔اس کے سماج کی تہذیب وثقافت وغیرہ کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔تعلیم بھی ایک ایسا سماجی عمل ہے جس کے ذریعہ انسان کے برتاؤ میں بدلاؤ ہوتا ہے۔اس لیے یہ عمرانیات کے مطالعہ کے دائرہ میں آتی ہے اور چونکہ دونوں کا تعلق انسانی برتاؤ سے ہوتا ہے اس لیے ان میں گہرا آپسی تعلق ہے۔

انسان کے برتاؤ میں کیا مخصوص ترمیم کی جائے یہ سماج کے مخصوص فلسفۂ زندگی، اس کے ڈھانچے تہذیب، ثقافت اور مذہبی، سیاسی ومعاشی حالت پر مبنی ہے۔اور ان سب کا مجموعی طور سے مطالعہ سماجیات میں کیا جاتا ہے۔اس طرح سماجیات تعلیم کی شکل وساخت کو متعین کرنے کا بنیادی عمل ہے۔دوسری طرف تعلیم انسان کے تمام تر نشونما کی سنگِ بنیاد ہے۔مناسب تعلیم کے عمل کے ذریعہ ہی کوئی سماج علم وسائنس کے دائرے میں نشوونما پاتا ہے۔تعلیم کی محرومیت میں سماج کا سائنسی مطالعہ ممکن نہیں اور اس صورت میں سماجیات کی نشونما کا سوال نہیں اٹھتا۔اس طرح سماجیات اور تعلیم کا ایک دوسرے پر انحصار ہے۔

سماجیات اور تعلیم کے بیچ باہمی تعلق کو عمرانیات کی ایک مخصوص اور اہم اصطلاح ''معاشرتی عمل'' کے ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے۔معاشرتی عمل وہ عمل ہے جس کے تحت بچے کو سماجی ڈھانچے میں ڈھالنے کے لیے مختلف طریقۂ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جس میں بچے کا خاندان اس کی بنیادی معاشرتی عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جس میں بچہ سب سے پہلے اور بنیادی تعلیم حاصل کرتا ہے۔اس بنیادی تعلیم کے تحت ثقافتی عمل کے مختلف جز اُسے سکھائے جاتے ہیں جس میں، سماج کے انقلاب وآداب، سماج میں اٹھنے، بیٹھنے کے طریقے جیسے بنیادی سماجی عوامل کے علاوہ ثقافتی عوامل جو کہ ہندوستان میں مذہب سے زیادہ نسبت رکھتے ہیں کی بھی سیکھ دی جاتی ہے۔اس طرح رسم ورواج معاشرتی عمل کے اہم ادارے مذہب سے زیادہ جڑا ہوتا ہے۔

اس معاشرتی عمل میں تعلیم ثانوی ساخت ہے۔جو کہ خاندان کے بعد آتی ہے چونکہ خاندان میں شامل کردہ معاشرتی عمل بچہ شیر خواری کی عمر سے ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے اور تقریباً چار سال کی عمر تک سیکھتا ہے۔اس کے بعد کا دور معاشرتی عمل کی ثانوی ساخت کے مخصوص ذریعہ اسکول میں گزرتا ہے۔جس میں بچہ اپنے خاندان، رسم ورواج، مذہب سے باہر نکل کر اپنے اپنے معاشرے، ریاست، ملک اور اپنے اردگرد کی نہ صرف جانکاری حاصل کرتا ہے بلکہ ان مختلف پیرایوں میں ایک فرد کے حقوق وفرائض کی بھی سیکھ پاتا ہے۔مثال کے طور پر ایک اچھے شہری ہونے کے ناطے ایک فرد کے اپنی ریاست کے تئیں کیا فرائض ہیں کو جاننا ہے اور اپنے حقوق کے دائروں کی بھی پہچان کرتا ہے اور یہ سب وہ کسی بھی ملک کے تحت اطاعت کیے جانے والے آئین کی روشنی میں کرتا ہے۔اس کے ساتھ ہی اگر سماجی عوامل میں کوئی دقیانوسی تخیل شامل ہے تو اس میں ترمیم کی بھی کاوشیں کی جاتی ہیں جیسے تعلیم کے ذریعہ لڑکا اور لڑکی کے درمیان فرق سے متعلق سوچ کو ختم کرنے کی لگاتار کوشش کی جا رہی

ہے۔لیکن ماہرین سماجیات / عمرانیات کے مطابق بنیادی معاشرتی عمل کا اثر بچے کے دل و دماغ پر زیادہ ہوتا ہے جسے ثانوی معاشرتی عمل کبھی ختم نہیں کرسکتا اور زیادہ تر دقیانوسی خیالات بنیادی معاشرتی عمل کے دوران ہی نشوونما پاتے ہیں۔

1.3 معاشرتی عمل (سوشلائزیشن) کے ادارے (خاندان، ہمجولی، اسکول، میڈیا، مذہب)

(Agencies of Socialization- Family, PeerGroup, School, Media, Religion)

معاشرتی عمل سماج اور نظریات کو اخذ کرنے کا عمل ہے۔ ہر بچہ کی پیدائش اس کی ضرورتوں اور حاجتوں کے ساتھ ہوتی ہے۔اس کی اس حیاتیاتی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک سماجی عضویے کی ضرورت ہوتی ہے جو ایک ذریعہ کے طور پر کام کرتا ہے۔جس میں مختلف گروہ، اداروں، تنظیموں اور افراد کے تعاون کی شمولیت سے بچہ کی نہ صرف ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ اسے سماجی ڈھانچے میں ڈھالنے کے مختلف آلات بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔چونکہ معاشرتی عمل کا بنیادی مقصد بچہ کو سماج کے مطابق ڈھالنا ہے۔اس لیے یہ سارے گروہ، ادارے اور تنظیم لگاتار بچے کی تعلیم و تربیت کو ایک متعین شکل دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔تاکہ تعلیم یافتہ ہونے کے بعد وہ نہ صرف اپنی زندگی کو سنواریں بلکہ ایک ملک و معاشرے کی بہتری کے لیے بھی ایک اہم ہستی ثابت ہو۔اس طرح تمدن کو منتقل کرنے کے تمام ذرائع معاشرتی عمل کے اداروں سے موسوم کیے جاتے ہیں۔

یہ سبھی ادارے اپنی بناوٹ، ساخت، نوعیت اور فعل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔لیکن ان کا بنیادی فعل سماجی عوامل کی جامع اصطلاح معاشرتی عمل پر مشتمل ہے۔ترقی یافتہ ملک اور شہری سماج ایک وسیع دائرے کا حامل ہے اس لیے معاشرتی عمل کے ادارے زیادہ عناصر اپنے اندر سما سکتے ہیں۔دیہی علاقوں میں ان کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔اس لیے اداروں کی تعداد بھی وہاں محدود ہو جاتی ہے۔

زندگی میں مختلف طرح سے یہ ادارے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور انکا یہ کردار مختلف ادوار پر مشتمل ہوتا ہے۔پیدائش کے وقت سے لیکر شروعاتی چار سالوں تک ماں باپ، اور خاندان کے دیگر افراد جس میں بچے کے بہن بھائی، چاچا چاچی، ماما مامی وغیرہ کا اہم کردار رہتا ہے۔اس کے بعد محلے کے ہم عمر بچے، محلّہ دیگر عزیز واقارب، اسکول استاد وغیرہ کی چھاپ بچہ کی طرز زندگی پر پڑتی ہے اور اس سلسلے میں کتابیں یا میڈیا کی مختلف شکلیں جیسے اخبار، میگزین میں شامل مختلف قسم کا مواد اور تصویریں ایک زندہ مواد یعنی ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ بھی جڑتے چلے جاتے ہیں۔بچپن تک ماں باپ، بھائی بہن اور خاندان سے متعلق دیگر افراد کا جو اثر بچہ ذہن اور برتاؤ پر دکھتا ہے وہ نوجوانی کے دور میں آنے کے بعد غائب سا ہو جاتا ہے۔ اس مرحلہ کو ماہرین نفسیات پیاجے نے نشوونما کے اپنے نظریہ ''دور بلوغ'' (Adolescent) میں داخل ہونے کے مرحلہ کی شکل میں بہت بہتر

طریقے سے سمجھایا ہے۔ اس دور میں داخل ہونے کے بعد لڑکے لڑکیوں پر ان کے ہمجولیوں یا دوستوں کا اثر زیادہ رہتا ہے اور رفتہ رفتہ اس دور میں آگے بڑھتے ہوئے جب اسکول سے نکل کر فرد اعلی تعلیم میں داخل ہوتا ہے تب کالج، استاد، میگزین مختلف طرح کی فلمیں جو مختلف پلاٹ اور پیغام سے جڑی ہوتی ہیں گانے، ٹیلی ویژن اور موسیقی کی مختلف شکلیں اور گانے ان کے ذہن و برتاؤ پر غالب ہوتے ہیں۔

جوانی کے دور سے ملازمت کے دور میں فرد داخل ہوتا ہے جہاں دفتری، کاروباری اور ملازمت، شادی، بچے اور گھر سے وابستہ ہونے کے بعد معاشرتی عمل کے دوسرے اداروں سے فرد مختلف طرح کے تجربات حاصل کرتا رہتا ہے اور اپنے ماحول سے مطابقت قائم کرتا ہے۔

اسی طرح جوانی کے دور سے ضعیفی کے دور میں آتے آتے نئی نسلیں زندگی و موت کے کئی بار تجربہ کیے ہوئے حالات یعنی بیماری اور دوائیوں کے ساتھ تعامل اور زندگی ختم ہونے کے خدشات فرد کو مختلف طرح کی نفسی اور ذہنی کیفیات کا تجربہ کراتے ہیں۔ غرض یہ کہ زندگی کے ہر دور میں ہر فرد مختلف سماجی تعلقات، امیدوں و تمناؤں، ہدایتوں و مشوروں اور طریقہ و عمل کے مطابق زندگی گزر بسر کرتا ہے اور اس پورے عمل میں یہ مختلف معاشرتی عمل کے ادارے بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نیچے ایسے ہی کچھ اداروں کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جو اس طرح ہیں:

1. خاندان
2. ہمجولی
3. مدرسہ یا اسکول
4. میڈیا
5. مذہب

خاندان

خاندان معاشرتی عمل کا سب سے پہلا اور سب سے اہم ادارہ ہے۔ بچہ اپنی آنکھ سب سے پہلے ماں کی گود میں کھولتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے خاندان سے متعلق دوسرے افراد کے تعامل میں آتا ہے۔ وہ اپنے خاندان کے افراد کی پیروی اور نقل کر ان کی زبان برتاؤ کے طور طریقے سیکھتا ہے۔ جن کاموں کو کرنے کی خاندان میں اجازت ہوتی ہے انھیں ہی وہ دوہراتا ہے اور جن کاموں کے لیے منظوری نہیں ملتی انھیں نہ کرنے کے لیے وہ اپنے اوپر کنٹرول کرتا ہے اور اس طرح خاندان سے مطابقت کرتا ہے۔ بچپن میں پائی تربیت پختہ ہوتی ہے۔ اس طرح خاندان بچے کو معاشرتی عمل میں ڈھالنے والا اول اور موثر ادارہ ہوتا ہے۔ چونکہ خاندان معاشرتی عمل کا بنیادی ادارہ ہے اس لیے بچہ یہاں ''اپنی شخصیت'' اور ''عادت و اطوار'' کے اہم اجزاء کی

تشکیل پاتا ہے۔ جیسے کھانا، سونا، گفتگو کرنا وغیرہ کے طریقے سبھی خاندان کے اثر میں تشکیل پاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ماہرین نفسیات تو خاندان کے کردار پر اتنا زیادہ زور دیتے ہیں کہ وہ کسی بچے کی ''Introvert'' یا ''Extrovert'' شخصیت کی تشکیل کے لیے خاندان کو موثر کن عنصر مانتے ہیں۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ نفسیات کے زیادہ تر ریسرچ مطالعوں میں خاندان کا ایک اہم عنصر کی شکل میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔

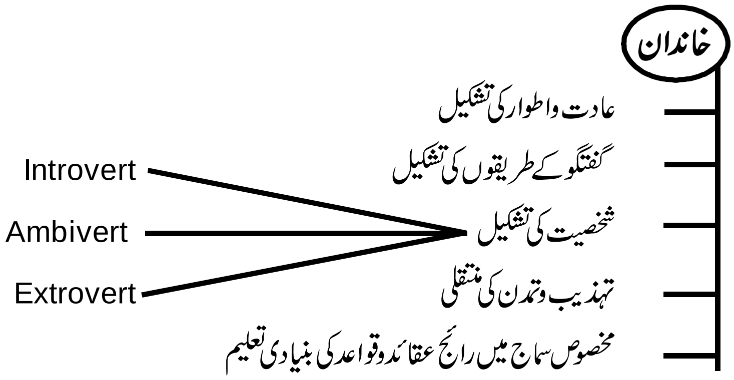

تعلیم بھی خاندانوں کے بااثر بچے کی تعلیمی نشوونما کا مطالعہ کرتی ہے۔ مضمونِ تعلیم (Education Discipline) میں بھی خاندان کو اہم عنصر کی شکل میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تعلیمی نفسیات کی کئی اصطلاحیں جیسے Problem child چپ رہنے والے اور Slow learner وغیرہ کے لیے خاندان کو ایک بااثر عنصر کی شکل میں ذمے دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس لیے کسی بھی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے سب سے پہلے بچہ کے خاندانی پس منظر کو سمجھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اس طرح خاندان کی معاشرتی عمل میں اہمیت کو ہم مختصر طور پر دیے گئے ڈائگرام کی شکل میں بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

ہمجولیوں (Peer group)

خاندان کے بعد فرد کے معاشرتی عمل میں ہمجولیوں جس میں ہم عمر دوست ہم جماعت لڑکے، لڑکیاں کھیل کود کے ساتھی وغیرہ شامل ہیں انھیں ہی Peer group کے نام سے جانا جاتا ہے۔ Peer group یا ہمجولی ایک بنیادی اور سماجی گروپ ہے۔ جس میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو ایک عمر، دلچسپی، پس منظر اور سماجی درجہ سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس گروپ کے لوگ فرد سے عقائد و برتاؤ کو متاثر کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ بچے ان سے زیادہ ربط حاصل کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ ربط اتنا بڑھ جاتا ہے کہ یہ ماں باپ، بھائی بہن اور خاندان کے دیگر افراد کی جگہ لیتی چلی جاتی ہے۔ دیہی علاقوں کے

مقابلے شہری سماجوں میں Peer group کا ہر فرد کے نفس و حرکات پر اثر زیادہ دکھائی دیتا ہے اور اس اثر کے تحت ہی شہروں میں بچے کئی بار ماں باپ سے بغاوت بھی کر بیٹھتے ہیں۔ اس ہم گروہ میں رہ کر بچے کے خیالات، برتاؤ، سرگرمیوں ہم گروہ میں شامل دوسروں بچوں کے مطابق ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہیں وجہ ہے کہ اگر ہم گروہ یا سنگت اگر غلط راہ پر ہوتی ہے تو بچے جرم کرنے پر بھی آمادہ ہوجاتے ہیں اس لیے اخباروں میں اکثر آنے والے معاملات جو بچوں کے ذریعہ ہونے والے جرائم سے متعلق ہوتے ہیں ان میں جرم کی وجہ اکثر ہم گروہ یا سنگت کا بچے کے دل و دماغ پر غلبہ ہونا نکل کر آتی ہے۔ اس لیے اس دور میں ماں باپ کے ذریعہ خاص احتیاط اور نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مدرسہ یا اسکول:

خاندان اور ہم عمر دوست اور ساتھی کے علاوہ مدرسہ یا اسکول فرد کی شخصیت کی نشونما میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مدرسہ یا اسکول سے مراد تعلیم کے وہ ادارے ہیں جس میں فرد عمر کے مختلف ادوار میں براہ راست اور بالواسطہ طور سے تعلیم حاصل کرتا ہے۔ براہ راست تعلیم کے ذرائع میں نصاب، درسی کتابیں، کمرہ جماعت و استاد آجاتے ہیں اور بالواسطہ طریقوں میں استاد کے عادت واطوار، برتاؤ ادارے کا ماحول، وہاں اقتدار کے مختلف عہدے، صبح کی اسمبلی، کھیل کود کا میدان وغیرہ سے فرد اپنی شخصیت کی تعمیر و تشکیل کی مختلف راہیں پاتا ہے۔

تعلیم صرف لکھنا پڑھنا سکھانے کا عمل نہیں ہے بلکہ اس عمل کے ذریعہ انسان کے باطنی جوہروں اور قابلیتوں کو باہر نکال کر اسے نکھارا اور سنوارا جاتا ہے۔ تاکہ فرد ان سے اپنے مستقبل اور آگے آنے والی زندگی میں فیض حاصل کر سکے۔

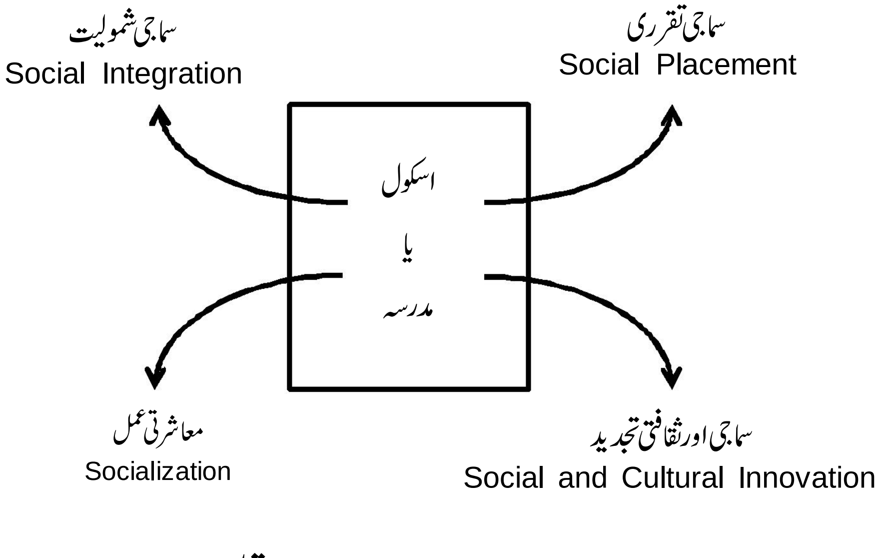

غرض یہ کہ مدرسہ یا اسکول کی جامع اصطلاح میں آنے والے تعلیمی ادارے مثلاً مدرسہ، اسکول، کالج، یونیورسٹی،

عمرانیات کے نظریہ کے تحت تہذیب وتمدن کو منتقل کرنے کے عمل کے ساتھ ساتھ معاشرتی عمل میں فرد کی زندگی کو ایک سمت دینے کا بھی کام کرتے ہیں۔ اسکول یا مدرسہ ایک ایسا ماحول قائم کرتے ہیں جس میں بچے مجموعی طور پر حصہ لے کر سماج میں اپنائی جانے والی زبان، برتاؤ کے عام طور طریقے سیکھتے ہیں اور اپنے سماج سے مطابقت کرتے ہیں اسکول و مدرسہ خاندان اور پاس پڑوس کے زیر اثر تعمیر ہوئے ان کے محدود نظریہ میں وسعت پیدا کرنے اور ترمیم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔تا کہ ادارے سے نکل کر فرد کسی بھی سماج سے مطابقت قائم کر سکے اور اس سماج کے طرز عمل کو اپنا کر اس میں اپنے آپ کو ڈھال سکے۔

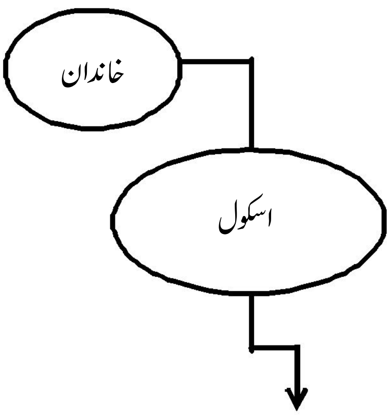

سماج

میڈیا

انفارمیشن ٹکنالوجی کے دور میں میڈیا معاشرتی عمل کا سب سے موثر اور غالب ذریعہ ہے۔میڈیا کے تحت، انٹرنیٹ میڈیا، ملٹی میڈیا، ماس میڈیا سبھی کی شمولیت ہوتی ہے۔تعلیم کے عمل میں یہ مختلف طرح کی معلومات فراہم کرنے کا کام کرتا ہے جو کہ سیاست، معیشت، سماجیت، مذہب سے جڑی ہوتی ہے۔ ہر عمر و دور کے لوگ کی دلچسپی، قابلیت ہنر اور رجحانات کی تشفی کرنے کی صلاحیت میڈیا اپنے اندر رکھتی ہے۔

میڈیا معاشرتی عمل کا ایک ایسا ادارہ ہے جس میں ٹیلی ویژن پروگرام، فلمیں، مشہور موسیقی، میگزین ویب سائٹ اور دوسرے اجزاء ہمارے سیاسی نظریات، مقبول ثقافتیں، عورتوں کے بارے میں نظریات، مختلف، طرح کے لوگوں، مختلف طرح کے عقیدوں اور عملوں کو متاثر کرتا ہے۔

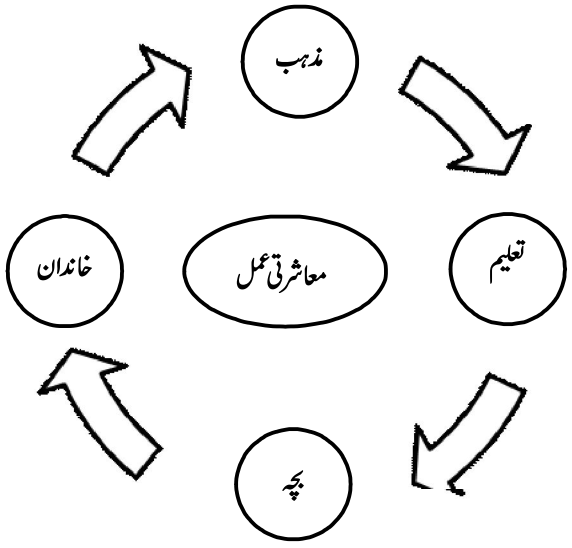

زیادہ تر چلنے والی بحثوں میں میڈیا کو نوجوان قوم کو بھڑکانے اور بدامنی پھیلانے والے وسائل کی شکل میں ذمے دار ٹھہرایا جاتا ہے۔اوسطاً ایک بچہ دور بلوغت میں پہنچنے سے پہلے تشدد کی ہزاروں حرکات ٹیلی ویژن اور فلموں میں دیکھتا ہے آج کل گانوں میں چلنا والا راپ لیرِکس (Rap lyrics) میں عورتوں کے خلاف کئی تشددی لفظوں اور جملوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرح ٹیلی ویژن پر آنے والے اشتہارات بھی کئی طرح سے تشدد اور غلط نظریات کو پیش کرتے ہیں۔ جس کا غلط اثر بچوں کے دل و دماغ پر پڑتا ہے۔میڈیا جنسی اور رنگ و نسل پر مشتمل دقیانوسیت کو بھی بڑھاوا دیتا ہے۔میڈیا نہ صرف بچوں بلکہ بالغوں اور نوجوانوں کے بھی معاشرتی عمل میں اہم رول ادا کرتا ہے۔اس لیے سوال یہ اٹھتا ہے کہ کس حد تک میڈیا تشدد پھیلانے کا کام کرتا ہے۔کیونکہ صرف تشدد آمیز پروگرام ڈرامہ یا فلم دیکھنا تشدد سے متاثر ہونے کی وجہ ہے ایسا نہیں کہا جاسکتا۔اس لیے ماہرین سماجیات اور سماجیات کے اسکولرس مختلف رسرچ کے مطالعوں کے ذریعہ اس موضوع پر لگاتار بحث کرتے رہتے ہیں۔اور زیادہ تر یہ بحث نوجوانوں میں پھیلے تشدد کی وجوہات کو ڈھونڈنے میں لگی رہتی ہے۔اسطرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیا کے ذریعہ تشدد کے پھیلنے یا نہیں پھیلنے کی یہ بحث آگے اور سالوں تک چلتی ہی رہے گی۔

مذہب:

مذہب معاشرتی عمل اور سماجی کنٹرول کا بہت اہم ادارہ ہے اس کا زندگی کو ایک مناسب سمت دینے اور اسے منظّم کرنے میں بھی بہت اہم رول ہے۔اس سلسلے میں ماں باپ کا عقیدہ بچوں کا عقیدہ بن جاتا ہے۔مغربی سماجوں میں مذہب معاشرتی عمل کا سب سے کم اہم ادارہ ہے پر ہندوستان میں سماج اور معاشرتی عمل کا سب سے موثر اور اہم ادارہ مذہب ہے۔ چونکہ

بنیادی معاشرتی عمل کے تحت جو برتاؤ، طور طریقے، رسم و رواج اور عقائد ہم اپنے خاندان میں سیکھتے ہیں ان پر مذہبی رجحانات کا غلبہ زیادہ رہتا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں سماج، تہذیب اور ثقافت سبھی مذہب سے ہی متاثر ہیں اور انھیں مذہب سے الگ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں ہر فرد مذہب کے ذریعہ جو معاشرتی عمل سیکھتا ہے وہ بچپن سے شروع ہوتا ہے لیکن اس کی چھاپ فرد کی زندگی کے ہر مرحلے پر دکھائی دیتی ہے۔ جو نامکرن کی رسم، منڈن، شادی کی رسمیں اور موت یا آخری رسومات میں اپنائے جانے والے طریقوں کے ذریعہ آسانی سے دیکھی اور سمجھی جاتی ہے۔

رسومات کے سکھانے کے عمل کے تحت چونکہ ہندوستانی سماج ورن سسٹم پر مشتمل ہے اس لیے ذات پات کا نظام بھی معاشرتی عمل میں شامل ہوتا ہے۔ اور ذات پات کے نظام کا اثر بھی رسم و رواج پر دکھائی دیتا ہے اور یہ نظام ذات پات کا مذہب کے ہی ذریعہ وجود میں آتا ہے۔ جسے منو کے ذریعہ تشکیل کئے گئے ''منوسمرتی'' سے بہتر طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔ غرض یہ کہ مذہب معاشرتی عمل کا آخری لیکن اہم ادارہ ہے۔ جسے درگزر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

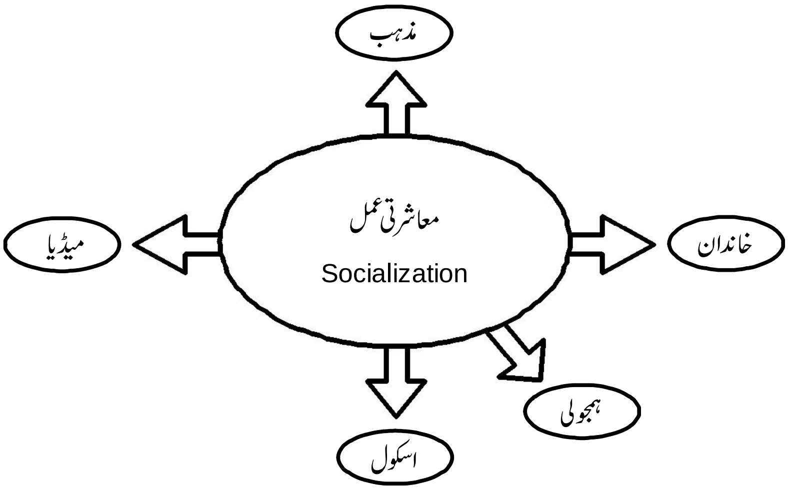

1.4 معاشرتی عمل (سوشلائزیشن) میں استاد کا کردار

(Role of Teacher in Socialisation Process)

تعلیم انسان کے خیالات و برتاؤ میں بدلاؤ لاتی ہے۔ تعلیم کی تین اشکال ہیں (1) رسمی (Formal) (2) بے رسمی (Informal) اور (3) غیر رسمی (Non-formal)۔ اس میں رسمی تعلیم اسکولوں میں حاصل کی جاتی ہے۔ اسکولوں میں مختلف طرح کے خاندانوں، مختلف مذہبوں، ذاتوں کے بچے آتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کی زبان مختلف ہو اور ان کی ثقافتی قدریں بھی لیکن ان سب کو اسکولی سماج کا فرد بننے کے لیے اس کے رسم و رواج اور اصولوں کے مطابق ہی برتاؤ کرنا ہوتا ہے۔

لیکن یہ سب کام زور زبردستی سے نہیں کرائے جاسکتے اس کے لیے اسکولوں کے پرنسپل اور استادوں کو خاص احتیاط برتنی ہوتی ہے۔

استاد کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اسکولوں میں سماج کی قابل قبول زبان اور رویّے کے طریقہ کار کو ہی جگہ دے۔ استاد بچوں کے لیے ایک مثال ہوتا ہے۔ بچے اس کی تقلید کر سماج کی قابل قبول زبان اور رویے کے طریقہ کار کو سیکھیں گے اور اسکولی سماج سے مطابقت حاصل کریں گے۔

لیکن بچے اپنے خاندان سے جس بولی اور رویہ کو سیکھ کر آتے ہیں ان میں آسانی سے ترمیم نہیں کی جاسکتی۔اس کے لیے استادوں کو بچوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ اپنانے ہوئے صبر رکھنا ہوتا ہے۔اس عمل میں استاد کو بچوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی تفریق کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور کسی بھی ذات مذہب، پیشہ وغیرہ کی تنقید یا برائے نہیں کرنی چاہیے۔تب ہی بچوں کا اس پر یقین قائم ہوگا اور تب ہی وہ اس کی تقلید کریں گے۔اور تب ہی بچوں کا معاشرتی عمل صحیح سمت پائے گا اور مکمل ہوگا۔

اسکول کے تمام کاموں کو دو حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے نصابی اور ہم نصابی۔نصابی سرگرمیاں صرف علمی مضامین تک ہی محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ ان کے ذریعہ استادوں کو سماجی اہمیت کے مختلف نقطوں اور مدوں کو واضح کرنا چاہیے اور یہ سب کام سکون اور سہل طریقے سے کیا جانا چاہیے تاکہ بچے سماج کے قابل قبول اصولوں کی اطاعت کرنے کے لیے خود آگے بڑھیں۔

استاد کو چاہیے کہ وہ تدریس کے گروپی طریقۂ کار کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں تاکہ طلبا کا معاشرتی عمل بہتر انداز سے ہوسکے۔ کیونکہ گروہی طریقہ کے ذریعہ ان کو تعامل کرنے کے مواقع زیادہ مل سکیں گے۔ جو کہ معاشرتی عمل کے لیے ایک ضروری امر ہے۔اس طریقۂ کار میں بچوں کو روبرو ہونے اور ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کا موقع مل سکے گا اور ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کر پائیں گے اپنے نقطۂ نظر کا مظاہرہ کریں گے ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ان سارے عملوں کے ذریعہ معاشرتی عمل میں مدد حاصل ہوگی۔

استاد کو چاہیے کہ وہ اسکولوں میں غیر نصابی سرگرمیوں کا زیادہ سے زیادہ انعقاد کریں اور ان کا خاکہ تیار کرے، اس کا اہتمام اور اس کی جانچ کرنے میں طلبہ کو سرگرم رکھیں۔اسکولوں میں اس طرح کی جو بھی سرگرمیاں کرائی جائیں ان کا سیدھا تعلق کمیونٹی کی سرگرمیوں سے ہونا چاہئے۔جب بچے کمیونٹی کی ان سرگرمیوں میں حصہ لیں گے تو انھیں نمائندگی کرنے اور قائد کی تقلید کرنے، دوسروں کے مفاد کے لیے اپنے مفاد کی قربانی دینے اور آپسی تعاون سے کام کو مکمل کرنے کی ٹریننگ حاصل ہوگی اور وہ سماج کے معزز فرد بنیں گے۔اسی کو تو معاشرتی عمل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوریت تب تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ ہماری زندگی کا حصہ نہ بن جائے۔بچوں کو جمہوری سماج میں مطابقت حاصل کرنے کی ٹریننگ اسکولوں میں ہی ملنی چاہیے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ

اسکول کا ماحول پورے طور سے جمہوری ہو۔ استادوں کو بھی سبھی بچوں کی عزت کرنی چاہیے ذات، رنگ، نسل، مذہب، معاشی حالت، سماجی حالت وغیرہ کی بنیاد پر کسی بھی بچے کے ساتھ تفریق نہ کرکے سبھی کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اسکول کے ہر ایک کام میں بچوں کی سرگرم حصہ داری بھی کافی مددگار ثابت ہوگی۔ اس صورت میں ہی ہم بچوں کو جمہوری سماج میں مطابقت قائم کرنے کے قابل بنا پائیں گے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ استاد کا کام اسکول کی چار دیواری تک محدود نہیں ہے۔ وہ سماج کا مثالی فرد مانا جاتا ہے انھیں اسکولوں کے باہر بھی اپنے مثال پیش کرنی ہوگی کسی بچے کے معاشرتی عمل میں سب سے پہلا رول خاندان کا ہوتا ہے ۔استاد کا یہ بھی کام ہے کہ وہ اس کے خاندان کے افراد کو بچے کو مناسب معاشرتی عمل میں ڈھالنے کے لیے تیار کرے۔ انھیں بچوں کے والدین سے ملاقات کرکے انھیں اسکول کے قابل قبول اصولوں سے واقف کرا دینا چاہیے۔ اور انھیں (والدین کو) ذات، مذہب وار پیشہ سے متعلق کم ظرف خیالوں سے نکالکر ایک وسیع سماج کے ممبر کے طور پر فکر و خیال کرنے کے لیے مجبور کرنا چاہیے۔ تب ہی خاندان، ذات، کمیونٹی اور اسکول بچے کے معاشرتی عمل کی سمت کو مناسب شکل دے پائیں گے۔

1.5 تعلیم اور تعلیمی عمل پر معاشرتی عمل کے اثرات

(Impact of Socialisation on Education)

جہاں تک بات ہے تعلیم اور معاشرتی عمل کے تعلق کی تو اس کی شروعات بیسویں صدی کے آغاز میں گروہی زندگی پر تعلیم اور تعلیم پر گروہی زندگی کے اثرات کے زیر اثر ایک سائنسی مطالعہ کی شکل میں دی ہوئی۔ اس سے سماجیات کی ایک نئی شاخ تعلیمی سماجیات کا ارتقاء ہوئی۔ اس مطالعہ میں کئی عناصر سامنے آئے اور ان کی بنیاد پر تعلیم کا تصور مقاصد، نصاب اور تدریسی طریقہ کار وغیرہ سبھی متاثر ہوئے۔ جن میں سے ایک معاشرتی عمل ہے ہم سماج کے مختلف قاعدے رسم ورواج طریقہ کار معاشرتی عمل کے ذریعہ سیکھتے ہیں۔ معاشرتی عمل ایک لگاتار چلنے والا عمل ہے۔ اور یہ عمل جب ہم پیدا ہوتے ہیں تب سے لے کر نوعمری اور نوعمری سے لیکر شادی، ملازمت اور دوسرے مرحلوں میں شامل ہونے تک ہمارے ساتھ چلتا رہتا ہے اس کے لیے ہم سماج میں منظور شدہ اور غیر منظور شدہ دونوں ہی برتاو، رسومات، طور طریقوں اور زندگی کے طرز عملی کو جان کر انھیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کا ہنر سیکھ پاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک آدمی جو پہلے امریکہ میں رہا کرتا تھا وہ لوگوں سے سلام دعا کرنے کے لیے پہلے اپنی ٹوپی اتار کر اور نظریں ملا کر گفتگو کا سلسلہ شروع کرتا تھا پر اب یہی آدمی جاپان میں رہنے کے بعد لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے نظریں نہ ملا کر بات کرنے کے بجائے مخاطب ہونے کے دوسرے طریقے اپناتا ہے۔ یہ سب وہ معاشرتی عمل کے ذریعہ نئے ماحول سے مطابقت حاصل کرنے کے بعد ہی کر پاتا ہے۔

اکائی-1.4 میں ہم سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق کو بہتر طریقہ سے سمجھ چکے ہیں جس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ سماج کے مختلف عناصر کو نہ صرف تعلیم کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے بلکہ تعلیم عمرانیات کے دائرے میں آنے والے سب ہی اجزا کو اپنے اندر سمانے کے لیے مختلف طریقۂ کار اپناتی ہے۔

سماجیات اور تعلیم کا تصور:

ماہرین سماجیات نے یہ واضح کیا ہے کہ تعلیم ایک سماجی عمل ہے جو فرد سماجی بیداری میں حصہ لینے سے نشو ونما پاتا ہے۔ مغربی سماجیات تعلیم کے ماہرین اوٹاوے کے مطابق تعلیم کا تمام عمل افراد اور سماجی گروہوں کے درمیان ایک تعامل ہے جو افراد کی نشو ونما کے لیے کچھ مقرر مقاصد کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ماہرین سماجیات نے یہ بھی واضح کیا کہ تعلیم حرکت پذیری اور نشو ونما کا عمل ہے۔اس کی مدد سے فرد اور سماج دونوں مسلسل نشو ونما پاتے ہیں۔تعلیم کا ایک لازمی مقصد سماج میں رائج ثقافت کی منتقلی آنے والی نسلوں میں کرنا ہے۔ثقافت اپنے ساتھ مذہب کے کئی پہلوؤں کو لا کر انھیں رسم و رواج،عقیدوں اور روایات کا جامہ پہناتا ہے۔ ان رسم و رواجوں،عقائد اور روایات کو جانے بغیر کسی بھی ملک کی تعلیم کا تصور نہیں کیا جاسکتا خاص کر ہندوستانی سماج جہاں مختلف مذہبوں، ذاتوں، ثقافتوں اور زبانوں کے بولنے والے لوگ رہائش کرتے ہیں۔ وہاں تعلیمی نظام میں مذہب،ثقافت، ذات پات کا نظام اور سماج کے ڈھانچے کا جاننا ضروری ہوجاتا ہے۔اس سلسلے میں سماجیات تعلیم کی مدد کرتی ہے۔

سماجیات اور تعلیم کے مقاصد:

یوں تو سماج کی تعلیم کے مقاصد دراصل اس سماج کے فلسفۂ زندگی پر منحصر کرتے ہیں۔لیکن سماج کی ساخت اور اس کی مذہبی، سیاسی اور معاشری حالت بھی اس کی تعلیم کے مقاصد کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ماہرین عمرانیات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہم عصری ضرورتوں وحاجتوں کی تکمیل ہونی چاہئے اور چونکہ سماج غیر مستقل یا قابلِ تبدیل ہے اسلیے اس کی ضرورتیں بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔اس لیے اس کی تعلیم کے مقاصد بھی تبدیل ہوتے رہنے چاہیے۔ ماہرین عمرانیات کی نظر سے تعلیم کا کوئی مقرر مقصد نہیں ہوسکتا۔اس لیے کیونکہ اس کے ذریعہ تو سماجی صلاحیت کی نشو ونما،تہذیب کا تحفظ، منتقلی اور ترقی، سماجی کنٹرول اور سماجی تبدیلی کی جاتی ہے۔ عمرانیات اور تعلیم دونوں ہی بچے کے معاشرتی عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دونوں کا مقصد بچوں کو مخصوص سماج کے مطابق جائز اور قابلِ قبول اصولوں،قواعد، رسم و رواج اور روایات سے واقفیت کراتا ہیں۔اور معاشرتی عمل و تعلیم کے ذریعہ بچے کو اس میں ڈھالنے کا کام کرتے ہیں۔

سماجیات اور تعلیم کا نصاب:

ماہرینِ سماجیات فرد اور سماج دونوں کو اہم مانتے ہیں اس لیے تعلیم کے نصاب میں فرد اور سماج دونوں کی ضرورتوں پر مبنی عنوان اور سرگرمیوں کو شامل کرنے کی بات کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ تعلیم کا نصاب مقرر کرتے وقت سماج کی تشکیل، اس کے اقدار اور عقیدوں اور اس کے ہم عصری مسائل و ضرورتوں کو سامنے رکھنا چاہیے اور چونکہ سماج کے مسائل اور ضرورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اس لیے اس کے تعلیم کا نصاب بھی بدلتا رہنا چاہیے۔ لیکن کسی بھی حالت میں وہ نصاب میں سماجی جذبات اور سماجی صلاحیت میں نشوونما کرنے والے مضمون و سرگرمیوں کو جگہ دینے کی وکالت کرتے ہیں۔ آج ہم نصاب کو متعین کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

ہندوستانی سماج کیوں کہ کئی طرح کے اختلاف اپنے اندر لیا ہوا ہے اس لیے سماجیات کے ذریعہ ان اختلافوں اور پیچیدگیوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اور نصاب کو ان کے مطابق نہ صرف متعین کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ اس میں ترمیم بھی کی جاسکتی ہے۔

سماجیات اور تدریسی طریقہ کار:

فلاسفر یا ماہرین فلسفہ کا خاص زور انسانی زندگی کے مقاصد پر مرکوز رہتا ہے۔ جبکہ ماہرین سماجیات کا دھیان انسانوں کے درمیان چلنے والے تعامل پر مرکوز ہوتا ہے اور چونکہ تعلیم دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان تعامل کے نتیجتاً ہی وجود میں آتی ہے۔ اس لیے ماہرین فلسفہ کے برعکس ماہرینِ سماجیات نے سیکھنے کے مزید بہتر اور قابل طریقۂ کار کو قائم کیا ہے۔ ماہرینِ سماجیات گروہی کام پر مبنی طریقۂ کار کو زیادہ فوقیت دیتے ہیں۔ اس بات کو ماہرین نفسیات نے بھی منظوری دی ہے۔ گروہی طریقہ کار کے ذریعہ بچے سماجی اقدار کو بہتر طریقہ سے سیکھ سکتے ہیں۔ آج ہمارے سماج میں اقداری گراوٹ کی وجہ سے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اقدار کے گرنے کی وجوہات میں ہم خاندانوں کے ٹوٹنے، مغربیت کے اثر ہونے یا بچوں پر میڈیا کے مضر اثراتوں کے پڑنے کو دیکھ سکتے ہیں پر اقدار کو بڑھانے میں ہم تعلیم کی مدد لے سکتے ہیں۔ تعلیم بچوں میں سماج کے مطابق لازمی اقداروں کا انعقاد کرنے کے لیے گروہی طریقۂ کار کو بہت ہی موثر اور بہتر طریقے سے استعمال کرسکتی ہے۔ یہ وہ عمل ہوگا جہاں بچوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی، میل محبت، انسانیت اور مثبت رویے وغیرہ سیکھنے کا موقع ملے گا۔

سماجیات اور نظم وضبط:

سماجیات انسان کو ایک سماجی مخلوق کے طور پر دیکھتا ہے۔ ان کے مطابق بھی نظم وضبط ایک سماجی جذبہ ہے اور اس جذبہ

کی ترقی تبھی ممکن ہے جب انسان سماجی سرگرمیوں میں حصہ لے گا۔ ان کی نظر میں نظم وضبط کی نشو ونما کے لیے اعلی سماجی ماحول ضروری ہے بے معنی ہدایتوں اور حکموں سے سچے نظم و ضبط کی نشو ونما نہیں کی جاسکتی۔ آج تعلیم کے دائرے میں تنظیم (Discipline) سے متعلق فلسفی اور نفسی نظریات کے برعکس سماجی نظریات کو زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔

سماجیات اور معلم وطالب علم:

تعلیم کے عمل میں استاد اور شاگرد دونوں میں کون زیادہ اہم ہے اس بات پر ماہرین ابھی تک ہم خیال نہیں ہیں۔ ماہرین سماجیات کے مطابق تعلیم ایک سماجی عمل ہے۔ اس کے ہر ایک عناصر اور اجزا مساوی اہمیت کے حامل ہیں۔ استاد اگر شاگردوں کے لیے اعلی سماجی ماحول کی تشکیل کرتا ہے تو شاگرد اس سماجی ماحول میں سرگرم حصہ لیتا ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی بھی اپنے کام کو مناسب طور سے نہیں کرتا تو تعلیم کا عمل موثر طریقے سے نہیں چل سکتا۔ آج کسی بھی ملک کی تعلیم کے تصور میں ماہرین عمرانیات اس نظریہ کو مانتے ہیں۔

سماجیات اور اسکول:

ماہرین سماجیات اسکولوں کو بھی مستقبل کی صرف تیاری کی جگہ ہی نہیں مانتے بلکہ وہ انھیں سماج کی ایک حقیقی شکل مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسکولوں میں بچوں کے مستقبل کی زندگی سے متعلق سرگرمیوں کی جگہ پر ان کی موجودہ زندگی سے متعلق سرگرمیوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔

سماجیات اور تعلیم کے دوسرے پہلو:

آج تعلیم کے سبھی پہلوؤں پر سماجیات کا اثر صاف دکھائی دیتا ہے۔ ماہرین عمرانیات نے واضح طور پر کہا ہے کہ تعلیم فرد کی پہلی سماجی ضرورت ہے۔ ہر ایک سماج کو اپنے ممبروں کی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیے۔ ان کے اس خیال نے عام، اہم ومفت تعلیم کے انتظام کو فروغ دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عوامی تعلیم کے خیال کو بھی فروغ حاصل ہوا۔

ماہرین سماجیات تعلیم کو سماجی کنٹرول اور سماجی تبدیلی کا ایک طاقتور عناصر کی شکل میں اخذ کرتے ہیں۔ آج ہر سماج یا ریاست تعلیم کے ذریعہ ہی سماجی کنٹرول اور سماجی تبدیلی کا منصوبہ بناتے ہیں۔

Glossary فرہنگ

Sociology	:	سماجیات/عمرانیات
Varna System	:	ورن سسٹم
Socialization	:	معاشرتی عمل
Agencies	:	ادارے
Interpretative	:	توضیحی
Independent Science	:	آزاد سائنس
Physical Science	:	طبعیاتی سائنس
Pure Science	:	خالص سائنس
Applied Science	:	اطلاقی سائنس
Concrete	:	مجرد
Abstract	:	غیر مجرد
Peer Group	:	ہمجولی
Umbrella Term	:	جامع اصطلاح
Adolescent Age	:	دور بلوغت
Formal	:	رسمی
Informal	:	بے رسمی
Non-formal	:	غیر رسمی
Method	:	طریقہ کار
Discipline, Organisation	:	نظم وضبط
Special Science	:	مخصوص سائنس
Generalization	:	عام مروجہ
Individualizing	:	شخصی
Rational	:	ذی عقل

تجربی : Empirical

خلاصہ: (Let Us Sum Up/Points to Remember)

سماج کے وجود میں آنے کے بعد سوشولوجی یا سماجیات وجود میں آیا۔جس نے سماج کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں انسان کی مدد کی۔سماج کے مختلف پہلو نہ صرف انسان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ انسان کی زندگی کو متعین اور ایک سمت عطا کرنے والے عمل یعنی تعلیم پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔چونکہ انسان سماج سے جڑا ہے اس لیے سماج میں ہونے والی ہر سرگرمی، تبدیلی، واقعہ انسان کی زندگی میں متاثر کن عناصر ثابت ہوتی ہے سماج میں معاشرتی عمل ایک مخصوص جز ہے جو مختلف اداروں مثلاً خاندان، ہم گروہ، اسکول، میڈیا، مذہب کے ذریعہ مکمل ہوتا ہے۔سماج تعلیمی عمل کو متاثر کرتا ہے۔اس لیے سماج کے مخصوص اور اہم جز یعنی معاشرتی عمل بھی تعلیم اور تعلیمی عمل پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

- ☆ سماجیات یعنی سوشولوجی لاطینی زبان کے لفظ ''سوس'' (Socius) اور گریک زبان کے لفظ ''لوگس'' (Logos) سے مل کر بنا ہے۔
- ☆ سماج لفظ انسان کے گروپ کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔
- ☆ ہندوستانی سماج ورن سسٹم کی بنیاد پر بنایا گیا ہے جہاں سماج برہمن، شتریہ، وشیہ، شدر میں بٹا ہے۔
- ☆ منو کے ذریعہ لکھی گئی ''منوسمرتی'' میں اس ورن سسٹم کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔اسے ہندوستانی سماجیات کا آدی گرنتھ مانا جاتا ہے۔
- ☆ یونانی فلاسفر پلیٹو نے مغربی دنیا میں سب سے پہلے سماج کے ڈھانچے کی وضاحت کی ہے۔
- ☆ فرانسی فلاسفر کامٹے (1857-1778 عیسوی) نے سب سے پہلے سماج کے سائنسی مطالعہ کی داغ بیل ڈالی۔
- ☆ ہربرٹ اسپینسر نے 1876 میں ''پرنسپل آف سوشولوجی'' میں سماجیات کے تصور اور نفس مضمون کو متعین کرنے کی کوشش کی۔
- ☆ میکا یٹور اور پیج کے مطابق عمرانیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے۔سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں۔
- ☆ میکا یٹور اور پیج کی سماج کی اصطلاح دنیا بھر میں قابل قبول ہے۔
- ☆ سماجیات ایک آزاد سائنس ہے۔
- ☆ سماجیات سماجی سائنس ہے نہ کہ طبعیاتی سائنس۔

☆ سماجیات خالص سائنس ہے نہ کہ اطلاقی سائنس۔

☆ سماجیات مجرد نہ ہو کر غیر مجردی سائنس ہے۔

☆ سماجیات عام تصور ہے نہ کہ تفریدی یا تشخصی تصور۔

☆ سماجیات مخصوص سائنس نہ ہو کر عام مروجہ سائنس ہے۔

☆ سماجیات ذی عقل (Rational) اور تجربی (Empirical) دونوں ہے۔

☆ سماجیات سماجی سائنس ہے۔

☆ سماجیات کی دلچسپی سماجی تعلقات کو سمجھنے اور جاننے میں ہے۔

☆ اس لیے سماجیات کو ''عام سماجی سائنس'' بھی کہا جاتا ہے۔

☆ سماجیات کے ذریعہ سماج کی تہذیب وثقافت کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

☆ تعلیم بھی ایک ایسا سماجی عمل ہے جس کے ذریعہ انسان کے برتاؤ میں بدلاؤ ہوتا ہے۔

☆ سماجیات اور تعلیم دونوں کا تعلق انسانی برتاؤ سے ہوتا ہے۔

☆ سماجیات تعلیم کی شکل وساخت کو متعین کرنے کا بنیادی عمل ہے۔

☆ سماجیات اور تعلیم کے بیچ باہمی تعلق کو عمرانیات کی اک مخصوص اور اہم اصطلاح ''معاشرتی عمل'' کے ذریعہ بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

☆ سماج کے قاعدوں اور نظریات کو اخذ کرنے کا عمل ہے۔

☆ معاشرتی عمل کا بنیادی مقصد بچہ کو سماج کے مطابق ڈھالنا ہے۔

☆ تمدن کو منتقل کرنے کے تمام ذرائع معاشرتی عمل کے اداروں سے موسوم کیے جاتے ہیں۔

☆ یہ سبھی ادارے اپنی ساخت، نوعیت اور فعل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

☆ معاشرتی عمل کے اداروں میں خاندان، ہمجولی، مدرسہ یا اسکول، میڈیا، مذہب وغیرہ آتے ہیں۔

☆ مذہب معاشرتی عمل کا بہت موثر اور اہم ادارہ ہے۔

☆ خاندان بنیادی معاشرتی عمل کا موثر ادارے۔ خاندان میں بنیادی معاشرتی عمل مکمل ہوتا ہے۔

☆ اسکول یا مدرسہ ثانوی سطح کے معاشرتی عمل کا اہم ادارہ ہے۔

☆ میڈیا بھی معاشرتی عمل کا موثر ادارہ ہے۔

☆ میڈیا کو کئی بار نوجوان قوم میں تشدد پھیلانے کے لیے اکسانے والے ذریعہ کی شکل میں بھی ذمے دار ٹھہرایا جاتا ہے۔

☆ مذہب کے ذریعہ جو معاشرتی عمل سیکھا جاتا ہے وہ زندگی سے موت تک کی رسومات میں دیکھا جاتا ہے۔

☆ استاد کا معاشرتی عمل میں اہم کردار ہے۔

☆ استاد کے ذریعہ بچے سماج کی قابل قبول زبان اور رویے کے طریقہ کار کو سیکھ پاتے ہیں اور سماج سے مطابقت حاصل کر پاتے ہیں۔

☆ گروہی طریقہ کار کے ذریعہ استاد بچوں کے لیے سماج میں مطابقت کرنے کے زیادہ مواقع فراہم کرا سکتا ہے۔

☆ غیر نصابی سرگرمویں کے زیادہ مواقع فراہم کرائے جا سکتے ہیں۔

☆ ان سرگرمیوں کا تعلق کمیونٹی کی سرگرمیوں سے ہونا چاہیے۔

☆ استاد سماج کا مثالی فرد مانا جاتا ہے۔

☆ اس کو اپنے شاگردوں کو ذات، مذہب پیشہ سے متعلق کم ظرف خیالوں سے نکالکر ایک وسیع سماج کے ممبر کے طور پر فکر و خیال کرنے کے لیے مجبور کرنا چاہیے۔

☆ سماجیات تعلیم کے نصاب کو متاثر کرتا ہے۔

☆ سماجیات معلم و طالب علم کے تعلقات کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

☆ سماجیات اسکول کو سماج کی حقیقی شکل مانتا ہے۔

☆ سماجیات تدریسی طریقۂ کار میں فردوں کے درمیان تعامل کے طریقۂ کار پر زور دیتا ہے۔

☆ سماجیات تعلیم میں بچہ کی زندگی کی حقیقی سرگرمی کو تعلیمی ہم نصابی سرگرمی کی جگہ دینے پر زور دیتا ہے۔

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

طویل سوالات:

1. تعلیم اور سماجیات میں کیا تعلق ہے؟ مثالوں کے ذریعہ بتائیے۔
2. سماجیات اور تعلیم ایک دوسرے پر کیسے منحصر ہیں واضح کیجئے۔
3. معاشرتی عمل سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بچے کے معاشرتی عمل میں مخصوص اداروں کے کردار کی وضاحت کیجئے؟
4. بچے کا معاشرتی عمل کیا ہے؟ بچوں کے مناسب معاشرتی عمل کے لیے اسکولوں اور استادوں کو کیا کام کرنے چاہیے؟
5. معاشرتی عمل سے کیا مراد ہے؟ بچے کے معاشرتی عمل میں استاد کے کردار کو واضح کیجئے؟

مختصر سوالات:

1. سماجیات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
2. سماجیات کی وسعت کو بیان کیجئے؟
3. معاشرتی عمل سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. بچے کے معاشرتی عمل میں خاندان کے رول کو واضح کیجئے۔
5. بچے کے معاشرتی عمل میں میڈیا کے رول کو بیان کیجئے۔
6. بچے کے معاشرتی عمل میں ہم گروہ کے اثر کی وضاحت کیجئے؟
7. سماجیات مخصوص سائنس نہ ہوکر عام سائنس کس طرح ہے بیان کیجئے؟
8. میکا یٹورا اور پیج کی عمرانیات کی اصطلاح بیان کیجئے۔
9. معاشرتی عمل کی دو مرحلہ (Stage) کو بیان کیجئے۔
10. معاشرتی عمل کے اداروں کے نام بتایئے۔
11. بچوں کے معاشرتی عمل میں میڈیا کے دو مضر اثرات کو بیان کیجئے۔
12. تعلیم اور معاشرتی عمل کے ایک دوسرے پر منحصر ہونے کی کوئی دو وجوہات لکھئے۔
13. تعلیم اور تعلیمی عمل پر معاشرتی عمل کے کوئی دو اثرات بتایئے۔
14. گڈنس کے ذریعہ دیئے گئے سماجیات کے خدوخال کو بیان کیجئے۔

معروضی سوالات:

1. سماجیات کے بانی کون مانے جاتے ہیں؟ (...........)

(1) پلیٹو (2) ارسطو (3) کامٹے (4) ہربرٹ اسپینسر

2. سماجیات کی سب سے پہلی کتاب ''پرنسپلز آف سوشیولوجی'' کے مصنب کون ہیں۔ (...........)

(1) کامٹے (2) ہربرٹ اسپینسر (3) ڈنکن (4) میکاٹورا اور پیج

3. ان میں معاشرتی عمل کا ادارہ کونسا نہیں ہے۔ (...........)

(1) میڈیا (2) مذہب (3) اسکول (4) ڈیپارٹمنٹ آف سوشیولوجی

4. صحیح قول کے لیے سچ اور غلط کے لیے جھوٹ لکھیے۔

(1) معاشرتی عمل وہ عمل ہے جس میں فرد اپنے سماجی ماحول کے ساتھ مطابقت قائم کرتا ہے۔ (...........)

(2) حقیقی شکل میں معاشرتی عمل سنسکریٹائزیشن کا عمل ہے۔ (...........)

(3) معاشرتی عمل کے لیے تعامل کا ہونا ضروری ہے۔ (...........)

(4) بنا رسمی تعلیم (Formal Education) کے انتظام کے بچے کا معاشرتی عمل نہیں کیا جاسکتا۔ (...........)

5. میڈیا کے ذرائع ہیں۔ (...........)

(1) ٹیلی ویژن (2) اخبار (3) انٹرنیٹ (4) سب

6. یہ کس نے کہا کہ سماجیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے۔ سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں۔

(1) روسو (2) گڈنس (3) میکس ویبر (4) میکائیور اور پیج

7. سماجیات ایک...........سائنس ہے۔

(1) طبعیاتی (2) اطلاقی (3) سماجی (4) تفریدی

8. معاشرتی عمل...........کے بنا ممکن نہیں ہے۔

(1) تعامل (2) شرکت (3) وضاحت (4) بیان

جوابات:

۱۔کامٹے ۲۔ہربرٹ اسپینسر ۳۔ڈیپارٹمنٹ آف سوشیولوجی

۴۔ (۱)سچ (۲) غلط (۳)سچ (۴)غلط

۵۔سب ۶۔ میکائیور اور پیج ۷۔سماجی ۸۔تعامل

(Suggested Readings) مزید مطالعے کیلئے کتب:

☆Bogardus, E. S. (1921) "Problems in teaching sociology." J. OF APPLIED SOCIOLOGY 6 (December): 19-24

☆Clark, S. G. (1974) "An innovation for introductory sociology: Personalized System of Instruction." TEACHING SOCIOLOGY 1 (April): 131-142.

☆Conover, P. W. (1974) "The experimental teaching of basic social concepts: an improvisational approach." TEACHING SOCIOLOGY 2 (October): 27-42. Utilizes improvisational games as a learning technique.

☆Krishnamuri, Jiddu. 1992. Education and the Significance of Life. India: Krishnamurti Foundation India.

☆Kumar, Krishna. 1977. RaajSamajaurShiksha. Delhi: Rajkamal

☆Nambissan, G. B. (2009). Exclusion and discrimination in schools: Experiences of dalit children. Indian Institute of Dalit Studies and UNICEF.

☆Paul J. Baker Does the Sociology of Teaching Inform "Teaching Sociology"? Teaching Sociology Vol. 12, No. 3, Sex and Gender (Apr., 1985), pp. 361-375

Richard J. Gelles "Teaching Sociology" on Teaching Sociology Teaching Sociology Vol. 8, No. 1 (Oct., 1980), pp. 3-20

اکائی 2۔ ثقافت اور تعلیم

(Culture and Education)

تعارف (Introduction)

مقاصد (Objective)

2.1 ثقافت کا مفہوم اور اس کی تعریفات (Meaning and Definitions of Culture)

2.2 ثقافت کی خصوصیات (Characteristics of Culture)

2.3 ثقافت کے ابعاد، ثقافتی تعطل، ثقافتی تکثیریت (Dimensions of Culture, Cultural Lag and Cultural Pluralism)

2.4 ثقافت کا تعلیم پر اثر (Impact of Culture on Education)

2.5 ثقافت کے تحفظ، منتقلی اور فروغ میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Preservation, Transmission and Promotion of Culture)

فرہنگ (Glossary)

خلاصہ (Let Us Sum Up/Points to Remember)

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

مزید مطالعے کیلئے کتب (Suggested Readings)

تعارف (Introduction)

ہم اپنی روز مرہ زندگی میں لفظ ثقافت (Culture) کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں ۔اس سے ہماری مراد ہمارے سوچنے کا انداز ،رہن سہن کے طریقے ،عادات واطوار،کھانے پینے کے طریقے ،لباس اور وضع قطع ،مذہبی فکراور سائنسی نقطہ نظر یہاں تک کہ سیاسی نظم وغیرہ ہے۔اس کے باوجود مذکورہ الفاظ ثقافت کے محدود تصور کی وضاحت کر پاتے ہیں ۔کیونکہ یہ لفظ اتنا وسیع اور جامع (Comprehensive) ہے کہ اس میں ہماری زندگی کے ہر شعبے کی سرگرمیاں ، ہمارا برتاؤ (Behaviour)،عقائد(Beliefs) یہاں تک کہ ہماری کامیابیاں اور حصولیابیاں(Achievements) یہ سب شامل ہیں۔سماجی علوم اور بالخصوص سماجیات میں ثقافت کے بارے میں بہت تفصیل سے بحث کی جاتی ہے۔یہاں ثقافت کے تصور میں ہر وہ چیز شامل کی جاتی ہے جو انسان کی بنائی ہوئی ہو خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی۔

مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے۔

۱۔ ثقافت کا مفہوم اور اس کی مختلف تعریفات بیان کر سکیں گے۔

۲۔ ثقافت کی خصوصیات واضح کر سکیں گے۔

2.1 ثقافت کا مفہوم اور اس کی تعریفات:

(Meaning & Definitions of Culture)

معروف ماہر سماجیات میک آئی ورنے ثقافت کی تعریف درج ذیل کے مطابق بیان کی ہے۔

’’ثقافت ۔فن،ادب،ردعمل اور تفریح کے انداز میں روز مرہ کے رہنے اور سوچنے کے طرز کا اظہار ہے۔‘‘

ثقافت کی اس جامع تعریف کے بعد آیئے ہم دیگر ماہرین کی بیان کردہ تعریفات پر بھی غور کریں۔

’’ثقافت ایک ایسا پیچیدہ کل (Complex Whole) ہے۔جس میں علم (Knowledge)،عقائد(Beliefs)، فن(Art)،اخلاقیات(Morality)،قانون(Law)،رسم ورواج(Customs and Traditions)اور ایسی ہی دیگر عادتیں(Habits)اور صلاحیتیں(Abilities) جو کہ انسان نے بحیثیت ایک سماجی رکن کے حاصل کی ہے شامل ہیں۔‘‘

’’ثقافت میں انسان کی تمام مادی تہذیب (Materialistic Civilization)، آلات، ہتھیار، کپڑے، مشینیں، پناگاہیں حتیٰ کہ صنعتیں بھی شامل ہیں۔‘‘ (Ellwood)

’’ثقافت میں لوگوں کی تمام خصوصیات (Characteristics)، سرگرمیاں (Activities) اور دلچسپیاں (Interest) شامل ہیں۔‘‘ (J.S Eliot)

’’ثقافت ایک ایسا پیچیدہ کل (Complex Whole) ہے جس میں وہ سب کچھ شامل ہے جو ہم سوچتے ہیں، کرتے ہیں اور بحیثیت سماج کے رکن اپنے پاس رکھتے ہیں۔‘‘ (Bierstell)

اوپر بیان کی گئی تمام تعریفات سے جو بات بہت واضح طور پر ابھر کر ہمارے سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ لفظ ثقافت (Culture) ایک جامع (Comprehensive) مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر ہم ان تعریفات کا بغور مطالعہ کریں تو بڑی آسانی کے ساتھ ثقافت کی خصوصیات اخذ کر سکتے ہیں۔

2.2 ثقافت کی خصوصیات: (Characteristics of Culture)

(1) ہر سماج (Society) کی اپنی ایک مخصوص ثقافت ہوتی ہے۔ جو کہ وقت اور حالات کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی اپنی امتیازی خصوصیات ہیں جو اسے دیگر سماجوں سے ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔ اسی کے ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہماری ثقافت میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہماری آج کی ثقافت آزادی سے قبل یا آزادی کے فوری بعد کی ثقافت سے قدرے مختلف ہے۔

(2) ثقافت سماجی میل جول اور ایک دوسرے کی تقلید (Imitation) کا نتیجہ ہوتی ہے اور انسانی تجربات اس ضمن میں کافی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی سماج کا وجود ہی انسانوں کے میل جول سے عمل میں آتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ رہتے بستے ہوئے بہت ساری چیزیں سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ یہ انسانی تجربات ہماری ثقافت کو ایک سمت عطا کرتے ہیں۔

(3) ہر نسل اپنی ثقافت کو اپنی اگلی نسل تک منتقل (Transmit) کرتی ہے۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ ایک نسل اپنے آباواجداد سے جو ثقافت، وراثت میں حاصل کرتی ہے اس میں وہ اپنے تجربات شامل کر کے اسے آگے بڑھاتی ہے اور پھر دانستہ اور نا دانستہ طور پر آئندہ نسل کو منتقل کرتی ہے اور اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ہر سماج نئی نئی منزلوں کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔

(4) ثقافت، افراد اور سماج دونوں کے لئے افادی (Utilitarian) ہوتی ہے۔ اس کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ ثقافتی ورثے سے افراد اور سماج دونوں ہی مستفید ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر سماج میں مہمان نوازی کی روایت سے، مسافرین،

ضرورت منداورکئی قسم کے افراد استفادہ کرتے ہیں۔اسی طرح سے تحفظ(Preservation) کی پالیسی سے بحیثیت مجموعی سماج کا ایک گروہ مستفید ہوتا ہےاوراس طرح سماج آگے بڑھتا ہے۔

(5) ثقافت(Culture)حرکیاتی(Dynamic)ہوتی ہے۔کسی بھی سماج کی ثقافت میں جمود نہیں ہوتا ہےاور وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں(Changes)سے متاثر ہوتی ہےاور خود انہیں بھی متاثر کرتی ہے۔بالفاظ دیگر ثقافت جامد(Static)نہ ہوتے ہوئے حرکیاتی(Dynamic)ہوتی ہے۔

(6) ثقافت افراد کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔حصول کامیابی کے بعد شاباشی حاصل کرنا اور سراہا جانا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ ہمارے سماج کی گلپوشی اور تہنیتی جلسوں کے انعقاد کی روایت انسان کی اس ضرورت کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس طرح ثقافت انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔

(7) مختلف ثقافتیں(Cultures)ربط(Contact)میں آکر ایک دوسرے کومتاثر کرتی ہیں۔تقریباًایک ہزار سال قبل ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے ہندو اور مسلم ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آئیں اور رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے بہت کچھ استفادہ کیااور آج ہمارے ملک کی ثقافت کثرت میں وحدت(Unity in Diversity) کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے اور ساری دنیا میں اس کی وجہ سے اسے ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔تمام ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آکر ایک دوسرے کومتاثر کرتی ہیں۔

2.3 ثقافت کے ابعاد،ثقافتی تعطل،ثقافتی تکثیریت:

(Dimensions of Culture, Cultural Lag and Cultural Pluralism)

ثقافت کے ابعاد: (Dimensions of Culture)

(a) یہ بات پہلے ہی واضح ہو چکی ہے کہ ثقافت ایک جامع اور حرکیاتی تصور ہے۔ اس کے مختلف ابعاد (Dimensions) ہوتے ہیں۔

(b) مختلف ماہرین نے ثقافت کے ابعاد(Dimensions) پر اپنے اپنے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ درج ذیل خاکے کے ذریعہ ثقافت کے چھ مختلف ابعاد کا احاطہ کیا جاسکتا ہے۔

ثقافتی تعطل: (Cultural Lag)

سائنسی اور تکنیکی ترقیات سے ہم آہنگ ہونے میں ہر ثقافت کو کچھ وقت درکار ہوتا ہے اور اس درمیان چند سماجی مسائل اور کشمکش کا ماحول بھی پیدا ہو سکتا ہے۔اس درمیانی وقفے کی کیفیت کو ثقافتی تعطل (Cultural Lag) کہا جاتا ہے۔اس تصور کو 1922 میں ماہر سماجیات William F.Ogbum نے پیش کیا تھا۔

ثقافتی تعطل کے تصور کو واضح کرنے کے لئے ہم یہ مثال دے سکتے ہیں کہ کسی بیماری یا حادثے کی وجہ سے بعض مرتبہ میڈیکل سائنس کسی شخص کے عضو (Organ) کو بدلنے کی سفارش کرتی ہے۔لیکن آج بھی بعض ثقافتی گروہ (Cultural Groups) اس پر آمادہ نہیں ہوتے اور شدید نقصان برداشت کرنے کے باوجود پیش قدمی کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔یہی ان کا ثقافتی تعطل (Cultural Lag) ہے۔

ثقافتی تکثیریت: (Cultural Pluralism)

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف زبانوں کے بولنے والے، مختلف مذاہب کو ماننے والے اور مختلف ثقافتوں کے حامل افراد مل جل کر رہتے بستے ہیں۔ یہ ملک ایک ایسے خوبصورت گلدستے کے مانند ہے جس میں مختلف رنگوں، شکلوں اور خوشبوؤں کے پھول خوبصورتی کے ساتھ سجے ہوئے ہیں۔ عام طور پر ہندوستانی ثقافت کو کثرت میں وحدت (Unity in Diversit) کہا جاتا ہے۔اس تصور کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ساری ثقافتیں اپنے وجود کو کھو کر ایک ثقافت کا روپ اختیار کر لیں بلکہ اس میں یہ بات شامل ہے کہ ساری ثقافتیں اپنی انفرادیت کو باقی رکھتے ہوئے ایک نئی ثقافت کا روپ اختیار کر لیں۔ ہندوستانی مزاج میں رواداری اور تحمل (Tolerence) کی بدولت یہاں تمام ثقافتوں کو پروان چڑھنے کا موقع حاصل ہے اور کسی بھی ثقافت سے دوسری ثقافتوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسی تصور کو اصطلاح میں تکثیریت (Cultural Pluralism) کہتے ہیں۔

ہندوسانی سماج کے تمام افراداور گروہوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس تکثیریت کو باقی رکھنے اور پروان چڑھانے کی کوشش کریں اور خوشگوار اور پر امن سماج کی تشکیل میں اپنی خدمات پیش کریں۔ ملک کی سالمیت (Solidarity) آزادی (Freedom) اور ترقی (Progress) کے لئے بھی اس کی سخت ضرورت ہے اور ملک کو ترقی یافتہ اور عظیم طاقت (Super Power) بنانے کا تقاضا بھی یہی ہے۔

2.4 ثقافت کا تعلیم پر اثر: (Impact of Culture on Education)

ہم جانتے ہیں کہ سماجی ضروریات کی تسکین وہ عمل ہے جس کے دوران ثقافتی ہم آہنگی عمل میں آتی ہے۔ جب ثقافت میں تبدیلی رونما ہوتی ہے تو لوگوں کو نئی ضرورتیں پیش آتی ہیں اور نئی تکنیکیں پیدا ہوتی ہیں اور قدریں بھی بدلتی ہیں اس طرح ایک گردش (Cycle) جاری رہتی ہے۔

ثقافتی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ تعلیمی تبدیلی کا عمل جاری رہتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ گذشتہ چند دہائیوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں مختلف دریافتیں اور ایجادات بالخصوص کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اور سفر کے برق رفتار ذرائع ووسائل نے ہماری وسیع دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں کو بالکل قریب کر دیا ہے اور ایک عالمی دیہات (Global Village) کا تصور عملی روپ اختیار کر گیا ہے۔ اس تناظر میں تعلیمی میدان میں ایک بڑی تبدیلی یہ رونما ہوئی ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں پڑھانے کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ اس طرح ہم ثقافتی صورتحال کی تبدیلی کا تعلیم پر اثر نمایاں طور پر محسوس کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے سماج میں اخلاقی قدروں کے زوال پزیر ہونے کی وجہ سے ماہرین تعلیم، تعلیم اقدار (Vlaue Education) کو نصاب کا لازمی جز بنانے پر زور دیتے ہیں۔ یہ بھی ثقافت کا تعلیم پر ایک واضح اثر ہے۔

تعلیم پر ثقافت کے اثرات کو ہم اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل نکات کی شکل میں یوں بیان کر سکتے ہیں۔

(1) ثقافتی عقائد اور اقدار، مقاصد تعلیم کا تعین کرتے ہیں۔

(2) مقاصد تعلیم کی روشنی میں نصاب کی تدوین کی جاتی ہے۔ اسلئے کسی سماج کی ثقافت اس کے تعلیمی نظام اور بالخصوص نصاب پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔

(3) تعلیم کے لئے کتابیں نصاب تعلیم کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ وہی کتابیں مؤثر اور مقبول ہوتی ہیں جو متعلقہ سماج کے ثقافتی معیارات اور اقدار سے ہم آہنگ ہوں۔

(4) تدریس، تعلیم و تعلم کے عمل کا ایک اہم جز ہے اور یہ ثقافت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ترقی

یافتہ ممالک میں سائنس اورٹکنالوجی کی رسائی ترقی پزیراور پسماندہ ممالک کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔اسی لحاظ سے وہاں کے طریقہ ہائے تدریس میں ان کا استعمال مؤثر طریقے سے کیا جارہا ہے۔اس کے برخلاف ترقی پزیراور بالخصوص پسماندہ ممالک میں آج بھی روایتی طریقوں اوررٹنے رٹانے پرزور دیا جاتا ہے۔

(5) تعلیمی نظام میں نظم وضبط (Discepline) کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔اسی کے ذریعہ مستقبل کے شہریوں کی زندگی میں نظم وضبط کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔تعلیم میں برتے جانے والے نظم وضبط کے تصور پر وہاں کی ثقافت اپنا گہرا اثر رکھتی ہے مثلاً جس سماج میں جمہوری اقدار کو اہمیت دی جاتی ہے وہاں پر متاثر کن طرز رسائی (Impressionate Approach) کو ترجیح دی جاتی ہے۔اس کے برخلاف جس سماج میں جابرانہ نظام (Autocratic System) رائج ہو وہاں کے تعلیمی اداروں پر نظم وضبط کی بحالی کے لئے غلبہ کا نظریہ (Repressionistic Theory) کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(6) اساتذہ طلبا کے لئے نمونہ (Role Model) ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے کردار کا تعین بھی ثقافت کرتی ہے۔ زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک میں طلبا کے لئے اعلیٰ معیاری اور دلچسپ کتابیں اور دیگر تعلیمی امدادی وسائل فراہم ہوتے ہیں۔وہاں پر اساتذہ کا کردار زیادہ تر رہنمایانہ قسم کا ہوتا ہے۔اس کے برخلاف پسماندہ ممالک میں اساتذہ کا زیادہ تر وقت بنیادی تصورات کی روایتی تدریس میں صرف ہوتا ہے۔

(7) اسکول سماج کی چھوٹی شکل (Miniature) ہوتا ہے اس لئے کسی سماج میں رائج ثقافت اسکول کی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے۔مثال کے طور پر ہندوستانی ثقافت میں بچوں اور خاص طور پر لڑکیوں کے لئے انتہائی مختصر لباس کو مقبولیت حاصل نہیں ہے۔اس لحاظ سے اسکول کا یونیفارم مقرر کرتے وقت بھی اس نکتے کو دھیان میں رکھنا ہوگا۔

2.5 ثقافت کے تحفظ، منتقلی اور فروغ میں تعلیم کا کردار:

(Role of Education in Preservation, Transmission and Promotion of Culture)

جس طرح ثقافتی تبدیلیاں ہمارے نظام تعلیم کو متاثر کرتی ہیں اسی طرح خود تعلیم بھی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے۔وہ ثقافتی عناصر جن پر کسی سماج میں بحیثیت مجموعی اتفاق رائے پایا جاتا ہے ان کے بارے میں لازمی طور پر سماج سے وابستہ سبھی افراد کی خواہش ہوتی ہے کہ ان عناصر کا نہ صرف تحفظ کیا جائے بلکہ ہم انہیں فروغ دیکر اپنی آئندہ نسلوں تک پہونچا سکیں۔اسی لئے تعلیم کے مقاصد میں تعلیم برائے ثقافت کو ایک اہم مقام حاصل ہے اور ہم تعلیم کے ذریعے اپنی ثقافت کے تحفظ

(Preservation)،فروغ(Promotion)اور منتقلی(Transmission)کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے تعلیم انتہائی مؤثر (Effective)،منظّم(Systematic) اور اجتماعی(Collective)ذریعہ ہے۔

ثقافت پر تعلیم کے اثرات کو درج ذیل نکات کی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

1- تعلیم ثقافت کے تحفظ(Preservation)میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

2- ماہر سماجیات Ottaway کے بقول ''سماجی اقدار معیارات کو نوجوان نسل تک منتقل کرنا تعلیم کی ذمہ داری ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم ثقافت کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرتی ہے۔

3- ثقافت کے تحفظ اور اس کی منتقلی کے ساتھ ساتھ تعلیم اس کے فروغ کا ذریعہ بھی ہے۔ تعلیم کے ذریعے لوگ دیگر ثقافتوں کے اثرات کو قبول بھی کرتے ہیں اور اپنی ثقافت سے بعض غیر ضروری اور نقصاندہ عناصر اجزاء کو کم کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر تعلیم کے ذریعے ہم لوگوں میں یہ شعور پیدا کرتے ہیں کہ وہ کم سنی کی شادی (Early Child Marriage) کی رسم سے پرہیز کریں اور لڑکیوں اور عورتوں کو بھی تعلیم دلائیں۔

4- تعلیم کی وجہ سے ثقافت میں تسلسل(Continuitivity) قائم رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عالمی سطح پر مختلف علاقوں اور ملکوں میں مختلف ثقافتیں مروج ہیں۔ اس تناظر میں ہم تعلیم کے ذریعہ سے ایک ثقافت پر عمل پیرا افراد اور گروہ کو دوسری ثقافتوں کے تئیں جذبہ تحمل اختیار کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔

5- آج سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں بڑی تیزی سے ترقی ہو رہی ہے۔ مختلف دریافتیں اور ایجادات ہمارے سامنے آرہی ہیں اور ان کے نتیجے میں مادی ثقافت(Materialistic Culture) کی نشوونما تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ لیکن ایسے میں سماج کے اقدار(Values)،معیارات(Standards)اور اصول (Principle) پس پشت رہ جانے کا امکان پیدا ہوتا ہے اور یہی چیز مادی اور غیر مادی ثقافت کے درمیان ایک خلاء پیدا کردیتی ہے۔ اس خلاء کو تعلیم کے ذریعہ بحسن خوبی پر کیا جاسکتا ہے۔

بہر حال، بحیثیت معلم استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت کے ذریعہ طلبا میں ایسی وسیع النظری (Broadmindness) پیدا کرے کہ جس کے ذریعہ طلبا میں سائنسی طرز فکر(Scientific Attitude) پروان چڑھے اور اپنی ثقافت پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ دیگر ثقافتوں سے اچھی باتیں سیکھنے میں پس وپیش نہ کریں۔

فرہنگ (Glossary)

ثقافت(Culture):

کسی سماج کے افراد کی زندگی کے ہر شعبہ کی سرگرمیاں، ان کے برتاؤ، عقائد و اقدار اور حصولیابیاں۔

ثقافتی تعطل(Culture Lag):

سائنس اور ٹکنالوجی کے نتیجہ میں ہونے والی مادی ترقی سے ہم آہنگ ہونے میں کسی بھی ثقافت کو کچھ وقت درکار رہوتا ہے۔ اس درمیانی وقفے کی کیفیت کو ثقافتی تعطل(Culture Lag) کہا جاتا ہے۔

ثقافتی تکثیریت(Cultural Puralism):

مختلف ثقافتوں کا اپنی انفرادیت باقی رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرنا۔

خلاصہ: (Let Us Sum Up/Points to Remember)

(1) ثقافت کا تصور بہت ہی جامع ہے۔ اس میں کسی سماج کے افراد کی زندگی کے تمام شعبوں کی سرگرمیوں سے لیکر، ان کا برتاؤ، عقائد و اقدار یہاں تک کہ ان کی حصولیابیاں سبھی شامل ہیں۔

(2) مختلف ماہرین نے ثقافت کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں۔ ان کی مدد سے ہم ثقافت کے جامع تصور کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(3) ثقافت کی خصوصیات:

(a) ہر سماج کی اپنی مخصوص ثقافت ہوتی ہے۔

(b) ثقافت، لوگوں کے میل جول اور ایک دوسرے کی تقلید کا نتیجہ ہوتی ہے۔

(c) ایک نسل کے ذریعہ آئندہ نسل کو ثقافت کی منتقلی عمل میں آتی ہے۔

(d) ثقافت، افراد و سماج دونوں کے لئے سودمند ہوتی ہے۔

(e) ہر ثقافت حرکیاتی ہوتی ہے نہ کہ جامد۔

(f) ثقافت افراد کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔

(g) مختلف ثقافتیں ایک دوسرے سے ربط میں آکر ایک دوسرے کو متاثر کرتی ہیں۔

(4) ثقافت کے مختلف ابعاد(Dimensions) ہیں۔ جن میں سماج کے افراد اقدار اور ذوق جمالیات سے لے کر ان کے نظریات اور اعتقادات، تکنیکی و پیشہ وارانہ سرگرمیاں، سیاسی سرگرمیاں، سماجی تعامل اور ادارہ جاتی سرگرمیاں شامل ہیں۔

(5) سائنس اور تکنیکی ترقیات سے ہم آہنگ ہونے کے لئے کسی ثقافت کو درکار وقت یا وقفے کی کیفیت کو ثقافتی تعطل کہتے ہیں۔

(6) کسی ملک/ ریاست یا علاقے میں مختلف ثقافتوں کی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے سماج میں آہنگی قائم رکھنا ثقافتی تکثیریت کہلاتا ہے۔

(7) مقاصد تعلیم، نصاب تعلیم، نصابی کتب اور طریقہ ہائے تدریس یہاں تک کہ اسکول اور کمرہ جماعت کا نظم وضبط اور خود معلم کی شخصیت اور اس کے کردار کے تعین میں ثقافتی عقائد واقدار اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

(8) ثقافت کے تحفظ، فروغ اور ایک نسل سے دوسری نسل تک اسے منتقل کرنے میں تعلیم ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

تعلیم برائے ثقافت ایک اہم تعلیمی مقصد ہے۔ کسی مخصوص ثقافت کے حامل افراد میں دیگر ثقافتوں کے تئیں تحمل اور رواداری کو پروان چڑھانا تعلیم کی ذمہ داری ہے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر، بہتر یہ ہے کہ طلبا میں ایسا سائنسی نقطۂ نظر پیدا کیا جائے کہ وہ دیگر ثقافتوں کی اچھی باتیں بھی سیکھنے کی کوشش کریں۔

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں: (Unit End Activities)

عملی سرگرمیاں:

(a) ہندوستانی ثقافت کی رنگارنگی اور تنوع پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مباحثہ کیجئے۔ اس ثقافت کی اہم خصوصیات نوٹ کیجئے۔

(b) عالمگیریت (Globalisation) کے اس دور میں ہندوستان جیسے ترقی پزیر ملک کی ثقافت کو درپیش خطرات پر اپنے گروپ کے سبھی ارکان کے اظہار خیال کو بغور سنئے اور ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کیجئے۔

(c) اپنے سماج میں مختلف ثقافتوں کے حامل افراد میں سے کسی پانچ کا انتخاب کرکے ان کے ساتھ سوشل میڈیا پر ایک گروپ بنایئے اور ان کی ثقافتوں سے متعلق اہم خصوصیات کی جانکاری حاصل کیجئے اور اپنی ثقافتی خصوصیات سے انہیں آگاہ کیجئے۔

معروضی سوالات:

-1 لفظ ثقافت (Culture) اپنے مفہوم کے لحاظ سے ایک --------- لفظ ہے۔

(a) جامع (Comprehensive)　　(b) محدود (Limited)

(c) اختلافی (Controvertial)　　(d) ان میں سے کوئی نہیں

-2 ہر سماج کی اپنی مخصوص ------------- ہوتی ہے۔

(a) ثقافت　　(b) جغرافیائی صورت حال　　(c) زمین　　(d) وراثت

3- ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مضمون میں ثقافت کا تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(a) جغرافیہ (Geography) (b) شہریت (Civics)

(c) طبعیات (Physics) (d) سماجیات (Sociology)

4- ثقافت میں انسانوں کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تہذیبیں شامل ہیں۔

(a) صرف مادی (b) صرف غیر مادی (c) مادی اور غیر مادی دونوں (d) نہ مادی اور نہ غیر مادی

5- ہماری فکر اور ہمارا عمل دونوں ہی ہماری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اٹوٹ حصہ ہیں۔

(a) تعریف (b) ثقافت (c) تہذیب (d) وراثت

6- ثقافت سماجی میل جول اور ایک دوسرے کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا نتیجہ ہوتی ہے۔

(a) حرص (b) تقلید (c) تنقید (d) غیبت

7- جب مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آتی ہیں تو ایک دوسرے کو ۔۔۔۔۔۔۔۔کرتی ہیں۔

(a) برباد (b) متاثر (c) مرعوب (d) ختم

8- ہندوستانی ثقافت کی پہچان کثرت میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(a) کثرت (b) نفع بخشی (c) وحدت (d) کشمکش

9- ثقافتی تعطل کا تصور سب سے پہلے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے 1922 میں پیش کیا۔

(a) Bierstett (b) J.S Eliot (c) W.F Ogbum (d) Ell wood

10- ثقافت کے تئیں تعلیم کی تین اہم ذمہ داریاں ہیں۔ تحفظ، ۔۔۔۔۔۔۔۔اور منتقلی ہے۔

(a) اصلاح (b) جائزہ (c) فروغ (d) بربادی

جوابات:

۱۔جامع	۲۔ثقافت	۳۔سماجیات	۴۔مادی اور غیر مادی دونوں	۵۔ثقافت
۶۔تقلید	۷۔متاثر	۸۔وحدت	۹۔W.F Ogbum	۱۰۔فروغ

مختصر سوالات:

(1) ثقافت کی تعریفات کسی دو ماہرین کے حوالے سے پیش کیجیے۔

(2) ثقافت کے تئیں تعلیم کی تین اہم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالئے۔

(3) کسی سماج کی ثقافت اس کی تعلیم کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟ بیان کیجیے۔

(4) کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

(5) عالمگیریت کے اس دور میں ہندوستانی ثقافت کو درپیش خطرات کون سے ہیں؟

طویل سوالات:

(1) ہندوستانی کی گنگا جمنی ثقافت کے تحفظ، فروغ اور نئی نسل تک منتقلی کے لئے بحیثیت معلم آپ کو کیا کرنا چاہئے؟ تفصیل بیان کیجیے۔

(2) ثقافت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی تعریفات بیان کرتے ہوئے ثقافت کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالئے۔

(3) تعلیم اور ثقافت کے باہمی رشتے پر بحث کیجئے اور بتائیے کہ دونوں ایک دوسرے کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟

(4) ثقافتی تکثیریت سے کیا مراد ہے؟ ہندوستان پر ثقافتی تکثیریت درپیش خطرات سے بحث کیجئے اور بتائیے کہ ان خطرات کس طرح نمٹا جاسکتا ہے؟

(5) آپ کی کلاس میں موجودہ مختلف ثقافتوں کے حامل طلبا کے تئیں آپ کس طرح کا رویہ اختیار کریں گے کہ حصول علم کے ساتھ طلبہ میں تحمل اور رواداری کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

1- Arulsamy S.(2014), Philosophical and Sociological Perspectivies on Education, Hyderabad, Neelkamal

2- Ramesh G. () Philosophical Foundation of Education, Hyderabad, Neelkamal

Publication

3- Latchanna

4- Chaube S.P. and Akhilesh (1981), "Philosophical and Sociological Foundation of Education". Agra:Vinod Pustak Mandir

5- Durkheim, E.(1956), "Education and Sociology". Glencoe Tree Press

6- Swwroof Saxena,N.R. Sikha Chaturvedi(2009), Education in Emerging Indian Society, Meerut: R.Lal Book Depot

7- Yogesh Kumar Singh(2009), Sociological Foundation of Education, New Delhi: All Publishing Corporation

اکائی 3 - سماجی تبدیلی اور تعلیم

(Social Change and Educaiton)

تعارف (Introduction)

مقاصد (Objective)

3.1 سماجی تبدیلی کا مفہوم اور اس کے لیے ذمہ دار عوامل

(Meaning and Factors Responsible for Social Change)

3.2 جدت پسندی کا رصور اور اسکی خصوصیات

(Concept and Attributes of Modernisation)

3.3 سماجی طبقہ بندی، سماجی تغیر پذیری اور تعلیم

(Social Stratification, Social Mobility and Education)

3.4 سماجی تبدیلی کے لیے معاون کے طور پر تعلیم

(Education as a facililator for Social Change)

3.5 سماجی جال اور سماجی ربط واتصال اور تعلیم پر اسکے مضمرات

(Social Networking and its Implication on Social Cohesion & Education)

فرہنگ (Glossary)

خلاصہ (Let Us Sum Up/Points to Remember)

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

مزید مطالعے کیلئے کتب (Suggested Readings)

تعارف:(Introduction)

کسی بھی سماج کی تعمیر اُس سماج میں رہنے والے فرد مللکر کرتے ہیں۔ سماج کی بنیاد اُن کے آپسی رشتوں کو قائم کرنے، آپسی تعاون اور تبادلہ خیال پر منحصر ہے۔ جس طرح سے انسان ا زندگی میں تبدیلیاں ہورہی ہیں اُسی طرح سے انسانی سماج میں بھی تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ آج سماج جدت پسندی کی طرف گامزن ہے، اُس کی سوچ، عقائد، اقدار، رویہ اور طرز زندگی میں پوری طرح سے بدلاو ہورہا ہے۔ تعلیم جہاں سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کا ایک اہم ذریعہ، وہیں دوسری طرف تعلیم ان سماجی تبدیلیوں کو مثبت سمت دیتی ہے اور اُس کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتی ہے۔ طلباء کو یہ معلوم ہونا چاہیے کی موجودہ دور میں تعلیم کس طرح سماجی تبدیلی اور جدت پسندی کے لیے ضروری ہے۔ اس ذیلی اکائی میں دیئے گئے مواد کے ذریعہ اس مقصد کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ذیلی اکائی میں آپ سماجی تبدیلی، اُس کی خصوصیات اور اُس کے لیے ذمہ دار اہم عوامل، جدت پسندی اور اُس کی خصوصیات کے بارے میں مطالعہ کرینگے۔ اس کے ساتھ ہی تعلیم کی سماجی تبدیلی سماجی طبقہ بندی یا درجہ بندی سماجی جال، سماجی ربط و اتصال اور اُس سے تعلق، معلم کے کردار کے بارے میں بھی مطالعہ کرینگے۔

مقاصد:(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ۔

- سماجی تبدیلی کے مفہوم کو بیان کرسکیں۔
- سماجی تبدیلی کی تعریف کرسکیں۔
- سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار عوامل کی تشریح کرسکیں۔
- جدت پسندی کی خصوصیات اس کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کی تشریح کرسکیں۔
- جدت پسندی کے لیے تعلیم کے کردار کو بیان کرسکیں۔
- سماجی تبدیلی کے عمل میں تعلیم کے کردار کو بیان کرسکیں۔
- سماجی طبقہ بندی یا درجہ بندی (Social stratification) کے تعریف خصوصیات کو بیان کرسکیں گے۔
- سماجی جال (Social Networking) کے مفہوم کو بیان کرسکیں گے۔
- سماجی ربط و اتصال (Social cohesion) کی تعریف بیان کرسکیں گے۔

3.1 سماجی تبدیلی کا مفہوم اور اس کے لیے ذمہ دار عوامل

(Meaning and Factors Responsible for Social Change)

(A) سماجی تبدیلی کا مفہوم: (Meaning of social change)

سماجی تبدیلی سے مراد معاشرے کے سماجی نظام میں تبدیلی سے ہے۔ وقت کا دور لگا تار چل رہا ہے ہر انسان اور انسان سے بنے سماج میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ تبدیلی فطرت کا قانون ہے اور ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے کیونکہ کوئی بھی تبدیلی مستقل نہیں ہے تبدیلی یقیناً بعض مرتبہ تکلیف دہ ہوتی ہے مگر ضروری ہے۔

سماجی تبدیلی کا مطلب ہوتا ہے سماج کی ساخت اور اس کی کارکردگی میں تبدیلی اس طرح فطرت میں تبدیلی، سماجی اداروں، سماجی رویوں اور سماجی تعلقات میں ہونے والی تبدیلی سماجی تبدیلی میں شامل ہے۔

سماج کی تعمیر انسان نے کی ہے سماج کی بنیاد انسانوں کے آپس میں تعلق قائم کرنے باہمی تبادلہ خیال کرنے اور ربط وضبط قائم کرنے پر منحصر ہے۔ جان ایف کینڈی نے کہا تھا کہ دنیا ساکت نہیں ہے تبدیلی زندگی کا قانون ہے ہمارے آس پاس کوئی شئے ساکت نہیں ہے ہر شئے میں تبدیلی ہو رہی ہے ہر حیاتیاتی جسم (Organism) فروغ پذیر ہے۔ اس طرح انسان کی زندگی میں مسلسل تبدیلیاں ہو رہی ہیں رجحانات اور اقدار میں تیزی سے تبدیلی ہو رہی ہے ہمارے سماج میں بھی تبدیلی ہو رہی ہے، ہم سبھی اس سماجی تبدیلی کو محسوس کرتے ہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ کچھ سماج میں تیزی سے تبدیلی ہوتی ہے اور کچھ میں بہت آہستہ آہستہ تبدیلی کی بنیاد پر کچھ ماہرینِ سماجیات سماج کو بند سماج (closed society) اور کھلا سماج (open society) میں تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بند سماج میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے تبدیلی ہر سماج میں ہوتی ہے تبدیلی بند سماج میں بھی ہوتی ہے لیکن اتنی آہستہ ہوتی ہے کے ہمیں احساس نہیں ہوتا۔

سماجی تبدیلی کی تعریف: (Definitions of social change)

سماجی تبدیلی میں وہ تبدیلی ہے جو سماج کی تنظیم، سماج کی تخلیق اور سماج کے کاموں سے تعلق رکھتی ہے۔ سماجی تبدیل کے مفہوم کو اور بہتر طریقہ سے سمجھنے کے لے اس کی مختلف تعریف مندرجہ ذیل دی گئی ہیں۔

’’سماجی تبدیلی سماجی رویے میں اور سماجی ساخت میں کچھ تبدیلی ہے۔‘‘ B. Kuppu swamy

’’سماجی تبدیلی صرف اس طرح کی تبدیلی ہے جو سماج کے افعال اور ساخت میں پائی جاتی ہے۔‘‘ Kingslay Davis

’’سماجی تبدیلی سماجی ارتقاء ہے۔‘‘ Spencer

''سماج تبدیلی ایک ایسا عمل ہے جو بہت ساری تبدیلیوں کے لیے ذمہ دار ہیں جیسے انسان کے رہن سہن کے حالات میں تبدیلی، انسان کے رویوں اور رو۔حجانات میں تبدیلی ،طبعیاتی اور حیاتیاتی نوعیت کی تبدیلیاں جو انسان کے قابو میں نہیں ہیں۔'' McIver & Page

ثقافتی تبدیلی سماجی تبدیلی ہے کیونکہ تمام ثقافتیں اپنی بنیادی معنی اور استعمال میں سماجی ہیں۔ Dawson and Geltys

ماہر سماجیات Herry Jonson نے سماجی تبدیلی میں مندرجہ ذیل پانچ تبدیلیوں کو شامل کیا ہے۔

۱)	سماجی اقدار میں تبدیلی	۲)	اداراتی تبدیلی
۳)	ملکیت اور انعامات کے تقسیم میں تبدیلی	۴)	انسان میں تبدیلی
۵)	انسان کی صلاحیتوں اور رویے میں تبدیلی		

''سماجی تبدیلی ایک اصطلاح ہے جو سماجی عمل سماجی تعلقات یا سماجی تنظیم کے کسی بھی پہلو میں مختلف حالتوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔'' Jones

''سماجی تبدیل کی تعریف لوگوں کے سوچنے اور کام کرنے کے طریقے میں ترمیم کرنے کے طور پر بھی کی جاسکتی ہے۔''
M.D. Jenson

سماجی تبدیلی کی خصوصیات: (Characterstics of Social change)

سماجی تبدیلی کی مختلف تعریفوں کا تجزیہ کرنے پر ہم کو اس کی بہت سی خصوصیات کے بارے میں معلوم ہوتا ہے سماجی تبدیلی کی کچھ اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہے۔

1) سماجی تبدیلی سماجی ہے۔کیونکہ سماج ایک سماجی رشتوں کا جال ہے اور اس وجہ سے سماجی تبدیلی کا واضح طور پر مطلب ہے سماجی رشتوں کے نظام میں تبدیلی۔ سماجی رشتوں کو سماجی عمل سماجی بات چیت اور سماجی تنظیموں کی بنیاد پر سمجھا جاسکتا ہے۔اس طرح اصطلاح سماجی تبدیلی سماجی بات چیت عمل اور سماجی تنظیموں میں ہونے والے بدلاو کی تشریح کے لیے کی جاتی ہے۔

2) سماجی تبدیلی آفاقی:(Universal) ہے کیونکہ تبدیلی فطرت کا آفاقی قانون ہے تمام سماجی ساخت، تنظیم اور ادارے حرکی (Dynamic) ہیں سماجی تبدیلی تمام معاشروں میں ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔کوئی بھی معاشرہ پوری طرح جامد (static) نہیں ہے ہر معاشرہ چاہے وہ روایتی ہو (Traditional) یا قدامت پسند (Conservative)

مسلسل تبدیلی سے گزر رہا ہے۔

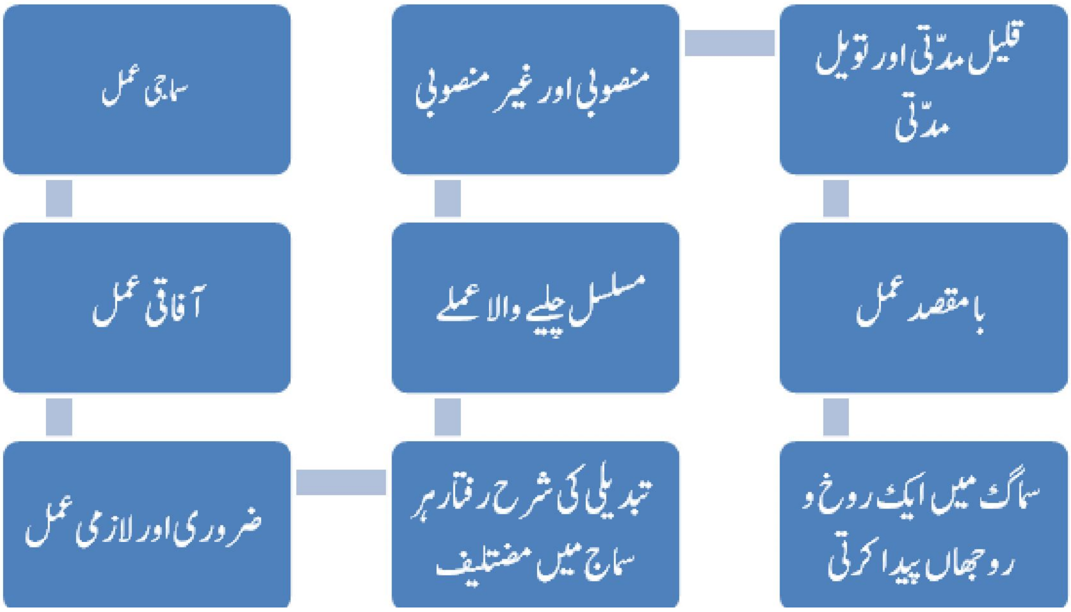

<u>سماجی تبدیلی کی خصوصیات</u>

(3 سماجی تبدیلی کی رفتار ایک جیسی نہیں ہوتی ہے۔کچھ سماجوں میں سماجی تبدیلی تیزی سے ہوتی ہے اور کچھ میں بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے سماجی تبدیلی میں ضروری نہیں ہے کہ تمام اجزا میں ایک ساتھ تبدیلی ہو کچھ میں پہلے اور کچھ میں بعد میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

(4 سماجی تبدیلی ایک ضروری اور لازمی عمل ہے اس عمل میں سماجی رشتوں،رسم رواجوں اور اقدار میں تبدیلی آتی ہے۔

(5 سماجی تبدیلی ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔

(6 سماجی تبدیلی سماج کے ایک بڑی تعداد یا بڑے طبقے کو متاثر کرتی ہے۔

(7 سماجی تبدیلی سماج میں ایک رخ ور جحان پیدا کرتی ہے ۔

(8 سماج تبدیلی سے ہونے والے بدلاو مستقل نہیں ہوتے لیکن اس کا اثر کافی دنوں تک رہتا ہے۔

(9 سماجی تبدیلی منصوبی(planned)اور غیر منصوبی(non-palnned) دونوں طریقوں سے لائی جاسکتی ہے۔ منصوبی سماجی تبدیلی بامقصد ہوتی ہے اور انسان کے ذریعہ جان بوجھ کرلائی جاتی ہے جبکہ غیر منصوبی سماجی تبدیلی سے مراد ایسی سماجی تبدیلی سے ہے جو قدرتی آفات کے نتائج سے آتی ہے جیسے قحط،سیلاب،زلزلے،وغیرہ سے آنے والی تبدیلی۔

(10 سماجی تدبیلی کن شکلوں میں ہوگی اس کے بارے میں کسی بھی طرح کی پیشن گوئی کرنا بہت مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن

ہے۔

(11) سماجی تبدیلی کی شرح اور رفتار ناہموار (uneven) ہے اس سے مراد ہے کہ سماجی تبدیلی ہر سماج میں ہو رہی ہے لیکن اس کی شرح و رفتار ہر سماج میں الگ الگ ہیں۔

(12) سماجی تبدیلی مختلف عوامل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(13) سماجی تبدیلی کو اصطلاحت (Modification) یا بدلاو (Replacement) کے طور پر بھی مانا جاسکتا ہے یہ ترمیم یا بدلاو طبعی سامان یا سماجی تعلقات میں ہوسکتی ہے۔

(14) سماجی تبدیلی چھوٹے پیمانے پر یا بڑے پیمانے پر ہوسکتی ہیں چھوٹے پیمانے پر تبدیلی گروہ یا تنظیموں کے اندار جبکہ بڑے پیمانے پر تبدیلی پورے سماج اس کی تہذیب وثقافت میں ہونے والی تبدیلی ہے۔

(15) سماجی تبدیلی (Indogenous) یا (Exogenous) ہوسکتی ہے Indogenous وسائل سے مرادان تبدیلیوں سے ہے جو سماج یا سماج کے کسی حصہ یا افعال کی وجہہ سے ہوتا ہے جیسے مواصلات، علاقائیت، تنازعات وغیرہ۔ سماجی تبدیلی کے exogenous وسائل یہ مانتا ہے کہ عام طور پر سماج بنیادی شکل میں بہت مستحکم (stable) اچھی طرح سے ہم آہنگ نظام (well integrated system) ہے جس میں تبدیلی خارجی عوامل کے وجوہات سے آتی ہے جیسے دنیا کے حالات، جنگوں، قحط، ٹیکنالوجیکل منتقلی وغیرہ۔

(16) سماجی تبدیلی قلیل مدّتی (Short term) اور طویل مدّتی (long term) دونوں ہوسکتی ہے۔

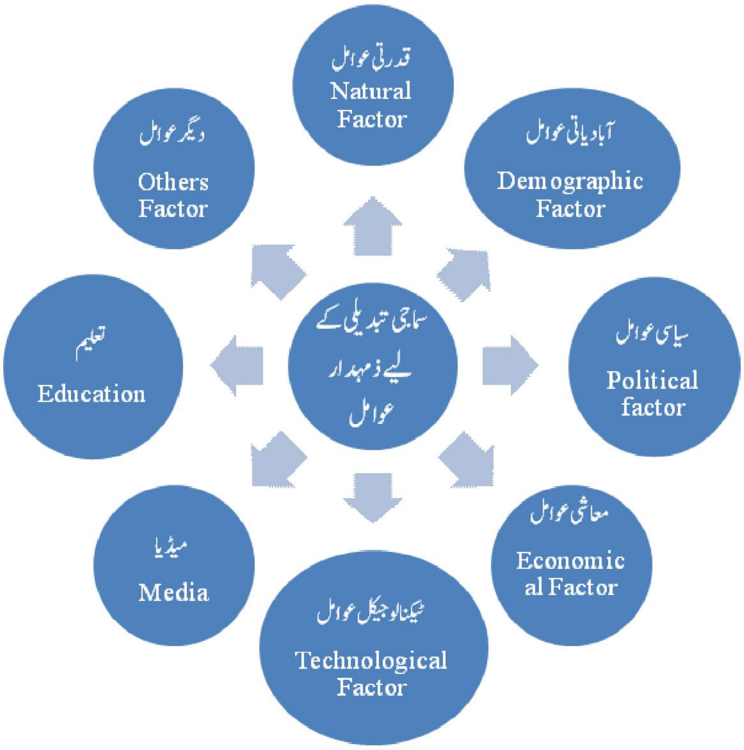

(B) سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار عوامل: (Factors Responsible for Social Change)

Mexweber کے الفاظ میں سماجی تبدیلی کی وجہ ثقافت ہے انہوں نے مختلف مذہبوں اور معاشیاتی نظام کا موازنہ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کے ثقافت میں تبدیلی ہونے کی وجہ سے ہی معاشرے میں تبدیلی ہے۔ سماجی تبدیلی محض ثقافتی تبدیلیوں کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے بلکہ قدرتی، طبعی، سیاسی، سائنس ٹیکنالوجکل و دیگر عوامل بھی ذمہ دار ہیں۔

قدرتی عوامل (Natural Factors)

قدرت اپنے طور پر سماجی تبدیلیوں کی ایک اہم وجہ ہے۔ جس ملک یا سماج میں کوئی قدرتی آفت جیسے زلزلہ، سیلاب، قحط، مختلف بیماریوں کا پھیلنا وغیرہ نازل ہوتی ہیں تو بہت بڑی تعداد میں لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں اور دوسری جگہوں پر جا کر پناہ لیتے ہیں دوسری جگہوں پر جا کر رہنے سے ان کی زندگی کے طور طریقوں میں تبدیلی آتی ہے۔

آبادیاتی عوامل: (Demographic factors)

آبادیات انسانی آبادی کے سائز، ساخت، آبادی کی تقسیم انسانی نسل، ذات، جنس وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے جب کسی سماج یا ملک میں بہت زیادہ آبادی ہوتی ہے تب اس بیکاری غربت ناخواندگی اور خراب صحت جیسے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سماج میں تبدیلی نظر آتی ہے۔

آبادیاتی عناصر میں بنیادی طور پر تین عوامل شرح پیدائش (Birth rate) شرح اموات (Morality) اور منتقلی (Migration) پر مبنی ہے۔ پیدائش کی شرح کم ہونے اور شرح اموات زیادہ ہونے پر آبادی کم ہوتی ہے جس سے معاشرے میں کام کرنے والے افراد کی کمی ہو جائیگی اور قدرتی وسائل کا بھرپور استعمال نہیں ہو سکے اور ملک کی ترقی نہیں ہوگی اور ان کا اثر سماج پر پڑیگا اور تبدیلی ہوگی۔ اس طرح پیدائش کی شرح زیادہ ہونے اور شرح اموات کم ہونے پر ایک حد تک ملک کی معاشیاتی اور ٹیکنالوجیکل ترقی ہوگی لیکن اس کے بعد آبادی بہت زیادہ ہونے پر اس کے منفی اثرات ہونگے اور ان حالات میں سماجی تبدیلی ہوگی۔ آبادیاتی عناصر میں فرد کی عمر، بچوں اور نوجوانوں میں تناسب، عورتوں اور مردوں میں تناسب وغیرہ بھی شامل ہیں ان کا سماجی تنظیم اور اس کی نوعیت پر اثر پڑتا ہے۔

سیاسی عوامل (Political factor)

سیاسی عوامل بھی کافی حد تک سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار ہے پہلی اور دوسری جنگ عظیم، برطانیہ، روس، فرانس اور امریکہ کا انقلاب، دوسری جنگ عظیم کے بعد بڑھتے ہوئے کمیونزم کا دائرہ، بنگلہ دیش کا مسئلہ، کشمیر کا مسئلہ ہندوستان کی تقسیم، جنگ آزادی

،آزاد ہندوستان میں ریزوریشن ، ایمرجنسی کو نافذ کرنا ، نئے صوبوں کی مانگ وغیرہ ایسے موضوعات ہیں جس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کافی حدتک تبدیلیاں سیاسی نظام کی وجہ سے آتی ہے کیونکہ ان سب مسائل نے مختلف سماجی تبدیلیوں کو لانے میں اہم کردارادا کیا ہے۔

معاشی عوامل(Economical factor)

سماجی تبدیلی لانے میں معاشیات بھی اہم ذمہ دار ہے کسی زمانے میں ہمارے ملک کی پوری معاشیات زراعت پر منحصر تھی لیکن آج یہ صنعت کاری کی طرح بڑھ رہی ہے صنعت کاری نے اداروں ،تنظیموں اور زندگی جینے کے طریقوں میں انقلاب پیدا کیا ہے۔روایتی پیداواری نظام میں پیداواریت کی سطح کافی مستحکم تھی جبکہ جدید صنعتی سرمایہ دارانہ نظام پیداواری میں ٹیکنالوجی کے استعمال کوفروغ دیتا ہے صنعت کاری اوراس کی وجہ سے بڑھتے شہریانہ (urbanization) کے اثرات ہم اپنے ملک میں دیکھ سکتے ہیں۔صنعت کاری ،سبز انقلاب (Green revolution) ،آزادروی (liberalization) ،عالمگیریت (Globalisation)، نجیکاری (Privatization) وغیرہ نے سماجی تبدیلی کے لیے اہم کردارادا کرتے ہیں اس کی وجہ سے لوگوں کے اخلاق اور رویوں میں تبدیلی آتی ہے۔

ٹیکنالوجیکل عوامل(Technological factor)

ٹیکنالوجی سماجی تبدیلی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔جس سماج میں جتنی اعلیٰ درجہ کی ٹیکنالوجی کا استعمال ہوتا ہے اس سماج میں اتنی ہی زیادہ تیزی سے سماجی تبدیلی ہوتی ہے۔ٹیکنالوجی اور سائنس نے انسانی تہذیب کے نشونما میں اہم رول ادا کیا ہے۔آج ایسی مشینوں کا ایجاد ہوگیا ہے جس نے ہر کام کو آسان بنادیا ہے جس نے مواصلات (communication) شہریانہ، سرمایاداری اورانفرادیت کوفروغ دیا ہے۔ٹیکنالوجی نے لوگوں کو T.V. Radio, Computer وغیرہ مختلف آلات مہیا کرائے ہیں جنہوں نے لوگوں کی طرز زندگی اور سماج تعلقات کو کافی حدتک متاثر کیا ہے۔

میڈیا(Media)

سماجی تبدیلی لانے میں میڈیا کا بہت اہم کردار ہے۔میڈیا مختلف سماجی ،معاشیاتی ، سیاستی اور دیگر مسائل کے بارے میں عوام میں بیداری لاتی ہے۔لوگوں کو اس بات کے لیے آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ رشوت خوری ، ملاوٹ خوری فرقہ پرستی وغیرہ برائیوں سے دور رہ سکیں اوران کو دور کرسکیں۔اس طرح میڈیا کے ذریعہ سماج کے کسی حصہ میں چل رہے فیشن ،سماجی وسیاسی تازہ

ترین معلومات و مسائل سے واقفیت کرائی جاسکیں۔

تعلیم (Education)

کسی بھی سماج میں ہونے والی تبدیلی کو ذہنی طور پر قبول کرنے کے لیے لوگوں کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ تعلیم ہی لوگوں میں تبدیلی کے لیے ایک مثبت سوچ پیدا کرتی ہے اور لوگوں کو ذہنی طور پر کسی تبدیلی کو قبول کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے کہ ہر ترقی اور تبدیلی کی بنیاد تعلیم ہی فراہم کرتی ہے تعلیم ہی نئے علم کی کھوج کرتی ہے نئے آلات کی ایجاد کرتی اور سماج میں تبدیلی لاتی ہے اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم اور سماجی تبدیلی کے بیچ میں گہرا تعلق ہے۔

دیگر عوامل:

اس کے علاوہ بھی بہت سے دیگر عوامل ہیں جیسے مغربیت (Westernization)، جدت پسندی (Modernizsation)، جمہوریت (Democracy)، مادی رویہ (Materialistic Attitude) وغیرہ جو سماجی تبدیلی کو متاثر کرتے ہے۔

جدت پسندی کے معنی: (Meaning of Modernisation)

جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جو کسی سماج میں مثبت تبدیلی لاتا ہے۔ جدت پسندی سے مراد مادی چیزوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ عقائد، اقدار، رویہ اور پوری طرز زندگی میں ہونے والی تبدیلی۔ حالیہ طریقوں، خیالات، سامان وغیرہ کا استعمال کرنے یا اختیار کرنے کا عمل جس سے زیادہ سے زیادہ جدید ہوسکیں جدت پسندی کہلاتا ہے۔

- Combridge Business English Dictionary

جدت پسندی کے عمل کا سماج کی تبدیلی اور ترقی میں اہم مقام ہے جدت پسندی سے پورے عالم کے لیے ایک نئی سوچ، رویہ کی شروعات کی ہے جو سائنس اور ٹیکنالوجی سے گہرا تعلق رکھتا ہے جدت پسندی سائنس اور ٹیکنالوجی کی کامیابیوں جسے نے انسانی سماج کو نئی ایجادات، دریافت خیالات اور کامیابیوں سے تعارف کرایا ہے۔

جدت پسندی ایک وسیع تصور ہے اسے مختلف معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اس کے صحیح معنی کو سمجھنے کے لیے اس کے لفظی معنی اور مختلف معنی اور نظریہ کو سمجھنا بہت ضروری ہے Modernisation لفظ Modern سے بنا ہے جس سے مراد ہے کہ جو موجودہ دور میں چل رہا ہے وہی جدید ہے اور اس کو قبول کرنے کا عمل جدت پسندی کہلاتا ہے۔

جدت پسندی کے معنی ہے جدیدیت کی طرف گامزن ہونا ہے۔لیکن جب اسے ذہنی حیثیت کے طور پر قبول کیا جاتا ہے تو اسے موجودہ تبدیلیوں کے تعین قبول کرنا اور نئی تبدیلیوں کو ترغیب دینا سمجھا جاتا ہے۔ جدّت پسندی ایک ارتباطی الفاظ (Correlational word) ہے یہ نئے کو اس طرح شامل کرتا ہے جس طرح قدیم کی مخالفت (Encylopeadia of Education)

جدت پسندی کے بارے میں لوگوں کے خیالات میں فرق ہے یہ عام طور پر مندرجہ ذیل معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

1) کہیں کہیں پر لوگ بڑے بڑے قومی و بین الاقوامی یونین کی رکن بن جانے یا رکنیت حاصل کر لینے کو جدت پسندی مانتے ہیں جیسے بڑے بڑے ممالک کے سامنے ان کے خیالات کو پوری دنیا کو جان سکے۔

2) کچھ لوگوں کے مطابق وہ سماج جدید ہے جس نے سائنس پر مبنی ٹیکنالوجی کو قبول کیا ہے ایسے سماجوں نے اقتصادی پیداوار بڑے تیزی کے ساتھ بڑھائی ہے۔سائنسی آلات کا استعمال بڑی بڑی صنعتوں کا قیام،نئی چیزوں کی تعمیر وغیرہ جدت پسندی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

3) کچھ لوگ آزادی اور ترقی کو ہی جدت پسندی مانتے ہے۔

4) کچھ لوگوں کے مطابق اپنی پہچان بنانے دوسروں کو پرکھنے کی صلاحیت مثبت اور موثر سماجی رویہ، جدید اور قدیم اقداروں کو سمجھنے کی قابلیت ہی جدت پسندی ہے۔

جدت پسندی کی تعریف: (Definitions of Modernisation)

جدت پسندی کی کچھ تعریف مندرجہ ذیل ہے۔

''کسی قوم کی جدت پسندی سے مراد سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے اس قوم کی اقتصادی ترقی اور عوام کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے سے ہے۔'' Kothari Commission

''ایک روایتی، دیہی سماج کا ایک شہری اور صنعتی سماجی میں تبدیل ہونا جدت پسندی کہلاتا ہے۔'' Encylopeadia Britanica

''جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جو کسی روایتی نظام کو ایک ایسے نظام میں تبدیل کرتا ہے جو سائنس اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہو اور نئے اقدار اور تحریکوں کو جنم دے۔'' (Mclver & Page)

''اب جدت پسندی کو بہت وسیع طور پر لیا جا رہا ہے۔ جیسے زراعت، ٹریفک، مواصلات، محکمہ پولیس، محکمہ دفاع وغیرہ کی جدت پسندی ایک انقلابی تبدیلی ہے جو ایک روایتی معاشرے کو ترقی شدہ اقتصادی طور پر خوشحال اور سیاسی طور پر مستحکم معاشرے میں

تبدیل کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔'' Moor

''جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ جدید سائنسی علوم کی معاشرے میں تبلیغ کی جاتی ہے جس سے افراد میں اصلاح ہوتی ہے اور سماج نیکی کی طرف بڑھتا ہے۔''Alatas

''جدت پسندی ایک کثیری الابعاد عمل (Multi Dimentional Process) ہے جس کے تحت ان سبھی علاقوں کی تبدیلی آتی ہے جن کی تمام سیاسی، سماجی معاشی، ذہنی، مذہبی اور نفسیاتی سرگرمیوں میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔'' Helpern

جدت پسندی کی خصوصیات:(Attribute of Modernisation)

Stuart نے جدت پسندی کی پانچ نشانیاں بتائی ہے۔

1) منطق پرزور 2) پیش رفت یا ترقی میں یقین 3) فطرت اور ماحول پر قابو

4) دانشورانہ خصوصیات 5) سکولرزم کو فوقیت

ڈاکٹر پرساد جدیدیت پسندی کی تین خصوصیات بتائی ہے۔

1) شہریانہ 2) خواندگی 3) شمولیت(Participation)

Mirdle نے قومی خودمختاری (National Sovereignty) اقتصادی ترقی مادی سہولیات، سماجی اقتصادی انصاف کو جدت پسندی کی اہم خصوصیات مانا Learner نے جدت پسندی کی سات خصوصیات کا ذکر کیا۔

1) سائنسی احساس 2) مواصلات کے ذرائع میں انقلاب 3) شہریت میں اضافہ

4) تعلیم کو پھیلانا 5) معاشی شراکت 6) سیاسی شراکت 7) فی فرد آمدنی میں اضافہ

جدت پسندی کی بہت سی خصوصیات ہیں جن میں سے کچھ اہم خصوصیات اس طرح ہیں۔

1) جدت پسندی ایک عالمی عمل ہے جو پوری دنیا میں ہونے والا عمل ہے اس سے ہونے والی تبدیلی زراعت، صنعت، سیاسی نظام، معاشی نظام سماجی نظام، ادویات، انتظامیہ اور تعلیم وغیرہ سبھی علاقوں میں ہوتی ہے۔

2) جدت پسندی ایک طویل مدت اور پیچیدہ عمل ہے یہ ایک دن یا ایک ماہ میں واقع نہیں ہوتی ہے یہ مسلسل چلنے والا عمل ہے جس کا نتیجہ ہوتا ہے تبدیلی۔

3) جدت پسندی ایک انقلابی عمل ہے جس کے تحت بڑے پیمانے پر تبدیلیاں ہوتی ہیں جو کسی قوم کی سماجی ساخت کو پوری طرح بدل دیتی ہیں۔

4) جدت پسندی ایک ترقیاتی عمل ہے۔ یہ دنیا کے کئی حصوں میں چلتا رہتا ہے اور تمام معاشرے جدید ہونے کی کوشش میں ہے اگر چہ مختلف معاشروں میں جدیدیت کی رفتار الگ ہوتی ہے Parameter ضابطے الگ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی سبھی معاشرے روایت سے جدیدت کی جانب گامزن ہے۔

5) جیسے جیسے جدت پسندی کا عمل واقع ہوتا ہے ویسے ویسے افراد کی زندگی میں بنیادی تبدیلیاں دکھائی دینے لگتی ہے۔

6) جدت پسندی کی کامیابی کے لیے کچھ چیزوں کا پہلے سے ہونا ضروری ہوتا ہے مثلاً ٹریفک اور مواصلات کے ذرائع علم وسائنس کی اعلیٰ درجے کے ادارے، توانائی کے نئے وسائل، بینک واسناد کے مالیاتی ادارے وغیرہ

7) جدت پسند معاشرے کے سامنے واضح طور پر کچھ ضابطے ہوتے ہیں یہ ضابطے ہی اس کے لیے حوصلہ افزائی کا کام کرتے ہیں اور اس کے مطابق ہی وہ سماج اپنے کو بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

8) جدت پسندی کا عمل ایک ایسا عمل ہے جو ایک بار جب کسی سماج میں یہ شروع ہوجاتی ہے تو اس سماج کا پھر ماضی میں واپس لوٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ صنعت کاری شہریت تعلیمی ترقی ہونے پر پرانی حالات پر واپس نہیں جایا جاسکتا ہے۔

9) جدت پسندی کی معاشرے کی آنکھ بند کر کے پیروی نہیں کرنی چاہیے ہر سماج کو اپنی ثقافت اور حالات کے مطابق اسے اپنانا ہوتا ہے۔

10) جدت پسندی کا عمل افراد کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے علاقہ میں ہونے والی نئی تبدیلیوں کو اپنانے کے لے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

11) جدت پسندی منطق ہے اور ہمیشہ کسی بھی واقعہ کی سائنس تشریح کی مانگ کرتی ہے۔ سائنسی نقطہ نظر، رویہ اور ٹیکنالوجی پر زور دیتی ہے۔

12) جدت پسند سماجی میں آزادی اقتصاد خوشحالی نئے اقدار جیسے جمہوریت، مساوات، عالمگیریت، نجی کاری وغیرہ کے نشو نما پر زور دیا جاتا ہے اور نئے تصورات اور خیالات کو قبول کیا جاتا ہے۔

13) جدت پسندی سکولرزم، جمہوریت اور عالمی و وسیع نظریہ پر یقین رکھتی ہے اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر اور اقتصادی ترقی پر زور دیتی ہے۔

14) جدت پسندی کا مقصد زندگی کے معیار کو بلند کرنا، بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانا اور اوہام پرستی کو ترک کرنا ہے۔

جدت پسندی کی مسائل: (Problems of Modernisation)

1) جدت پسندی سماج میں روایتی طرز زندگی کے ساتھ جدو جہد پیدا کرتا ہے مثلاً تربیت یافتہ ڈاکٹر روایتی طبیب/ ویدوں کے لیے خطرہ ہو جاتے ہیں۔

2) جدت پسندی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ جدت پسند ہوتے ہے لیکن اقدار روایتی طور میں جاری رہتے ہے جیسے دوائی آپریشن میں قابلیت حاصل کرنے کے بعد بھی ڈاکٹر اپنے مریض سے یہ ہی کہتا ہے کہ علاج تو کر رہا ہوں باقی اُوپر والے کی مرضی۔ جیسے اسے اپنے پر یقین ہی نہ ہو۔

3) وہ ذرائع جو جدید بناتے ہیں اور وہ ادارے جن کو جدید ہونا ہے دونوں کے بیچ تعاون کی کمی ہے۔

4) جدت پسندی نے ایک طرف لوگوں کی توقعات کو بڑھایا ہے وہیں دوسری طرف سماجی انتظامات ان کی توقعات کو پورا کرنے کے لے موقع فراہم کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ جو افراد میں مایوسی اور سماجی عدم اطمینان پیدا کرتی ہے۔

جدت پسندی کے راستے میں آنے والے روکاوٹیں جدت پسندی کے راستے میں مندرجہ ذیل باتیں ہیں جو روکاوٹ ڈالتی ہے:

ناقص تعلیمی نظام، مذہبی عقائد اور روایتی رسومات، آبادی میں اضافہ، ذات پات اور رسم و رواج، انسانی وسائل کا کم سطح کا ہونا/ فروغ نہ دینا، سائنس، ٹیکنالوجی اور انتظامیہ کی تعلیم کا کمتر درجہ کا ہونا، معاشی خشحالی کی کمی، مشترکہ خاندان (joint family)، اقدار کا بحران، تعلیمی مواقع میں یکسانیت کا نہ ہونا، تعلیم بالغان کا صحیح انتظام نہ ہونا، بند سماج (Closed society)، اتحاد کی کمی، ناخواندگی، غربت، تنگ نظری، علاقیت، نسل، ذاتی دلچسپی، نئے بدلاو کا خوف وغیرہ۔ اس کے ساتھ ہی جدیدیت پسندی میں کچھ مددگار عوامل جیسے، تعلیم، معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی، قومیت پر مبنی نظریہ بھی ہے۔

جدت پسندی اور تعلیم: (Modernisation and Education)

تعلیمی نقطہ نظر سے جدت پسندی وہ عمل ہے جس سے ذہنی افق (Mental horizon) کو وسعت ملتی ہے ہر فرد میں نئے مقاصد کو حاصل کرنے اور روایت کا تعین قدر کرنے کی صلاحیت کی نشو نما کرتی ہے۔

جدیدیت اور روایت ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہے۔ جدیدیت کا مطلب روایت یا ماضی سے مخالفت یا اس سے دور ہو جانا نہیں ہے۔ جدت پسندی میں تعلیم کا اہم کردار ہے۔ تعلیم ہی ایک ایسا عنصر ہے جو افراد کے نظریہ کو جدید بناتا ہے اور جدیدیت کے عمل کو شدید رفتار دیتا ہے تعلیم کے نہ ہونے پر لوگوں میں سائنسی رویہ کی نشو نما نہیں کی جا سکتی اور اس کے بغیر جدت پسندی کے عمل کو رفتار نہیں دی جا سکتی۔

تعلیم کی وجہ سے ہی انسان تو ہم پرستی، برائیوں اور دقیانوسی رسومات کو قربان کر کے برابری،آزادی، عدل، گلوبلائزیشن، لبرلائزیشن، نجی کاری وغیرہ نئے اقدار کو قبول کرتا ہے۔ جو تعلیم یافتہ ہے وہ جدت پسندی کی طرف متوجہ ہے اور جدیدیت کے لیے ان کی سوچ کھلی ہے اور وہ اسے منظور کرتا ہے۔

تعلیم ہی ایک ایسا عنصر ہے جو لوگوں میں جدت پسندی کے عمل کو فروغ دیتا ہے۔ افراد میں سائنسی نظریہ کو پیدا کرتا ہے۔ آج دیش و دیش میں ہونے والی سائنسی اور تکنیکی دریافت کا فائدہ ملک کی پوری آبادی کو نہیں مل پا رہا ہے۔ کیونکہ ملک میں ناخواندگی زیادہ ہے جب سماج میں زیادہ سے زیادہ لوگ تعلیم یافتہ ہونگے تو وہ جدت پسندی کے عمل کے نہ صرف حامی ہونگے بلکہ مددگار بھی ہونگے۔

کوٹھاری کمیشن (1966) نے اس بات پر خصوصی زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ جدت پسندی کا سیدھا تعلق تعلیم میں ترقی سے ہے اس لیے جدت پسندی کے لیے تعلیم کو ایک اہم ذریعہ بنایا جانا چاہیے۔ تعلیم کے ذریعہ ہی طلباء میں مثبت اقدار و نظریات، آزادانہ طور پر سوچنے، فیصلہ لینے کی عادتوں کا نشوونما کیا جا سکتا ہے۔ جب سماج کا ہر انسان تعلیم یافتہ ہوگا تو جدت پسندی کے راستے میں آنے والی رکاوٹیں جیسے ذات پات، آبادی میں اضافہ، توہم پرستی وغیرہ اپنے آپ دور ہو جائیگی۔

3.3 سماجی طبقہ بندی، سماجی تغیر پذیری اور تعلیم
(Social Stratification, Social Mobility and Education)

سماجی طبقہ بندی یا درجہ بندی: (Social Stratification)

دنیا میں کوئی سماج اور معاشرہ ایسا نہیں جو متجانس (Homogeneous) ہو اور جس میں ایک ہی طبقہ اور درجہ کے لوگ رہتے ہوں بلکہ ہر سماج مختلف العناصر (Heterogeneous) ہوتا ہے اور اس میں ہر قسم اور طبقہ کے لوگ رہتے ہین کوئی امیر ہوتا ہے تو کوئی غریب، کوئی صنعت کار تو کوئی کاشتکار، کوئی مینیجر تو کوئی کاریگر، کوئی زمیندار تو کوئی مزدور ہوتا ہے۔ یعنی ہر سماج اور سوسائٹی مختلف طبقوں اور متعدد درجوں میں منقسم ہوتا ہے مثلاً سماجی، معاشی، سیاسی اور مذہبی وغیرہ کے اعتبار سے سماج کے لوگوں میں تفاوت اور امتیاز پایا جاتا ہے۔

چنانچہ جس عمل کے ذریعہ افراد اور جماعتوں کے ادنیٰ یا افضل معیار میں درجہ بندی کی جاتی ہے تو اسے طبقہ بندی (Stratification) کہا جاتا ہے۔ اور اسی طرح سماجی ڈھانچہ میں نابرابری و عدم مساوات کا مطالعہ بھی (Stratification) کہلاتا ہے۔ سماج میں طبقہ بندی یکساں طبقات کے گروہوں کا نظم ہوتا ہے۔ جس طرح زمین کی ترکیب مختلف

نوعیّتوں کے پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اسی طرح سماج میں مختلف نوعیت کے گروپ اور طبقے پائے جاتے ہیں۔

سماجی طبقہ بندی کی تعریفات: (Definitions of Social stratification)

ذیل میں سماجی طبقہ بندی کی مختلف تعریفات (Definitions) جو مختلف ماہرینِ سماجیات اور دانشوران نے پیش کی ہیں پیش کی جاتی ہے جس سے سماجی طبقہ بندی (Social Stratification) کا تصور اچھی طرح واضح اور نمایاں ہوجاتا ہے۔

(1) ''سماجی تہہ بندی اور طبقہ بندی سماج کی اعلیٰ اور ادنیٰ تر اکائیوں کی افقی تقسیم ہے۔'' (R.W. Murry)

(2) ''ایک طبقہ بند سماج وہ ہے جس میں عدم مساوات نمایاں طور پر پائی جاتی ہے عوام میں فرق کی قدر پیمائی اعلیٰ اور ادنی کے طور پر کی جاتی ہے۔'' (Lundberg)

''سماجی طبقہ بندی کا آغاز درج ذیل دو نظریے کی وجہ سے ہوا ہے۔''

(۱) Conflict Theory

(۲) Functionalist Theory

(Max Webev) نے سماجی طبقہ بندی تین بنیادوں پر کی ہے۔

(۱) معاشی اسباب ملکیت اور آمدنی کے مواقع۔

(۲) سیاسی اقتدار تک رسائی۔

(۲) عزتِ نفس یا سماجی اعزاز۔

سماجی طبقہ بندی کی خصوصیات: (Characteristics of Social Stratification)

سماجی طبقہ بندی کی خصوصیات کو عمومی طور پر درج ذیل نکات میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

(1) سماجی طبقہ بندی، آفاقی نوعیت:

دینا میں کوئی بھی سماج ایسا نہیں ہے جس میں کسی قسم کی کوئی تقسیم یا تفریق نہیں پائی جاتی، زمانہ قدیم میں طبقہ بندی عمر اور جنس کے اعتبار سے ہوتی تھی، دور جدید میں دولت اقدار اور عہدوں کو اہمیت دی جاتی ہے، اور سیاسی، سماجی، معاشی، طبعی صلاحیت کی بنیاد پر بھی طبقہ بندی کی جاتی ہے یعنی سماجی طبقہ بندی کی نوعیت آفاقی (Universal) ہے۔

(2) سماجی طبقہ بندی کی مختلف شکلیں:

قدیم آرین ہندوستانی سماج میں لوگ برہمن، کھتری، ویشیا، شودر میں منقسم تھے اور درجہ، ذات پات وغیرہ تو طبقہ بندی کی عام شکلیں ہیں۔

(3) سماجی طبقہ بندی ایک قدیم مظہر:

سماج میں طبقہ بندی اور درجہ بندی کا نظام بہت ہی قدیم دور سے چلا آ رہا ہے یہ کوئی نیا آغاز نہیں ہے چنانچہ تاریخی شواہد اور ماہرین آثارِ قدیمہ اس کی شہادت دیتے ہیں۔

(4) عدم مساوات:

کسی بھی سماج میں افراد کو سماجی ثقافت کے اعتبار سے کوئی بھی مساویانہ یا غیر مساویانہ مقام قبول کرنا پڑتا ہے، بعض اعلیٰ مقام پر پہونچنے کی کوشش میں سماج کی تغیر پذیری کی وجہ سے کامیاب یا ناکام ہو جاتے ہین یعنی سماج میں موجود طبقات میں تفاوت ایک فطری چیز ہے۔

(5) مسلسل عمل:

سماجی طبقہ بندی کے عوامل دو نوعیت کے ہوتے ہیں۔

(۱) مستقل یا موروثی (۲) مہارتیں اور دنیاوی امور۔

مستقل یا موروثی عنصر پیدائشی ہوتے ہیں جیسے ذات ،نسل ،قوم وغیرہ یہ کسی سماجی تغیر سے تبدیل نہیں ہوتے، مہارتیں اور دنیوی امور تغیر پذیر ہوتے رہتے ہیں جیسے تعلیم، دولت، پیشے اور ذریعۂ معاش اور ایسی تبدیلی کیلئے انسان شعوری طور پر کوشش کرتا رہتا ہے۔

3.3 سماجی طبقہ بندی، سماجی تغیر پذیری اور تعلیم

(Social Stratification, Social Mobility and Education)

(A) سماجی طبقہ بندی اور تعلیم: (Social Stratification and Education)

سماجی طبقہ بندی اور تعلیم کے تعلق یا سماجی طبقہ بندی میں تعلیم کے اثرات اور اس کے کردار و عمل کو درج ذیل تین اہم نکات کے ذریعہ بآسانی سمجھا جا سکتا ہے::

(۱) ذات پات اور تعلیم:

آزادی سے قبل پسماندہ اور پچھڑے طبقات کو تعلیم سے محروم رکھا گیا اسلئے وہ سماج کے ادنیٰ طبقے میں شمار کئے گئے لیکن آزادی کے بعد ان کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ان کو ضروری امداد و مراعات فراہم کی گئیں اور متعدد جگھوں میں ریزرویشن دیا گیا، جس

کے نتیجہ میں ان کو سماج کے اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے کے مواقع ملے اور ملک کے خاص دھارا میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

(۲) غریب طبقات اور تعلیم:

اقتصادی طور پر کمزور اور مالی اعتبار سے غریب طبقات جو پسماندہ ذاتوں میں شامل نہیں ہیں تعلیمی اعتبار سے نچلے طبقات میں رہتے تھے لیکن تعلیم کے مناسب مواقع فراہم کئے جانے کی وجہ سے تعلیم کے ذریعہ ان کو اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے کے مواقع مل رہے ہیں۔

(۳) تعلیم نسواں اور طبقہ بندی:

زمانہ قدیم میں عورتوں کو تعلیم کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن آزادی کے بعد اس طرف توجہ دی گئی ،عورتوں کیلئے مختلف تعلیمی سہولیات ،داخلوں میں ریزویشن، ملازمت میں تحفظات اور مفت اعلیٰ تعلیم کا انتظام کیا گیا۔حکومت نے ان کو بااختیار اور خود انحصار بنانے کیلئے متعدد اسکیموں اور منصوبوں کو روبہ عمل لایا جس سے عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا موقع ملا انہیں ہر میدان میں ترقی کرنے کا راستہ ملا اور وہ تعلیمی اعتبار سے نچلے طبقات سے اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے لگیں۔

(B) سماجی تغیر پذیری اور تعلیم: (Social Mobility & Education)

سماجیات میں سماجی تغیر پذیری (Social Mobility) سے مراد سماجی پوزیشن اور معاشرتی مقام وحیثیت اور معیار میں تغیر وتبدیلی اور حرکت پذیری ہوتا ہے۔ فطری اختلافات کے علاوہ انسانوں میں مختلف سماجی اعتبار سے مثلاً جنس،عمر ،پیشہ،اور رشتہ داری کی بنیاد پر متعدد انواع کی تفریقات اور امتیازات پائی جاتی ہیں ۔اور لوگوں میں سماجی برابری اور عدم مساوات پائی جاتی ہے جو عمرانیاتی اعتبار سے کافی اہمیت کا حامل ہے۔

The Movement of an Individual or a Group From one Social Class or Social Stratum to Another and Change in Relative Social Position is Called Social Mobility.

اور یہ سماجی تغیر پذیری (Social Mobility) تین نوعیت اور سمتوں (Directions) میں ہوتی ہے۔

۱) (Upward Mobility) نیچے سے اوپر، ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف

۲) (Downward Mobility) اوپر سے نیچے، اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف

۳) (Horizontal Mobility) یکساں سطح کے دو پوزیشن اور مقام ومرتبہ کے درمیان یعنی افقی تغیر پذیری۔

پہلے دونوں انواع کو(Vertical Mobility)بھی کہا جاتا ہے۔

اعلیٰ عمودی تغیر پذیری(Downward Vertical Mobility)میں انسان کے سماجی معیاراور معاشرتی پوزیشن میں بہتری آتی ہے اور وہ سماجی حیثیت سے اعلیٰ طبقہ کا سمجھا جانے لگتا ہے۔

ادنی عمودی تغیر پذیری(Downward Vertical Mobility)میں ایک انسان کے سماجی معیاراورمعاشرتی مقام و پوزیشن میں زوال گراوٹ آتی ہے وہ پہلے کے مقابلے گھٹیا طبقہ کا مانا جاتا ہے۔ لیکن افقی تغیر پذیری(Horizental Mobility)میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس میں کسی بھی شخص کے سماجی معیار میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آتی۔

موجودہ دور اور حالات میں ہر سماج اور معاشرہ اوپر سے نیچے، اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف تبدیلی اور تغیر پذیری (Downward Mobilitys)کو برا سمجھتا ہے اور اس سے اپنے سماج کے لوگوں کو روکتا ہے لیکن (Upward Mobility)سے کوئی بھی سماج اور سوسائٹی میں لوگوں کو نہیں روکا جاتا۔

کسی بھی سماج میں (Social Mobility)چاہے وہ اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ہو یا ادنیٰ سے اعلیٰ کی جانب اس کیلئے مختلف عناصر اور عوامل ذمہ دار ہوتے ہیں جن میں سے اہم عوامل کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱) معاشی ترقی(Economic Progress)

کسی بھی ملک میں معاشی ترقی اور اقتصادی تبدیلی(Social Mobility) کی شرح کو بڑھانے یا گھٹانے میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔

(۲) بین ذات شادی(Inter-Caste Marriage)

اکثر و بیشتر بین ذات شادی یا دوسری ذاتوں میں جا کر شادی کرنے سے سماج کی فیملی اور خاندانی معیار میں انحطاط زوال یا عروج و ترقی ہوجاتی ہے۔

(۳) (Caste Structure and Land Ownership)

یہ بھی سماج میں وقار، طاقت و اقتدار حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

(۴) سیاسی حیثیت وطاقت(Political Power)

سماج کے کچھ پسماندہ طبقات کے لوگ سیاسی طاقت اور پہونچ بنا کر اپنا طرز زندگی بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

(۵) سماجی تبدیلی(Social Change)

تیز رفتار سماجی تبدیلی اور معاشرتی بدلاؤ کے حالات کی وجہ سے بہت سے صنعتی انقلاب، علاقائی وسعت و پھیلاؤ (Social Mobility) کو بڑھاوا دیئے ہیں۔

سماجی تغیر پذیری اور تعلیم کا کردار: (Role of Education & Social Mobility)

تعلیم اور سماجی تغیر پذیری ان دونوں کا ایک دوسرے سے بڑا گہرا تعلق اور ربط ہے۔ تعلیم ہی افراد، جماعت اور گروہوں کو وہ ضروری صلاحیت ولیاقت عطا کراتی ہے جس سے کوئی بھی فرد، جماعت اور طبقہ (Upward Mobility) حاصل کرنے کے قابل ہو پاتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف (Upward Mobility) ہونے کی وجہ سے لوگوں میں سماجی ترقی ہوتی ہے، سماج کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ اور تعلیمی نظام میں اصلاح وسدھار کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں۔

(Social Mobility) کو فروغ دینے کیلئے تعلیمی نظام میں مندرجہ ذیل عناصر کو خیال میں رکھنا اور ان پر عملدرآمد کرنا بہت ضروری ہے۔

(۱) کرپشن اور بگاڑ کا خاتمہ (Abolition of Corruption):

سوسائٹی سماج کے اسکول اور تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے انتخاب، ملازمت اور مختلف مشاغل وامور میں ہر شعبہ کو اقربا پروری، جانبداری، رشوت خوری اور دوسرے کرپشن اور فساد سے آزاد ہونا ضروری ہے۔

(۲) تعلیمی معیار میں ترقی اور نکھار (Development in the standard of education):

اسکول اور سوسائٹی کو چاہئے کہ وہ انتظامیہ اور تعلیمی نظام میں سختی کرے اور سدھار لائے تاکہ ہر معلم واستاد اور طلبہ وطالبات بہتر سے بہتر علم وفن اور ہنر سے آراستہ ہوں اور (Social Mobility) میں اہم رول نبھائیں۔

(۳) معاون پسندیدہ رجحانات ونظریے (Favourable Attitudes):

مختلف ذات، زبان، دھرم، ثقافت، اور طبقہ کے لوگوں کے سلسلے میں پسندیدہ رجحانات ونظریے کو فروغ دینے میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہئے۔

(۴) اعلیٰ سطح کی آرزو وتمنا (High level of love affection):

اعلیٰ سطح کی آرزو وتمنا رکھنے اور بلند مقام حاصل کرنے میں ہر شخص اور انسان ایک دوسرے کی مدد کرے، حوصلہ افزائی کرے اور اسے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرے۔

(۵) رہنمائی اور مشاورت (Guidance & Counselling):

رہنمائی اور صلاح مشورہ کے مختلف مناسب خدمات کے ذریعہ سماج اور معاشرہ، عظمت وبلندی کے اعلیٰ مقام تک

پہونچ سکتا ہے اور (Social Mobility) کو فروغ دینے میں ایک نمایاں رول ادا کر سکتا ہے۔

3.4 سماجی تبدیلی کے لیے معاون کے طور پر تعلیم

(Education as a facililator for social change)

تعلیم ایک سماجی عمل ہے اس کا سماج کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے اس لیے سماجی تبدیلی میں تعلیم کا اہم رول ہے سماج کی ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل تعلیم کے ذریعہ ہی پوری کی جاسکتی ہے تعلیم کے ذریعہ ہی معاشرے کے ارکان کے طرز عمل اور خیالات میں تبدیلی ہوتی ہے مندرجہ ذیل باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تعلیم کس طرح سے سماجی تبدیلی کے عمل میں سہولت فراہم کرتا ہے۔

1) ہر معاشرے کے کچھ مستقل اقدار ہوتے ہیں جو سماج کو استحکام فراہم کرتے ہیں۔ جب کبھی ان اقدار میں معاشرے کے ارکان (Member) کا اعتماد اٹھنے لگتا ہے تو تعلیم ہی ان اقدار کی حفاظت کرتی ہے۔ اس طرح تعلیم ہی سماج میں آفاقی اقدار (Eternal values) کا تحفظ کرتی ہے۔

2) تعلیم میں ترقی کی وجہ سے ہی سماج میں تمام نئی ایجادات ہوتی ہیں جو سماجی تبدیلی کی بنیاد ہے۔

3) تبدیلیوں کو تسلیم/قبول کرنے کے لیے تعلیم ایک سماجی اور مثبت ماحول پیدا کرتی ہے اور لوگوں کو ان تبدیلیوں کو قبول کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار کرتی ہے۔

4) تعلیم کے ذریعے ہی سماج میں برائیوں مثلاً ذات پات کے رسم رواج، جہیز کا رسم، ستی ہونے کی رسم وغیرہ کو دور کیا گیا اور نئی نئی تحریک شروع کی گئی تعلیم کے ذریعہ ہی لوگوں میں بیداری لائی گئی۔

5) تعلیم ہی کی بنیاد پر سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کی تعین کیا جاتا ہے اور اس کی خوبیوں اور خامیوں کی بنیاد پر انہیں تسلیم /قبول و دور کیا جاتا ہے۔

6) سماج میں تبدیلیاں لانے کے لیے بہتر رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تعلیم لوگوں میں رہنمائی کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ ٹیگور، مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو وغیرہ عظیم ہستیوں نے سیاسی، سماجی اور مذہبی برائیوں کو دور کیا اور رہنمائی کی۔

7) سائنس کی تعلیم نے ہندوستانی سماج میں توہم پرستی اور روایتی سوچ کو دور کیا اور جدید ہندوستان کو فروغ دیا ہے۔

سماجی تبدیلی میں تعلیم کا کردار: (Role of Education in Social Change)

- تعلیم سے سماجی تبدیلی کے عمل میں تیزی لائی جاسکتی ہے۔
- تعلیم کے ذریعہ سماجی تبدیلی کا تعین قدر کرنے کی قابلیت پیدا کی جاسکتی ہے اس بنیاد پر اسے قبول کرنے یہ انکار کرنے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے میں مددگار رہے۔
- طلباء کے اندر جمہوریتی اقدار، سائنسی رجحان، قومی یکجہتی اور بین الاقوامی سمجھ پیدا کرتی ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کی پہل کرتی ہے اور اس کو صحیح سمت دیتی ہے۔
- تعلیم نے ہی سماج میں ایسے رہنما کو پیدا کیا ہے جنہوں نے شعوری سماجی تبدیلی لانے کے لیے تمام ممکن کوشش کی ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے افراد کو تیار کرتی ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کی نوعیت کا تعین کرتی ہے جس بارے میں لایا جانا چاہیے۔
- تعلیم علم کے مختلف علاقوں میں اضافہ کرتی ہے۔
- تعلیم نئی تبدیلیوں کی ماں ہے۔
- نئی نسل کے کردار کو قابو کرنے اور انھیں صحیح رہنمائی دینے میں مددگار رہے۔
- اسکول شہریت کی تربیت دینے کے لیے ایک ورکشاپ کے طور پر کام کرتا ہے۔
- تعلیم نئی نسل کی سوچ و برتاؤ کو جدید بناتی ہے
- تعلیم سماجی برائیوں کے خلاف بیداری لاتی ہے۔
- تعلیم کے ذریعہ ہی تو ہم میں مساوات، سماجی بیداری اور قومی ترقی کی جاسکتی ہے۔

سماجی تبدیلی کے عمل میں اساتذہ کا کردار: (Role of Teacher in Social change)

کسی بھی تعلیمی نظام میں استاد کا ایک اہم کردار ہوتا ہے وہ سماجی تبدیلی کا نمائندہ مانا جاتا ہے اور مندرجہ ذیل باتیں اس کے رول کو واضح کرتی ہیں۔

۱) استاد کو جمہوری زندگی کے راستے کو قبول کرنے والا ہونا چاہیے اور اسے اپنے کمرہ جماعت کا ماحول متوازن رکھنا چاہیے اسے کسی بھی طالبعلم کے ساتھ تعصب نہیں برتنا چاہیے۔

۲) استاد سماجی تبدیلی کے عمل میں تیزی لاسکتا ہے

۳)	سماجی تبدیلی لانے کے لیے استاد کو کمرہ جماعت کے باہر بھی تدریس کام کرنا چاہیے۔

۴)	طلباء میں خود سے ہی نظم وضبط میں رہنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے۔

۵)	سماج کو بھی استاد سے مختلف معاملات میں رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

۶)	اساتذہ کو طلباء کو مختلف تجربات، سرگرمیوں سماجی خدمات میں حصہ لینے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔

۷)	طلباء کو آپس میں مل جل کر رہنا، صبر و تحمل، تعاون، ہمدردی کے جذبہ کو پیدا کرے کی تعلیم دی جانی چاہیے۔

۸)	طلباء میں سماجی تبدیلیوں کے لیے بیداری لانی چاہیے

۹)	اساتذہ کو سماجی تبدیلیوں کے بارے میں خود بھی آگاہ رہنا چاہیے اور طلباء کے سامنے بھی اس طرح پیش کرنا چاہیے کی وہ اسے آسانی سے قبول کرسکیں۔

۱۰)	سماج اور اساتذہ کے مشترکہ کوششوں سے بہت سی رکاوٹوں پر کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

تعلیم اور سماجی تبدیلی میں تعلق:(Relation Between Social Change & Education)

تعلیم اور سماجی تبدیلی کا گہرا تعلق ہے اور کسی بھی سماج کی ضرورتوں کو تعلیمی نظام کے ذریعہ ہی پورا کیا جاسکتا ہے تعلیم سماج کا ایک اہم ذریعہ ہے سماجی تبدیلی تعلیم کے مقاصد، نصاب و تدریس طریقوں وغیرہ کو متاثر کرتی ہے سماجی تبدیلی اور تعلیم کے بیچ تعلق کو ہم مندرجہ ذیل طریقے سے دیکھ سکتے ہے۔

تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے ایک ذریعے کے طور پر:

(Education as an instrument/ Agent of Social change)

تعلیم سماجی تبدیلی کے ایک آلہ/ ذریعہ کے طور پر ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ تعلیم کے نہ ہونے پر سماجی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے اس سے مراد یہ ہے کے سماجی تبدیلی لانے کے لیے اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے اور سماج میں بہت سے تبدیلی لائی جاتی ہے تعلیم کے ذریعہ ہی فرد کے تصورات، رویوں اور اقدار میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے ان میں ترقی کے لیے جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس نظریہ سے تعلیم سماجی تبدیلیوں کی ایک اہم ایجنسی ہے۔ ایجوکیشن کمیشن کے لفظوں میں تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک اہم ذریعہ ہے تعلیم سماجی تبدیلیوں کو صحیح سمت دیتی ہے جو سماج میں اپنے آپ ہوتی ہیں اور ساتھ ہی ان تبدیلیوں کے لیے سازگار ماحول تیار کرتی ہے جو کہ سماج اپنے آپ میں لانا چاہتا ہے۔

تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک نتیجہ:(Education as a Result of Social Change)

تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک نتیجہ ہے اس سے یہ مراد ہے کہ سماجی تبدیلی نے تعلیم کو نئی مستقبل دی ہے تعلیم کے لیے موجودہ ضرورتوں کے متعلق مقاصد کو پورا کرنے کے لیے نصاب میں تبدیلیاں پیش کی ہے تعلیم نے تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے متابقت پیدا کی ہے اور تعلیم کی انتظام کیا ہے دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم سماجی تبدیلیوں کی پیروی کرتی ہے۔ کیونکہ سماج ہی فیصلہ کرتا ہے اس کی تعلیم کی نوعیت کیسی ہوگی۔ جس طرح تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے اتنا ہی یہ بھی صحیح ہے کہ سماجی تبدیلی کی وجہہ سے تعلیمی تبدیلی بھی ہوتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم نہ صرف سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کو قبول کرتی ہے اور انہیں آگے بڑھاتی ہے بلکہ بدلے ہوئے سماج کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے۔

ماہرینِ سماجیات A.K.C. ottway کہتے ہے کہ کبھی کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ تعلیم سماجی تبدیلی کی ایک وجہ ہے اس کا الٹا زیادہ صحیح ہے تعلیم دوسری سماجی تبدیلیوں کو پیدا کرنے کے بجائے ان کا اتباع کرتی ہیں اور تعلیم بھی سماجی تبدیلیوں کے مطابق اپنے اندر تبدیلی لانے کو مجبور ہے۔

سماجی تبدیلی کے عمل میں تعلیم کی حدود

(Limitation of Education in the Process of Socia Changel)

سماج کے ذریعہ تعلیم میں تبدیلی کی جاتی ہے اس بات کو سبھی ماہرین سماجیات تسلیم کرتے ہیں جبکہ تعلیم کے ذریعہ سماج میں تبدیلی ہوتی ہے اس بارے میں سبھی ماہرین عمرانیات اتفاق نہیں رکھتے ہیں۔

ماہرینِ سماجیات نے سماجی تبدیلی کے کئی وجوہات بتائے ہیں ان میں تعلیم کو جگہ نہیں دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کی وہ تعلیم کو معاشرہ پر منحصر رہنے والی اور اس کے مطابق اپنی نوعیت میں تبدیلی لانے والا عمل مانتے ہیں۔

بیشک تعلیم سماجی تبدیلی میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ تعلیم کے سماج پر اثر کو Primary نہ مان کر Secondary مانا جاتا ہے اس بارے ottaway (اوٹاوے) کہتے ہے کہ تعلیم کو سماجی تبدیلی کی وجہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے یہ تو معاشرے پر منحصر رہنے والی چیز ہے یہ سماجی تبدیلی کی وجہ نہ ہو کر ایک ذریعہ ہے تعلیم کی اپنی حدود ہیں ہم دیکھتے ہے کہ جب سماج کے مقاصد میں تبدیلی ہوتی ہے تو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کی نوعیت میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔

3.5 سماجی جال اور سماجی ربط و اتصال اور تعلیم پر اسکے مضمرات

(Social Networking and its Implication on Social Cohesion & Education)

سماجی جال: (Social Networking)

سماجی جال کے معنی و مفہوم اور تعلیم و سماجی ربط و اتصال پر پڑنے والے اس کے اثرات کو جاننے اور سمجھنے کیلئے سب سے پہلے سماج (Society) سماجی جال (Social Networking) اور سماجی ربط و تعلق اور اتصال (Social Cohesion) کو سرسری طور پر جاننا ہوگا اور اس پر ہلکی روشنی ڈالنی ہوگی۔

بنیادی طور پر سوسائٹی سماجی تعلقات و روابط اور مختلف افراد جماعتوں، گروہوں، اداروں کے درمیان ایک تعلق اور رشتہ کو ظاہر کرتی ہے۔

سماجی جال کی تعریفات: (Definitions of Social Networking)

جیسا کہ (Maclver and page) نے کہا ہے۔

"Society is the web of social relationships and it is always chaning"

عمومی طور پر سماجی جال (Social Networking) میں جن اسباب و ذرائع کا اہم رول ہوتا ہے اور سماجی ربط و اتصال (Social Cohesion) کو فروغ دینے میں جن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے ان کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(1) گھر یا خاندان (2) اسکول و ادارہ (3) سماج و معاشرہ (4) مذہب

(5) کلب (Club) (6) ساتھی اور دوست (Friends and Colleague) (7) سماجی فلاحی مراکز

(8) ریاست و علاقہ (9) تفریح گاہ اور میوزیم (10) عوامی میڈیا (Mass Media)

تعلیم ایک تا عمر چلنے والا عمل ہے اور یہ سماج سے کافی حد تک متأثر ہوتا ہے، انسان اپنے سماج سے فطرتاً متأثر ہوتا ہے اور اس کے کردار و عمل (Behaviour) اور رجحانات و رویئے (Attitudes) میں سماجی جال اور سماج کافی تبدیلیاں لاتا ہے۔

سماجی ربط و اتصال: (Social Cohesion)

کسی بھی سماج کے ربط و تعلق اور مربوط ہونے کا مطلب ہوتا ہے اس سماج و سوسائٹی کے لوگوں کا آپس میں مشترک اقدار میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا اور آپسی تعاون و امداد کا ماحول بنانا، سماجی ربط و تعلق سے سماج میں بسنے والے لوگوں کے بیچ

خوبصورت سماجی تعلقات کا ماحول بنتا ہے چنانچہ اس کیلئے مندرجہ ذیل صفات کا ہونا ضروری ہے۔

(1) عدم تشدد اور آپسی تعاون کا ماحول۔

(2) انسانیت وجمہوریت میں اعتماد و بھروسہ۔

(3) میل وملاپ اور خود غرضی و مطلب پرستی سے اجتناب۔

(4) سماجی حساسیت اور ذمہ داری کا احساس۔

(5) سماجی، معاشی اور اخلاقی عدل وانصاف کے جذبات کا فروغ۔

(6) مذہبی تعصب، جانب داری، جماعتی عصبیت کا خاتمہ۔

(7) لوگوں میں ایکتا، بھائی چارگی کا ماحول۔

(8) لوگوں کی زندگی جینے کے سلیقہ ومعیار میں عمومی اصلاح وسدھار

سماجی ربط واتصال (Social Cohesion) دو طرح کا ہوتا ہے

(ا) ابتدائی سماجی اتصال (Primary Social Cohesion)

(۲) ثانوی سماجی ربط واتصال (Secondary Social Cohesion)

سماجی جال (Social Networking) کے تین اہم ستون جس کے اہم اثرات سماجی ربط و اتصال (Social Cohesion) اور تعلیم پر بہت ہی نمایاں طور پر ظاہر ہوتے ہیں اس کو درج ذیل سطور میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

(1) سماج ومعاشرہ (Society)

کسی بھی معاشرہ وسماج کا تعلیمی اعمال وسرگرمیوں اور سماجی روابط وتعلقات کو استوار کرنے میں ایک اہم رول ہوتا ہے، چناچہ ایک سماج سماجی تعلقات کا بڑھانے اور تعلیم کو فائدہ مند بنانے کیلئے سماج میں اچھے اسکول، لائبریری اور مختلف تعلیمی مراکز اور سماجی ادارے کا قیام کرسکتا ہے، اخلاقی، تربیتی اور عظیم الشان اقدار کو فروغ دینے کیلئے متعدد سرگرمیاں اور تحریکات چلا سکتا ہے۔ سماجی سرگرمیوں اور انسانی زندگی کے طور طریقوں میں مختلف تعلقات سے ایک مثبت بدلاؤ لا سکتا ہے۔

(2) اسکول ومدرسہ (School)

اسکول بنیادی طور پر سماجی جال اور معاشرتی ربط واتصال کا اہم ادارہ ہوتا ہے۔ زمانۂ قدیم ہی سے اسکولوں کی کافی اہمیت رہی ہے اور وہ تہذیب وتمدن کا گہوارہ رہے ہیں آج سماجی تعلقات وروابط کو بڑھانے اور اسے مضبوط کرنے اور پھیلانے

میں اسکول ایک نمایاں کردار نبھار ہا ہے یہ مختلف سماجی ثقافتی ورثے کا تحفظ کرسکتا ہے ،لوگوں اور سماج کے بیچ جمہوری اقدار ،سیکولرزم اور بین الاقوامی تفہیم اورقومی ہمدردی ورواداری کوفروغ دے سکتا ہے ۔ یہ ایک ایسا سماجی جال ہے جہاں مختلف طبقوں اورگروہوں، مختلف ثقافت لسانیات کے افراد اور بچے آتے ہیں لہذا دورِجدید میں یہ ایک متحرک سماجی جال کا کام کررہا ہے ۔

(3) ابلاغ عامہ(Mass Media)

موجودہ حالات وضروریات کے تناظر میں دیکھا جائے تو آج میڈیا سماجی جال (Social Networking) کا ایک عظیم حصہ بن چکا ہے اور یہ تعلیم اور سماجی ربط و اتصال کوفروغ دینے میں سب سے نمایاں رول ادا کررہا ہے ، پرنٹ میڈیا ، الکٹرانک میڈیا، ریڈیو، انٹرنیت ،سینما ،اخبارات ، رسالے، جرائد ومیگزین وغیرہ آج عالمی پیمانہ پرسماجی تعلقات وروابط اور لوگوں کو آپس میں جوڑنے ،عوام کے تعلقات کو بہتر بنانے ، پبلک کوایک دوسرے کے افکاروخیالات سے روشناش کرانے کا ایک بڑا پلیٹ فارم بن چکا ہے ۔خلاصہ یہ کہ سماجی روابط وتعلقات اورتعلیم کوفروغ دینے ،مختلف سماج ومعاشرہ کے درمیان میل ملاپ اوراس کے آپسی قربت میں اہم رول ادا کررہا ہے ۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سماجی جال (Social Networking) کا آج کے دورِجدید میں تعلیم اورسماجی تعلقات وروابط اورمعاشرتی میل ملاپ واتصال میں ایک اہم کردار نظر آرہا ہے اورطلبا وطالبات ،اساتذہ وماہرینِ تعلیمات کواس موضوع پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔

فرہنگ: Glossary

Sl. No.	Words	Meaning	English Pronuncition (in Urdu)
1	Capitalist	سرمایہ داری	کیپٹلسٹ
2	Westernisation	مغربیت	ویسٹرنیزیشن
3	Modernisation	جدت پسندی	ماڈرنیزیشن
4	Democracy	جمہوریت	ڈیموکریسی
5	Materialistic Attitude	مادی رویہ	مٹرلیسٹک اٹیٹوٹ
6	Literacy	خواندگی	لیٹرسی
7	Participation	شمولیت (شراکت)	پارٹسپیشن
8	National Sovereignty	ملکی خودمختاری	نیشنل سورنیسٹی

9	Parameter	ضابطے (معیار)	پیرامیٹر
10	Superstitions	توہم پرستی	سوپرسٹیشن
11	Defective Education System	ناقص تعلیمی نظام	ڈیفکٹو ایجوکیشن سسٹم
12	Joint family	مشترکہ خاندان	جوئنٹ فیملی
13	Value Crisis	اقدار کا بحران	ویلیو کرائیسس
14	Closed Society	بند سماج	کلوسڈ سوسائٹی
15	Member	ارکان	ممبر
16	Eternal values	آفاقی اقدار	اٹرنل ویلیوس
17	Primary	ابتدائی	پرائمری
18	Secondary	ثانوی	سیکنڈری
19	Social Change	سماجی تبدیلی	سوشل چینج
20	Structure	ساخت	اسٹرکچر
21	Universal	آفاقی	یونی ورسل
22	Dynamic	حرکی	ڈائینمک
23	Static	جامد	اسٹیٹک
24	Traditional	روایتی	ٹریڈیشنل
25	Convservative	قدامت پسند	کنزرویٹیو
26	Planned	منصوبی	پلانٹ
27	Non-Planned	غیر منصوبی	نان پلانڈ
28	Rate	شرح	ریٹ
29	Speed	رفتار	اسپیڈ
30	Modification	اصلاحات	ماڈیفکیشن
31	Stable	مستحکم	اسٹیبل
32	Well Integred System	ہم آہنگ نظام	ویل انٹی گریٹڈ سسٹم

33	Famine	قحط	فیمن
34	Long term	طویل مدتی	لونگ ٹرم
35	Short term	قلیل مدتی	شارٹ ٹرم
36	Factors	عوامل	فیکٹرس
37	Birth Rate	شرح پیدائش	برتھ ریٹ
38	Mortal Rate	شرح اموات	ماورٹل ریٹ
39	Migration	منتقلی	مائگریشن
40	Industralization	صنعت یانہ	انڈیسٹری لائزیشن
41	Urbanization	شہریانہ	اربنائزشین
42	Privatization	نجی کاری	پراوٹائزیشن
43	Liberalization	آزادروی	لبرائزیشن
44	Globalization	عالمگیریت	گلوبلائزیشن
45	Green Revolution	سبز انقلاب	گرین رویلوشن
46	White Revolution	سفید انقلاب	واہیٹ رویلوشن
47	Communication	مواصلات	کمیونیکشن
48	Individuality	انفرادیت	انڈویجولیٹی
49	Uneven	ناہموار	ان اوین
50	Replacement	بدلاو	رپلیسمنٹ
51	Demographic Factor	آبادیاتی عوامل	ڈیموگرافک فیکٹر
52	Political Factor	سیاسی عامل	پولیٹکل فیکٹر
53	Economic Factor	معاشی عامل	ایکنمک فیکٹر
54	Correlational Word	ارتباطی لفظ	کوریلشنل ورڈ
55	MultiDimentionalProcess	کثرالابعادعمل	ملٹی ڈائمیشنل پروسیس
56	Social Strartification	سماجی طبقہ بندی/سماجی درجہ بندی	سوشل اسٹارٹی فیکیشن

57	Social Mobality	سماجی تغیر پذیری	سوشل موبیلیٹی
58	Homogeneous	متجانس	ہوموجینس
59	Heterogeneous	مختلف العناصر	ہٹروجینس
60	Upward Mobility	نیچے سے اوپر/ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف	اپورڈ موبیلیٹی
61	Downward Mobility	اوپر سے نیچے/اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف	ڈاون وارڈ موبیلیٹی
62	Horizontal Mobility	افقی تغیر پذیری	ہوریزنٹل موبیلیٹی
63	Economic Progress	معاشی ترقی	ایکونومک پروگریس
64	Inter-Caste Marriage	بین ذات شادی	انٹر کاسٹ میرتج
65	Caste Structure	ذات پات کے ساتھ	کاسٹ اسٹرکچر
66	Land Ownership	زمین مالکان	لینڈ اونرشپ
67	Political Power	سیاسی حیثیت وطاقت	پولیٹیکل پاور
68	Social Change	سماجی تبدیلی	سوشل چینج
69	Abolition of Corruption	کرپشن اور بگاڑ کا خاتمہ	ابالیشن آف کرپشن
70	Development in the standard of education	تعلیمی معیار میں ترقی اور نکھار	ڈیویلپمنٹ ان دی اسٹینڈرڈ آف ایجوکیشن
71	Favourable Attitudes	معاون پسندیدہ رجحانات ونظریے	فیوریبل اٹیٹیوٹس
72	High Level of Love of Affeciton	اعلیٰ سطح کی آرزو وتمنا	ہائی لیول آف افکشن
73	Guidance and Councelling	رہنمائی اور مشاورت	گائڈینس اینڈ کونسلنگ
74	Social Networking	سماجی جال	سوشل نٹ ورکنگ
75	Social Cohesion	سماجی ربط واتصال	سوشل کوہیزن

76	Primary Social Cohesion	پرائمری سوشل کوہیزن	ابتدائی سماجی اتصال
77	Secondary Social Cohesion	سکنڈری سوشل کوہیزن	ثانوی سماجی ربط واتصال
78	Friends and Colleague	فرینڈس اینڈ کلیگس	ساتھی اور دوست
79	Behaviour	بیھیویر	کردار وعمل

خلاصہ: (Let Us Sum Up/Points to Remember)

- سماجی تبدیلی کا مطلب ہوتا ہے سماج کی ساخت اور اس کی کارکردگی میں تبدیلی اس طرح فطرت میں تبدیلی، سماجی اداروں، سماجی رویوں اور سماجی تعلقات میں ہونی والی تبدیلی سماجی تبدیلی میں شامل ہے۔
- سماجی تبدیلی کی چند اہم خصوصیات ہیں جیسے سماجی تبدیلی سماجی ہے، آفاقی عمل ایک ضروری اور لازمی عمل ہے، مسلسل چلنے والا عمل ہے۔سماجی تبدیلی کی شرح رفتار ہر سماج میں ایک جیسی نہیں ہوتی یہ منصوبی اور غیر منصوبی دونوں طرح سے لائی جاسکتی ہے قلیل مدتی اور طویل مدتی دونوں ہوسکتی ہے
- سماجی تبدیلی کے مختلف عوامل ہے جیسے قدرتی عوامل، آبادیاتی عوامل، سیاسی عوامل، معاشی عوامل، ٹیکنالوجیکل عوامل، میڈیا، تعلیم وغیرہ
- جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جو کسی سماج میں مثبت تبدیلی لاتا ہے جدت پسندی سے مراد چیزوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ، عقائد، اقدار، رویہ اور پوری طرز زندگی میں ہونے والی تبدیلی ہے۔
- جدت پسندی کے بھی کچھ اہم خصوصیات ہیں جیسے یہ ایک عالمی عمل ہے۔جدت پسندی ایک طویل مدتی پیچیدہ عمل ہے، ترقی انقلابی اور ترقی یافتہ عمل ہے، اس میں افراد کو سائنس ٹیکنالوجی کے علاقے میں ہونے والی تبدیلیوں کو اپنانے کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- جدت پسندی منطق ہے اور ہمیشہ کسی بھی واقعہ کی سائنس تشریح کی مانگ کرتی ہے۔
- جدت پسندی سماج میں آزادی جمہوریت مساوات، عالمگیریت، نجی کاری وغیرہ کے نشونما کرتی ہے۔

- جدت پسندی کے عمل میں تمام مسائل ہے جیسے ناقص تعلیمی نظام، آبادی میں اضافہ، غربت، علاقائیت، نسل، ذات پات، نہ خواندگی وغیرہ۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کا اہم ذریعہ۔ تعلیم سماجی تبدیلیوں صحیح سمت دیتی ہے۔ ساتھ ہی ان تبدیلیوں کے لیے سازگار ماحول تیار کرتی ہے جو کہ سماج اپنے میں لاتا ہے۔
- سماجی تبدیلی کی ایک وجہہ ہے اس کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی سماجی تبدیلیوں کے مطابق اپنے اندر بدلاؤ لانے کو مجبور ہے۔
- ottaway (اوٹاوے) کہتے ہے کہ تعلیم کو سماجی تبدیلی کی وجہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے یہ تو معاشرے پر منحصر رہنے والی چیز ہے یہ سماجی تبدیلی کی وجہ نہ ہو کر ایک ذریعہ ہے تعلیم کی اپنی حدود ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جب سماج کے مقاصد میں تبدیلی ہوتی ہے تو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کی نوعیت میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔
- سماجی طبقہ بندی کا آغاز Confilict Theory اور Functionalist Theory کی نظریے کی وجہ سے ہوا ہے۔
- مسلسل عمل سماجی طبقہ بندی کے عوامل دو نوعیت کے ہوتے ہیں۔ (۱) مستقل یا موروثی (۲) مہارتیں اور دنیاوی امور
- سماجی طبقہ بندی تعلیم کے تعلق یا سماجی طبقہ بندی میں تعلیم کے اثرات اور اس کے کردار و عمل کو درج ذیل تین اہم نکات کے ذریعہ بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

(۱) ذات پات اور تعلیم (۲) غریب طبقات اور تعلیم (۳) تعلیم نسواں اور طبقہ بندی

- عمرانیات میں سوشل موبیلیٹی سے مراد سماجی پوزیشن اور معاشرتی مقام و حیثیت اور معیار میں تغیر و تبدیلی اور حرکت پذیری ہوتا ہے۔
- سماجی پذیری تین نوعیت اور سمتوں میں ہوتی ہے۔

(۱) Upward mobility (۲) Downward mobility (۳) Horizental mobility

- کسی بھی سماج میں Social mobility کے لیے مختلف عناصر اور عوامل ذمہ دار ہوتے ہیں جن میں سے اہم عوامل ذمہ دار ہوتے ہیں۔

(۱) معاشی ترقی (۲) بین ذات شادی (۳) ذات پات کی ساخت (۴) زمین مالکان (۵) سیاسی حیثیت و طاقت (۶) سماجی تبدیلی

- Social mobility کوفروغ دینے کے لیے تعلیمی نظام میں مندرجہ ذیل عناصر کو خیال میں رکھنا اوران پر عمل درآمد کرنا بہت ضروری ہے۔
(۱) کرپشن اور بگاڑ کا خاتمہ (۲) تعلیمی معیار میں ترقی اور نکھار (۳) معاون پسندیدہ رجحانات ونظریے
(۴) اعلیٰ سطح کی آرزو وتمنا (۵) رہنمائی ومشاورت
- سماجی جال میں جن اسباب وذرائع کا اہم رول ہوتا ہے۔ اور سماجی ربط واتصال کو فروغ دینے جن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے ان کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔
(۱) گھریا خاندان (۲) اسکول وادارہ (۳) سماج ومعاشرہ (۴) مذہب (۵) کلب (۶) ساتھی اور دوست
(۷) سماجی فلاحی مراکز (۸) ریاست وعلاقہ (۹) تفریح گاہ اور میوزیم (۱۰) عوامی میڈیا۔
- سماجی روط واتصال دوطرح کا ہوتا ہے۔
(۱) ابتدائی سماجی اتصال (۲) ثانوی سماجی ربط واتصال

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں: (Unit End Activities)

طویل سوالات:

۱) سماجی تبدیلی سے کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی اہم خصوصیات بتاتے ہوئے اس لیے ذمہ دار مختلف عوامل کی تشریح کیجیے۔
۲) جدت پسندی کی اہم خصوصیات بتایئے۔ اس کے راستہ میں آنے والی روکاوٹیں بتاتے ہوئے تعلیم کے جدت پسندی میں کردار کو واضح کیجیے۔
۳) سماجی تبدیلی اور تعلیم میں آپس میں کیا تعلق ہے اور اس عمل میں تعلیم کا کیا کردار ہے واضح کیجیے۔
۴) سماجی طبقہ بندی یا سماجی درجہ بندی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی اہم خصوصیات کو بیان کریں۔
۵) سماجی تغیر پزیدی سے کیا مراد ہے اور یہ کن نوعیت اور سمتوں (Directions) میں ہوتی ہیں؟ وضاحت کریں۔
۶) سماجی جال/سماجی ربط واتصال سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

مختصر سوالات:

۱) تعلیم، سماجی تبدیلی کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر کس طرح کام کرتا ہے۔
۲) سماجی تبدیلی کے عمل میں تعلیم کے حدود کو بتایئے۔
۳) 'تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک نتیجہ ہے۔' اس کی وضاحت کریں۔

۴) سماجی تبدیلی کے عمل میں معلم کے رول کو واضح کیجیے۔

۵) جدت پسندی اور تعلیم میں کیا تعلق ہے مختصراً بیان کیجیے۔

۶) سماجی طبقہ بندی یا سماجی درجہ بندی سے کیا مراد ہے؟

۷) سماجی تغیر پذیری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۸) سماجی جال سے کیا مراد ہے؟

۹) سماجی ربط واتصال سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۱۰) سماجی تبدیلی کی کوئی ایک تعریف لکھیے۔

۱۱) سماجی تبدیلی کی کوئی دو خصوصیات لکھیے۔

۱۲) جدت پسندی سے کیا مراد ہے۔

۱۳) سماجی تبدیلی کے ذمہ دار کوئی دو عوامل بتائیے؟

۱۴) جدت پسندی میں مددگار کسی دو عوامل کو لکھیے؟

۱۵) سماجی طبقہ بندی کا آغاز کس نظریہ کی وجہ سے ہوا ہے؟

۱۶) Max Webev نے سماجی طبقہ بندی کتنی بنیادوں پر کی ہے؟

۱۷) سماجی طبقہ بندی کے کسی دو خصوصیات کو بیان کریں۔

18) سماجی طبقہ بندی اور تعلیم کے تعلق یا سماجی طبقہ بندی میں تعلیم کے اثرات اور اس کے کردار عمل کو کن نکات کے ذریعہ با آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

۱۹) سماجی تغیر پذیری (سوشل موبیلیٹی) کتنے نوعیت اور سمتوں میں ہوتی ہے؟

۲۰) سماجی ربط واتصال کو فروغ دینے والے کسی دو وسائل کے بارے میں لکھئے۔

۲۱) سماجی ربط وارتصال (سوشل کوہیزن) کے لیے کس صفات کا ہونا ضروری ہے؟

معروضی سوالات:

۱) ان میں سے سماجی تبدیلی کے ذمہ دار عوامل ہے ۔

۱) تعلیم ۲) میڈیا ۳) معلوماتی اور مواصلات ٹیکنالوجی ۴) سب ہی

۲) سماجی تبدیلی نہیں ہے۔
۱) مسلسل چلنے والا عمل ۲) افاقی عمل ۳) مختلف رفتار سے چلنے والا عمل ۴) غیر سماجی عمل

۳) ''سماجی تبدیلی، سماجی رویہ میں اور سماجی ساخت میں کچھ تبدیلی ہے'' کس نے کہا۔
۱) Spencer ۲) Jones ۳) B.Kuppuswamy ۴) Kingsley Davis

۴) جدت پسندی کے راستے میں روکاوٹ نہیں ہے۔
۱) علاقائیت ۲) غربت ۳) نہ خواندگی ۴) معلوماتی وموصلاتی ٹیکنالوجی

۵) جدت پسندی میں مددگار عوامل ہے۔
۱) نئے بدلاو کا خوف ۲) بند سماج ۳) آبادی میں اضافہ ۴) ان میں سے کوئی نہیں

۶) ''سماجی تہبندی اور طبقہ بندی سماج کے اعلیٰ اور ادنیٰ تر اکائیوں کی افقی تقسیم ہے۔'' کس نے کہا ہے؟
۱) R W Murry ۲) Lundberg ۳) Melvin N. Tumin ۴) Spencer

۷) سماجی ربط واتصال کتنے طرح کے ہوتے ہیں؟
۱) چار ۲) دو ۳) تین ۴) پانچ

۸) سماجی ربط واتصال کو فروغ دینے میں جن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے۔
۱) گھریا خاندان ۲) اسکول اور ادارہ ۳) سماج ومعاشرہ ۴) ان میں سے سبھی

جوابات:

۱۔ سب ہی ۲۔ غیر سماجی عمل ۳۔ B.Kuppuswamy ۴۔ معلوماتی وموصلاتی ٹیکنالوجی
۵۔ ان میں سے کوئی نہیں ۶۔ R W Murry ۷۔ دو ۸۔ ان میں سے سبھی

(Suggested Books) سفارش کردہ کتابیں:

Dash, B.N. & Ghanta R. (2006), 'Foundations of Education',Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

Jamal, Sajid & Raheem, Abdul (2012), 'Ubharte Huwe Hindustani samaj me taleem', New Delhi: Shipra Publication.

Khaleel, Ibrahim Mohammed (2012), 'Foundation of Education', Hyderabad: Deccan Traders Educational Publishers.

Pathak, R.P (2012), 'Philosophical and Sociological Foundation of Education', New Delhi: Kanisha Publishers & Distributors.

Siddiqui, M.H. (2014), 'Philosophical and Sociological Foundations of Education', New Delhi: APH Publishing Corporation.

Singh, Y.K. (2013), 'Sociological Foundation of Education', New Delhi: APH

Publishing Corporation.

Sharma, S.P. (2011), 'Basic Principles of Education', New Delhi: Kanishka

Publishers & Distributors.

Sharma,Y.K.(2012), 'Foundations in Sociology of Education', New Delhi: Kanishka Publishers & Distributors.

Thamarasseri, Ismail (2008), 'Education in the Emerging Indian Society', New Dehli: APH Publishing Corporation.

Sociological Foundation of Education by Mukul Kumar Sharma

Education in Emerging Indian Society by Dr. D. S. Dahia

Shiksha ke Darsinik Samaj Sastr Sindanth by N. Sarup Seksena

اکائی 4: جمہوریت اور تعلیم

(Democracy and Education)

Introduction		تعارف
Objectives		مقاصد
Concept & Principles of Democracy	4.1	جمہوریت کا تصور اور اصول
Equality and Equity in Education	4.2	تعلیم میں مساوات و معدلت
Preamble of the constition in relation to Education	4.3	آئین کا دیباچہ تعلیم کے حوالے سے
Role of Education in strengthening Democracy and Democratic Citizenship - Teacher as a Democrat	4.4	جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کا رول۔ معلم بحیثیت ایک جمہورنواز
Concept of Socialism and Secularism: The role of Education in promoting them	4.5	سوشلزم/اشتمالیت اور سیکولرزم/غیر مذہبیت کا تصور، ان کے فروغ میں تعلیم کا رول
Glossory		فرہنگ
(Let Us Sum Up/Points to Remember)		خلاصہ
(Unit End Activities)		اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں
Suggested Books		سفارش کردہ کتابیں

تعارف:Introduction

جدید دور جمہوریت کا دور کہلاتا ہے۔ یہ ایک طرز زندگی ہے جو سماج کے ہر فرد کو آزادانہ طور پر محسوس کرنے، سوچنے اور فیصلہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ایک جمہوری ماحول ہر شہری کو سارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل و معاملات پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ جمہوریت کا تعلق مساوات، انصاف، ہمدردی، رواداری، حریت، احترامِ آدمیت اور بقائے باہم جیسے اصولوں اور اقدار سے ہوتا ہے۔ جمہوریت علاقائی تعصب، مذہبی منافرت، فرقہ پرستی، لسانی عصبیت اور طبقاتی یا گروہی بالا دستی کی نفی کرتا ہے۔ جمہوریت ایک خوشگوار اور شفاف ماحول کے قیام میں مدد دیتا ہے تا کہ افراد کی موافق اور مطلوب ذہن سازی ممکن بن سکے۔ جمہوری ماحول میں ایک شہری استحصال، ناانصافی، امتیاز یا تفاوت سے محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ حصول حقوق اور فرائض کی ادائیگی میں خود کو مطمئن سمجھتا ہے تا کہ احساس تحفظ کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی طرح معمول کی زندگی گزار سکے۔ ہندوستان نے اپنے سیاسی نظام کے لئے جمہوریت کا انتخاب کیا ہے۔ جس کا مقصد آئین سازوں کے سامنے یہ تھا کہ عوام کی خواہشات کے موافق حکومت چلائی جائے۔ عوامی رائے کا احترام کیا جائے، اختیارات کو غیر مرکوز (Decentralise) کر کے انتظامیہ کو ہر سطح پر جواب دہ بنایا جائے۔

اس اکائی میں خاص بات جس پر ہمارے معلمین اور متعلمین کو یکساں طور پر اپنے فکر و عمل کے ذریعے سے غور کرنا ہوگا کہ دور حاضر کے تناظر میں وہ عمومی مسائل و مشکلات جن سے ہمارا معاشرہ گزر رہا ہے اس میں جمہوریت، مساوات، معدلت اور ہندوستان جیسے تکثیری Pluralistic سماج میں سیکولرازم اور سیکولر طرز زندگی کو کیسے تقویت اور فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں تعلیم اور تعلیمی عمل کے ابعاد Dimensions کا تعلیمی پالیسی سازوں، سماج کے نظریہ ساز افراد، اہل علم وفن نیز معلمین و متعلمین کو غیر مبہم انداز میں جائزہ لینا ہوگا، تا کہ تعلیم ایک خوشگوار اور پسندیدہ تبدیلی کا باعث بن جائے اور معلم واقعی ایک Social Engineer سماجی تعمیر ساز کے روپ میں ایک مثالی کردار ادا کرنے کے اہل ہو سکے۔

مقاصد:Objectives

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ۔

۱۔ جمہوریت کا تصور اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں،

۲۔ تعلیم میں مساوات اور معدلت کے تصورات کو واضح کر سکیں۔

۳۔ دستور کے حوالے سے تعلیم کی مختلف تجاویز بیان کر سکیں۔

۴۔ جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کے کردار پر روشنی ڈال سکیں۔

۵۔ سوشلزم اور سیکولرزم کے تصورات کو واضح کرتے ہوئے ان کے فروغ میں تعلیم کا کردار بیان کر سکیں۔

4.1 جمہوریت کا تصور اور اصول : (Concept & Principles of Democracy)

جمہوریت کا تصور:(Concept of Democracy)

لفظ جمہوریت دو یونانی الفاظ Demos and Kratia کا مجموعہ ہے، جس کا مطلب بالترتیب طاقت اور عوام کی حکمرانی ہے۔ اس طرح لغوی اعتبار سے جمہوریت (Democracy) کا مفہوم ہے عوام کی اجتماعی طاقت۔ بعض ماہرین نے جمہوریت کی تین طرح کی تشریحات پیش کیں ہیں:

الف: جمہوریت بحیثیت ایک طرز حکومت — Democracy as a form of government

ب: جمہوریت بحیثیت ایک سماجی تنظیم — Democracy as a social organization

ج: جمہوریت بحیثیت ایک طریقہ زندگی — Democracy as a way of life

(الف): جمہوریت ایک طرز حکومت کا نام ہے جس کے بارے میں ابراہیم لنکن کا قول بار بار دہرایا جاتا ہے کہ جمہوریت نام ہے ایک طریقہ حکومت کا جو لوگوں کے ذریعہ سے ہے، لوگوں کے لئے ہے اور لوگوں کی ہے۔ جمہوریت میں حکومت کے قیام میں ہر بالغ مرد اور عورت حصہ لیتا ہے اور سرکار سارے عوامی مسائل و معاملات کا ازالہ کرتی ہے اور اُن کے روشن مستقبل کا تعین پرامن طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ جمہوریت کے حوالے سے یہ بات ذہن میں بھی رہنی چاہئے کہ یہ ایک ایسا سیاسی نظریہ ہے جو براہ راست ایک حکومتی نظام کی تشکیل کرتا ہے۔ جس کی ذمہ داری عوام کے منتخب نمائندوں کے کندھوں پر ہوتی ہے۔

(ب): جمہوریت ایک سماجی تنظیم کا نام ہے۔ جس میں انسانوں کے درمیان سماج میں مساوات، تفریق اور امتیاز کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ ترقی کے یکساں مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ جمہوریت میں طبقاتی، نسلی یا گروہی بالادستی Domination یا زیردستی/ ماتحتی Subordination پر یقین نہیں رکھا جاتا۔ جمہوری نظام میں ہر اک فرد کے لیے ترقی اور نشو ونما کی پوری آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ایک فرد خود کو خود مختار سمجھتا ہے۔ جمہوریت، تصور آمریت یا مطلق العنانیت Totalitrian کی ضد ہے۔ جس کا مطلب امورات ریاست میں ریاستی خواہش پر افراد کی خواہشات کو فوقیت اور ترجیح دینے سے ہے۔

(ج): جمہوریت نام ہے ایک طریقہ زندگی کا جس میں ریاست کا ایک شہری زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا مطلوبہ رول ادا کرسکتا ہے۔ جمہوری ماحول میں ایک فرد اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کا مقدور بھر استعمال کرتے ہوئے اپنی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ اسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جمہوریت محض ایک سیاسی نظریہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک اجتماعی فلاحی زندگی کا نام ہے۔ اس طرح یہ بات کہنے یا تسلیم کرنے میں کوئی اعراض نہیں ہوسکتا کہ جمہوریت ایک سماجی انتظام و انصرام کا نام ہے جس میں ریاست کے سیاسی، معاشی اور سماجی امورات میں لوگوں کے درمیان اتحاد اور یکجہتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح جمہوریت اپنے مفہوم اور افعال کی روشنی میں باضابطہ ایک جامعہ سماجی فلسفہ ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر رادھا کرشنن کا کہنا ہے:

> جمہوریت ایک طرز زندگی ہے جو نہ صرف ایک سیاسی انتظام کا نام ہے۔ یہ آزادی، مساوات سے عبارت ہے، جس میں مذہب، نسل، جنس، پیشہ یا معاشی رتبے سے پرے سارے شہریوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

جمہوریت کے اصول: (Principles of Democracy)

مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں ''حق'' Truth اور ''عدم تشدد'' Non-violence جیسے نظریات کی اساس پر ہندوستان نے جدید تقاضوں کی روشنی میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ چند ایسے اقدار کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر سیاسی، معاشی اور سماجی افعال کی بجا آوری میں اُنہیں اختیار کرنے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی بھی بات کی گئی۔ ہندوستان کی فلسفیانہ روایات اور متذکرہ اقدار کے آئینے میں آزادی کے بعد ایک نئے آئین کی تدوین عمل میں آئی۔ آئین کے اندر جن اقدار و نظریات کو کلیدی مقام دیا گیا ہے، وہ ہیں جمہویت Democracy سوشلزم/ اشتمالیت Socialism اور سیکولرازم/ غیر مذہبیت Secularism اور ان ہی اقدار و نظریات کے پس منظر میں درج ذیل جمہوری اصولوں جیسے حریت Liberty، مساوات Equality رواداری Tolerance، انصاف Justice، بھائی چارگی Fraternity کو وضع کیا گیا۔ جمہوریت کے ان اصولوں Principles کی وضاحت ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

حریت (Liberty):

عہد یونان سے لے کر اب تک تاریخ کے ہر دور میں مفکرین اور دانشوروں نے حریت اور آزادی کے حوالے سے مختلف افکار اور آرا پیش کیں ہیں، حضرت عمر فاروق نے بحیثیت سربراہ حکومت، ایک گورنر کے نام اپنے مکتوب میں یہ کہتے ہوئے تنبیہ

کی کہ ''ماؤں نے بچوں کو آزاد جنم دیا ہے آپ نے کب سے اُنھیں غلام بنا کے رکھا ہے''۔فرانس کے ممتاز مفکر اور ماہر تعلیمات روسو نے آواز بلند کی تھی کہ '' آدمی آزاد پیدا ہوتا ہے، لیکن وہ ہر حیثیت میں قید ہے'' Man is born free but everywhere he is in chains''۔

مغربی مفکر Aldour Huxley کے مطابق ''اگر آپ کا مقصد حریت اور جمہوریت ہے تب عوام کو وہ طریقے اور آداب سکھانے پڑیں گے تا کہ وہ جان لیں کہ ایک آزاد سوچ اور خود حکمرانی کیا چیز ہوتی ہے''۔تحریک آزادی کے دوران عدالت کے سامنے بال گنگا دھر تلک نے کہا تھا '' آزادی میرا پیدائشی حق ہے''۔آزادی اور حریت انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ آزادیِ فکر پر قدغن کے نتیجے میں سماج کے اندر تناؤ، ٹکراؤ، منافرت کا ماحول پیدا ہو جا تا ہے، نتیجے میں امن متاثر ہوتا ہے، ترقی اور خوشحالی اور انصاف کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔اس لیے جدید دور میں وہ سماج تنازعات اور تناؤ کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں جو اپنے لیے جمہوریت کو بطور ایک سیاسی اور سماجی نظام کے طور پر قبول کر لیتے ہیں۔ایک جمہوری فضا میں فرد، گروہ اور ادارے آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔مسائل و معاملات میں صحت مند تنقید کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ملک وملت کے لیے خوشگوار، بقائے باہم اور امداد و تعاون کی راہیں اُستوار ہو جاتی ہیں۔استحصال اور امتیاز کے امکانات کم ہو جاتے ہیں، جب احترام آدمیت، انسانیت Humanism کی بات کی جاتی ہے تو یقیناً ایک انسان کو اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہئے۔لیکن یہاں حریت فکر کے لئے ایک نظم وضبط Self-discipline کی بھی ضرورت ہے۔حریت فکر یا آزادی اظہار کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مذہب، زبان، رنگ ونسل یا علاقہ کی بنیاد پر کسی فرد یا گروہ کی دل آزاری کی جائے۔ظاہر ہے ایسا قول وفعل اور طرز فکر حریت اور آزادی کے تصور کے بالکل برعکس ہے۔جس کی اجازت ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔آزادی اظہار کے دوران اخلاقیات کو ملحوظ خاطر رکھنا بے حد ضروری ہے۔

مساوات(Equality):

مساوات کا سادہ اور واضح مطلب یہ ہے کہ قانون کی نگاہ میں سارے شہری یکساں حثیت رکھتے ہیں اور انسانوں کے درمیان کسی طرح کا تفاوت یا امتیاز مساوات کی ضد ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانوں کے اندر اُن کی صلاحیتوں، قابلیتوں نیز اُن کی ذہانت وفطانت میں ضرور فرق پایا جاتا ہے۔اس تناظر میں یہ ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایک فرد کو سارے مواقعہ اور سہولیات فراہم کرے تا کہ وہ کسی خوف، تفریق یا استحصال کا شکار ہوئے بغیر اپنی مخفی صلاحیتوں اور قوتوں کا بھرپور اظہار کرے۔مساوات کے اس عمل میں نہ صرف ایک فرد کی شخصیت سازی ممکن ہو پاتی ہے بلکہ سماج کی تعمیر وترقی میں وہ ایک سرگرم حصہ دار بن جاتا ہے۔مساوات کی اس بے روک ٹوک عمل آوری سے معاشرے کے اندر جدت وتخلیقیت کا ماحول پیدا ہو جاتا

ہے جس کے ذریعہ سے بہرصورت زندگی کے ہر شعبے میں پیداواریت کا عمل Process of Productivity تیز ہوجاتی ہے۔اور بالآخر قومی آمدنی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔اگر ملک کے تعلیمی نظام میں مساوات کو تقویت ملتی ہے تو ایک ترقی یافتہ اور خوشحال سماج کے ظہور آنے میں دیر نہیں لگ پائے گی۔

رواداری (Tolerance):

رواداری کو جمہوریت کا ایک خوشنما روپ قرار دیا گیا ہے۔جمہوری سماج کے قیام اور بقا میں اصولِ رواداری کا ایک اہم رول ہے۔اس کی تفہیم کے بغیر افراد کے مابین باہم احترام واعتبار کی فضا قائم نہیں کی جاسکتی۔سماج کے اندر مختلف عقاید،مشرب اور افکار کے لوگ رہتے ہیں۔ان کے درمیان تعاون وموافقت پیدا کرنا بجائے خود کوئی آسان کام نہیں۔یہ دراصل اصولِ رواداری ہی ہے جو انسانوں کے درمیان قوت برداشت کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔جس کے نتیجے میں بن بن اور متفرق خیالات ونظریات رکھنے کے باوجود سماج میں ایک دوسرے کے لئے خیر سگالی،ہمدردی،تعاون واعانت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ اس سلسلے میں جذبہ رواداری،برداشت اور خیر سگالی Good will کی تفہیم وترویج میں تعلیم کا رول نہایت ہی اہم بن جاتا ہے ۔عدم رواداری چاہیئے اس کی وجہ مذہب،زبان،رنگ یا نسل ہو ترقی کے مواقع کو ممکن نہیں بنایا جاسکتا۔اس لئے بقول ''مولانا آزاد نصاب تعلیم میں سائنسی علوم اور سماجی علوم کے باہمی اور لازمی ربط وتعلق سے سماج کے اندر معروضی زاویہ نگاہ پیدا کیا جاسکتا ہے جو رواداری صبر وبرداشت اور جذبہ ہمدردی کو بڑھاوادے سکتا ہے''۔آج کی سیاسی،سماجی اور معاشی کش مکش کے ماحول میں بچوں کی صبح کی اسکولی مجلس Morning Assembly کی یہ دعا ہر اعتبار سے ہر چھوٹے بڑے کے لیے یکساں طور اہمیت رکھتا ہے۔

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفو ں سے محبت کرنا

انصاف (Justice):

ایک ترقی یافتہ اور بااخلاق سماج کی تعریف یہ ہے کہ اس میں انصاف کا بول بالا ہو۔کسی کا قول ہے ''جہاں انصاف نہیں وہاں امن نہیں''انصاف کے حصول واطلاق میں اگر دیر بھی ہوجاتی تو اُس کو ناانصافی سے تعبیر کیا گیا ہے۔اسی لئے کہا گیا ہے Justice delayed is justice denied ناانصافی ایک فرد کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی نفی کرنے کے برابر ہے۔ حقوق کی ادائیگی دراصل انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔آج کل کی دنیا کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کا سنگین مسئلہ درپیش ہے۔یعنی قانون کے اطلاق وعمل میں بھید بھاؤ برتا جارہا ہے۔

کیا وجہ ہے عالمی، قومی اور مقامی سطح پر انسانی حقوق کمیشن بنائے گئے ہیں۔ یہ بذات خود ایک سماجی المیے سے کم نہیں ہے۔ آئین ہند میں انصاف (Justice) کو خاصی اہمیت دی گئی ہے۔ انصاف بحیثیت ایک جمہوری اصول ہونے کے ناطے تعلیم کے ذریعے اس کی تفہیم، ترویج و ترسیل وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

بھائی چارہ (Fraternity):

ایک بلیغ اور سبق آموز قول ہے ''انسان، انسان کا آئینہ ہوتا ہے''۔ یہ خیال دراصل سماج میں برادری اور اخوت کے قیام کے عروج کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ اس لیے آپس میں مروت و مودت کے بجائے اگر نفرت اور تعصب کو اپنے فکر و عمل کے ذریعے سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تو سماجی تانے بانے کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ سماج میں بھائی چارہ نہ ہونا ملک و قوم کی بدنامی اور رسوائی کا باعث بن جاتا ہے۔ آئین سازوں نے تدوین آئین کے وقت ہی ہے بھائی چارہ کو ایک بیش قیمت جمہوری اصول کے طور پر قبول کرتے ہوئے ایک خوشحال پر امن اور تشدد سے پاک سماج کی وکالت کی تھی۔ ساری مخلوق انسان کے روپ میں ایک ہی جسم و جان رکھتے ہیں تو بھائی چارگی کے اختیار اور پھر اس کی ترویج و اشاعت ہر ایک کی انفرادی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اگر تعلیمی ادارے حقیقی معنوں میں سماج سے جڑ جاتے ہیں تو استاد، طلبا اور والدین کے درمیان فکر و خیال کی ہم آہنگی سے ضرور بھائی چارہ Fraternity کا ایک مثالی ماحول وجود میں آجائے گا۔ دراصل بھائی چارے سے ہی اتفاق اور اتحاد قائم ہو جاتا ہے۔ باہمی اتحاد و اتفاق سے امن و سکون کی بیش قیمت نعمت سے معاشرہ سرفراز ہو جاتا ہے۔ پس تعلیم کی نصابی اور خاص کر معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعے سے بھائی چارگی کو فروغ اور تقویت دی جا سکتی ہے۔ قومی یکجہتی اور جذباتی ہم آہنگی کے عملی مناظر دیکھنے کو ملے گیں۔

4.2 تعلیم میں مساوات و معدلت: (Equality and Equity in Education)

مساوات و معدلت کا مفہوم: (Meaning of Equality and Equity)

مساوات (Equality) کا مطلب ہے برابری، امتیاز اور تفاوت سے پاک فکر و عمل۔ مساوات کا مقصد یکساں حقوق کی ادائیگی اور اُن کا احترام، حقوق انسانی کی پامالی سے گریز۔ معدلت (Equity) کا مفہوم ہے کہ انصاف پر مبنی انسانی سلوک، ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مطابق ترقی کرنے اور احساس تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لیے ماحول کی فراہمی سے ہے۔ بعض لوگ معدلت (Equity) سے یہ مُراد بھی لیتے ہیں کہ سماج کے محروم طبقات اور پس ماندہ علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو بعض سہولیات کی فراہمی سے تاکہ ان کی معیار زندگی میں بدلاؤ آجائے۔

تفہیم وتفکر کی روشنی میں دوبارہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تصور مساوات ومعدلت یہ ہے کہ ریاست کا ہر شہری بلا کسی تفریق کے برابری کی بنیاد پر ملک کی تعمیر وترقی اوراس کی پیداواریت میں مساویانہ حصہ داری رکھتا ہو۔اس حصہ داری میں اگر اُس کے خلاف کوئی بھی قدم یا کوشش کی جاتی ہے تو انصاف کا راستہ اُس کے لیے ہموار ہونا چاہئے ۔اس طرح تصور مساوات اور معدلت کا آپس میں قریب ترین تعلق اور رشتہ ہے بلکہ مساوات کی اصل کسوٹی معدلت ہے۔

تعلیم میں مساوات ومعدلت:(Equality and Equity in Education)

چند اہم نکات:

1. تعلیم کے ذریعے مساوات ومعدلت کو فروغ دینے کے نتیجے میں ایک ایسے سماج کی تخلیق ممکن ہے جس میں ہر ایک شہری اس احساس کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھا پائے گا کہ اُس کے حقوق کی ہر حال میں تحفظ حاصل ہے۔
2. تعلیم کا اولین کام یہ ہے کہ بچوں اور طلبا کو مساوات ومعدلت کی تعریف وتفہیم سے ہم آہنگ کیا جائے اوراس کے سماجی مضمرات سے اُنہیں واقف کرائیں ۔نتیجے میں اُن کے اندر اجتماعی احساس ،تعاون،نظم وضبط ، برداشت اورافراد میں جذبہ ہمدردی پیدا ہوسکتی ہے۔
3. تعلیم میں مساوات ومعدلت کو نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعے سے ایک فکری تحریک میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور ملک میں خوشگوار اور موافق ماحول قائم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔سرکار اوراس کی ساری ایجنسیاں سارے انتظامی افعالProcess of governance میں افراد کے درمیان یکساں سلوک اور حصول انصاف کو ممکن بنانے میں خود کو مکلّف محسوس کریں گے۔
4. تعلیم کا مقصد معدلت یہ ہے کہ ایک اعتماد کی فضا کے قیام سے سماجی انصاف کے عملِ ارتقا کو ایک تسلسل سے ہمکنار کیا جائے ۔ناانصافی اور نابرابری کو ایک ناپسندیدہ فکروعمل سمجھا جائے ۔اس کے نتیجے میں عوام کے درمیان جذبہ موافقتSense of adjustment کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔
5. تعلیم کے سارے عناصر وعوامل کے ذریعے یہ ممکن بنایا جائے کہ ترقی یافتہ اور روشن خیال سماج کے لیے ضروری ہے کہ اس کے افراد یہ فرق کرنے کے اہل ہوں کہ حق اور ناحق ،صحیح اور غلط کیا ہے؟ تبھی جا کے سارے مسائل ومعاملات چاہے اُن کی نوعیت سیاسی ،معاشی یا معاشرتی ہو،اُن کا قابل قبول حل ضرور سامنے آسکتا ہے۔
6. ہندوستانی سماج کے اندر مساوات ومعدلت میں عدم توازن (Imbalance) کا جائزہ لیتے ہوئے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں تعلیم کے اندر مساوات پر خاص توجہ مرکوز کی گئی اوراس کے غیر موثر نفاذ پر تشویش کا اظہار کیا گیا اس تعلیمی پالیسی میں اس بات کو محسوس کیا گیا کہ تعلیم کے رسائی میں علاقائی سطح پر عدم توازن نہیں ہونا چاہئے ، کیونکہ قومی اور

جذباتی یکجہتی کے لیے مساوی اور منصفانہ بنیادوں پر تعلیم کی فراہمی لازمی بن جاتی ہے۔اِسی طرح جسمانی اور ذہنی طور پر معذور افراد کے لیے حصولِ تعلیم کے برابر کے مواقع فراہم کرنے کی بھی بات کی گئی ہے۔

7. سماجی انصاف اور برابری پر قائم سماج کی تعمیر وتشکیل کے لئے ضروری ہے کہ درج فہرست ذاتوں، قبائل اور اقلیتوں کے لئے اقامتی اسکولوں کے قیام کی ضرورت ہے۔اس ضمن میں اگر چہ کم وبیش پیش رفت ہوئی ہے لیکن اُسے قابل اطمینان قرار نہیں دیا جا سکتا۔اسی طرح تعلیم نسواں کی ترقی کے لیے نتیجہ خیز Result-oriented اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

8. یہ بات اگر چہ قابل اطمینان ہے کہ تعلیم کہ ذریعے سماجی انصاف اور برابری کے فروغ کی خاطر ہر پانچ سالہ منصوبے میں دو چیزوں پر خاصی توجہ دی جاتی ہے۔

i. ابتدائی تعلیم اور تعلیم بالغان Elementary and Adult Education

ii. اسکولوں کے اندر کمزور اور محروم طبقات کے بچوں میں تعلیمی بقا کی برقراری اور اُن کے اندراج کو ممکن بنانا (Enrolment and retention of weaker and deprived sections)

متذکرہ منصوبے کے حصول کے حوالے سے 1998 میں NLM قومی خواندگی مشن کے نام پر ایک باضابطہ پروگرام شروع کیا گیا تاکہ بالغ ناخواندہ لوگوں کو وقت مقررہ کے اندر خواندہ بنایا جائے۔اس کی قابل تعریف مثال کیرلہ کے Ernakulam علاقے میں قائم ہوئی جہاں خواندگی کے مشن کو چند خصوصیات کے ساتھ جوڑا گیا۔جیسے مخصوص علاقہ Area specific وقت مقررہ Time

bound رضا کارانہ طور Volunteer based مالی طور نفع بخش Cost effective اور نتیجہ خیز Result-oriented وغیرہ۔

9. تعلیم میں تصور مساوات ومعدلت کے حوالے سے جس اہم ترین نکتے پر پالیسی سازوں، تعلیمی منتظمین اور اساتذہ کا دھیان جانا چاہئے وہ ہے تعلیمی اور معاشی طور پر محروم طبقات کے لیے تحفظات Reservations۔اگر سماج کے چند ایسے طبقات کو Reservation کی سہولت دی جاتی ہے اور دوسرے ایسے ہی حقدار طبقات کو برابر محروم رکھا جاتا ہے تو ملک اور سماج میں مساوات ومعدلت کو حقیقی معنوں میں قائم کرنا مشکل ہے اس لیے یہ وقت کا تقاضا ہے کہ ان سارے محروم طبقات کو اس کے دائرے میں لایا جانا چاہئے۔

4.3 آئین کا دیباچہ تعلیم کے حوالے سے

(Preamble of the Consitution in relation to education)

آئین ہند کے دیباچے میں بعض اقدار، اصولوں اور نظریات کی بات کی گئی ہے، جن کا بنیادی مقصد ایک خوشگوار، خوشحال، پرامن اور استحصال سے پاک وصاف سماج کی تعمیر و تشکیل سے ہے۔ اس تصور کی عملی تعبیر ظاہر ہے تعلیم اور تعلیمی افعال کے ایک منصوبہ بند لیکن جذبہ وایثار سے سرشار پروگراموں اور سرگرمیوں کے ذریعہ ہی ممکن ہو پائے گا۔ چنانچہ آئین کے دیباچے میں تعلیم کے رول کو نہایت ہی سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ آئین سازوں نے تسلیم کیا ہے۔ ہندوستان نے آزادی کے بعد اپنے لیے ایک موثر جمہوریت کے راستے کا انتخاب کیا۔ اس کی کامیابی کے لیے موثر تعلیم اور تعلیمی عمل پر زور دیا گیا تاکہ قومی ترقی National Development کی رفتار کو تیز تر کیا جا سکے۔

تعلیم سے متعلق آئین ہند کی توجیہات:

آئین ہند کے اندر وضاحت کے ساتھ حصول تعلیم کے مختلف ابعاد Dimensions کے پس منظر میں جا بجا بات کی گئی ہے۔

1. مفت اور لازمی بنیادی تعلیم (Free and compulsory Education)

آئین کی دفعہ 45 جو سرکاری پالیسی کے ہدایتی اصول سے متعلق ہے جس کی بہت اہمیت ہے۔ اس میں کہا گیا ہے:

> ''ریاست کی یہ کوشش رہے گی کہ وہ اس آئین کے نافذ العمل سے لے کر دس سال کے اندر سارے بچوں کو اُن کی 14 برس کی عمر تک مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے''۔

یہاں لفظ ''ریاست'' سے مراد سرکار، ہندوستانی پارلیمان اور وہ سارے مقامی سرکاری حکام جو ہندوستان کے ملکی حدود کے اندر پائے جاتے ہوں اور حکومت ہند کے ماتحت ہوں۔ اس طرح ابتدائی مفت تعلیم اور لازمی تعلیم کی فراہمی اور اس کا انتظام مرکزی سرکار، صوبائی سرکاروں، بلدیاتی اداروں اور رضا کار تنظیموں کی ذمہ داری ہے۔

2. اقلیتوں کے تعلیمی حقوق Educational Rights of Minorities

آئین کے دفعہ 29 اور 30 میں اقلیتوں کے تعلیمی حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ان دفعات کی روشنی میں آئین ہند اقلیتوں کے ثقافتی اور تعلیمی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ اُنہیں اپنے اسکول قائم کرنے کی پوری آزادی دینے کے علاوہ انہیں اپنی زبان کے رسم

الخط Script کو محفوظ رکھنے کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ دفعہ 99 یہ صراحت کرتا ہے کہ کسی بھی شہری کو ملک کے کسی بھی اسکول میں داخلے سے روکا نہیں جا سکتا، جو سرکار کے تحت یا سرکاری امداد سے چلایا جا رہا ہو۔ بھلے ہی وہ شہری کسی مذہب، ذات، نسل اور زبان سے تعلق رکھتا ہو۔ دفعہ 30 کے حصہ دوم میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی اقلیتی انتظام کے تحت چلائے جانے والے تعلیمی ادارے کو سرکاری امداد کی فراہمی کے حوالے سے کوئی بھی امتیاز اور بھید بھاؤ نہیں برتا جائے گا۔ خواہ اُس کا تعلق کسی مذہب اور زبان سے کیوں نہ ہو۔ دفعہ 350 اقلیتوں کے تعلیمی حقوق کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ ریاست کی ہر ممکن کوشش کرے گی کہ وہ تمام سہولیات بہم رکھی جائے جن کا اقلیتوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ سرکار لسانی اقلیتوں کے سارے بچوں کے تعلیمی فائدے کے لیے اور ان کی زبان کی تحفظ کے سلسلے میں ایک خصوصی آفیسر کے ذریعہ سے تحقیقات کروا سکتی ہے۔ کیوں کہ یہ اس وجہ سے لازمی ہے ایک تو یہ مادری زبان کا مسئلہ ہے اور دوسرا اس کا تعلق لسانی اقلیتی گروہوں سے بھی ہے۔

3. تعلیم برائے کمزور طبقات Education for Weaker Sections

آئین کی دفعہ 15، 17 اور 46 میں سماج کے کمزور طبقات کے تعلیمی مفادات کا تحفظ کی بات کی گئی ہے۔ یہ کمزور طبقات سماج میں رہنے والے پس ماندہ طبقات، درج فہرست ذاتوں اور قبائل سے تعلق رکھتے ہیں، ریاست کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ ان طبقات کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا خیال کرتے ہوئے سماجی ناانصافیوں اور تمام قسم کے استحصال سے تحفظ کی بات کی گئی ہے۔ جس کی رو سے درج فہرست ذاتوں، قبائل کے علاوہ سکھ اور بودھ مذاہب سے تعلق رکھنے والے تعلیمی اور معاشی طور پر کمزور طبقات کو تحفظات Reservation فراہم کی گئی ہے۔

4. سیکولر تعلیم Secular Education

ہندوستان ایک سیکولر غیر مذہبی ملک ہے۔ یہاں ہر ایک کو پھلنے پھولنے کا پورا حق حاصل ہے۔ آئین کی دفعہ (1) میں بتلایا گیا ہے کہ ہر شہری کو ضمیر کی آزادی اور اپنے مذہب کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا حق حاصل ہے۔ دفعہ 28 (1) میں بتایا گیا ہے کہ سرکاری امداد سے چلائے جانے والے کسی بھی تعلیمی ادارے میں کسی بھی مذہب کی تعلیم نہیں دی جا سکتی۔ آئین کی دفعہ 30 میں مزید بتایا گیا ہے کہ ریاست کسی بھی ایسے ادارے سے کوئی امتیاز نہیں برت سکتی جو کسی ایسے اقلیتی ادارے اور انتظامیہ کے زیر اثر چلتا ہو چاہے اُس کا تعلق کسی بھی مذہب یا زبان سے ہو۔

5 . خواتین کی تعلیم Women's Education

آئین ہند کی دفعہ 15(1) کے حوالے سے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ ریاست جنس کی بنیاد پر کسی بھی تفریق یا امتیاز کی ہر گز اجازت نہیں دے سکتا اور دفعہ 16(1) تمام شہریوں خواہ وہ مرد یا عورت ہو کسی بھی سرکار کے زیر انتظام ادارے میں روزگار کے یکساں مواقع فراہم کرے گی۔ اس طرح کے آئین ہند نے خواتین کو مردوں کے برابر مکمل مساوات کا یقین دلایا ہے۔ اور آئین سازوں نے اس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا کہ خواتین کی حصول تعلیم میں حصہ داری سے ہی صدفی صد خواندگی کا ہدف پورا کیا جا سکتا ہے اور مجموعی طور قومی ترقی کے لئے راستے ہموار ہو سکتے ہیں۔

6. مادری زبان کے ذریعے ابتدائی تعلیم

Instruction in Mother Tongue at the Primary Stage

ہندوستان زبانوں کی سرزمین ہے۔ اس پس منظر میں آئین ہند نے مادری زبان کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ دفعہ 350 کے مطابق یہ صوبوں کی کوشش ہوگی کہ وہ تعلیم کی ابتدائی سطح پر مادری زبان کی تدریس و اکتساب کے لیے ساری سہولیت فراہم کرے گی اور توجہ اُن بچوں پر رہے گی جن کا تعلق لسانی اقلیتی گروہوں سے ہو اس ضمن میں صدر جمہوریہ صوبائی سرکاروں کو ان سہولیات کی فراہمی کے تعلق سے ہدایات جاری کر سکتے ہیں۔

7. تعلیمی افعال کے لیے قانون سازی کے اختیارات

Legislative powers for Educational Functions

ہند آئین ہند کی ایک وفاقی Federal حیثیت بھی ہے۔ اس تعلق سے مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کی گئی ہے۔ اور کچھ اختیارات کو مشترکہ فہرست Concurrent list میں رکھا گیا ہے دونوں مرکز اور ریاستیں اس حوالے سے اپنے اپنے دائرے میں رہ کر قانون سازی کر سکتے ہیں۔ مرکزی فہرست میں 97 مدات Items ہیں جن میں 7 کا تعلق تعلیم سے ہے۔ جس میں خارجی ممالک کے ساتھ تعلیمی اور تمدنی معاہدے، قومی سطح پر کتب خانوں، عجائب گھروں وغیرہ کا قیام شامل ہے۔ اور مرکزی جامعات، سائنسی اور تکنیکی اداروں کے قیام کے لئے قانون سازی۔ ریاستی مدات Items میں شامل 66 میں 2 کا تعلق تعلیم سے ہے۔ صوبائی سرکاریں، جامعات، دیگر فنی اور تکنیکی کالجز، کتب خانہ جات، آثار قدیمہ اور تہذیب گھر وغیرہ کے حوالے سے قانون سازی کر سکتی ہے۔

4.9 جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کا رول

(Role of Education in Strengthening Democrary and Democratic Citizenship)

دور حاضر میں جمہوریت اور تعلیم کے مابین عملاً قریب ترین رشتہ ہے۔اس کی روشنی میں ہر ایک کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی سہولیت کو

ممکن بنایا جاتا ہے۔ یہ بجائے خود ایک جمہوری نظریہ ہے۔ جمہوری سماجوں میں تعلیم، جمہوریت کی ترقی اور اس کے ابلاغ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ جمہوری اصول واقدار تعلیمی فکر وعمل پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک تعلیمی عمل اپنے مزاج، جذبے اور نوعیت Nature میں جمہوری ہونا چاہئے ۔ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن نے اس سلسے میں اپنی سفارشات میں جمہوریت اور تعلیم کے درمیان تعلق کو اس طرح سے بیان کیا ہے:

> سماجی آزادی کے لئےتعلیم ایک موثر ترین ذریعہ ہے، جس کی وجہ سے جمہوریت کو قائم ودائم رکھا جاسکتا ہے۔اور سماج کے افراد کے درمیان جذبہ آخوت کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

جمہوریت کے استحکام میں تعلیمی افعال کی چند خصوصیات:

1. ہمہ گیر اور لازمی تعلیم (Universal and Compulsory Education)

دنیا کی تعلیمی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو ہمہ گیر اور لازمی تعلیم سے متعلق بعض باتیں سامنے آجاتی ہیں۔ ہندوستان میں سب سے پہلے مہاتما بدھ نے اپنی تعلیمات میں سب کے لئے بلا کسی تفریق کے حصول تعلیم کی بات کی ہے اور بعد میں اس کو عملی جامہ پہناتے ہوئے جابجا اور جگہ جگہ، بہار سے لے کر بخارا تک خانقاہوں کی صورت میں تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہیون سانگ نے اپنے سفرنامے میں ہندوستان کی اس تعلیمی صورتحال کا ذکر کیا ہے۔اسی طرح تاریخ کی دوسری مثال پیغمبر اسلامؐ کا یہ عام اعلان کہ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے فرض Compulsory ہے''۔ دراصل یہ بات واضع ہوجاتی ہے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں تعلیم کے جمہوری حق کو تسلیم کیا گیا تھا۔عہد حاضر میں جمہوری سماجوں میں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ہر ایک شہری کے لئے حصول تعلیم کی وہ ساری سہولیات فراہم کریں جن کے ذریعہ سے وہ آسانی سے تعلیم کے نور سے آراستہ ہوسکتے ہیں۔ ہندوستان میں مہاتما گاندھی، گوپال کرشن گوکھلے اور دیگر قائدین نے اور بعد میں آئین ہند میں اس کی جابجا صراحت کئی گئی ہے۔

2. مفت تعلیم (Free Education)

یہ دراصل جمہوریت کی ہی دین ہے، جب ہم مفت تعلیم کی بات کرتے ہیں۔ کیونکہ حصول تعلیم ہر ایک کا پیدائشی حق ہے اور تعلیم کو ایک خاص سطح تک مفت فراہم کرنا جمہوری حکومتوں کا فرض اولین بن جاتا ہے۔ سرکار کے اس تعلیمی فریضے میں سماج کے محروم طبقات، اقلیتیں، جسمانی طور نا خیز افراد، خواتین وغیرہ سب شامل ہیں۔

3. طفل مرکوز تعلیم (Child-Centered Education):

جمہوری حکومت سب کی فلاح و بہبود کے لئے ہوتی ہے۔ اس جمہوری طرز حکومت میں بچوں کی جامع نشو و نما پر خاصی توجہ دی جاتی ہے۔ آج کا بچہ کل کا شہری ہوتا ہے۔ دراصل یہ جمہوریت کے مزاج میں شامل ہے کہ بہتر مستقبل کے لئے بچوں کی تعلیم و تربیت پر اس طرح توجہ مرکوز کی جائے کہ اُس کی شخصی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو فروغ ملے۔ اس طرح ایک فرد کی شخصیت سازی ایک جمہوری سماج میں ہی حقیقی طور پر ممکن ہے۔

4. تعلیم بالغان (Adult Education)

ایک جمہوری ماحول میں جہاں بچوں اور جوانوں کو تعلیم کی نعمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ وہاں سماج کے اُس طبقے پر بھی نگاہ رکھی جاتی ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے تعلیم سے محروم رہے ہوں، ان میں بڑے عمر کے لوگ، اسکول چھوڑے ہوئے بچے وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کے لئے غیر رسمی تعلیم Non-Formal Education کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ نہ صرف ملک میں خواندگی کی شرح بڑھ جائے گی بلکہ ترقی کی رفتار بھی تیز ہو جائے گی اور جس سے بجائے خود جمہوریت کی کامیابی، فروغ اور اس کے استحکام میں مدد ملے گی۔

5. متعلمین کی خود حکمرانی (Student's Self-Rule)

معروف ماہر تعلیم جان ڈیوی نے اسکول کو ایک چھوٹے سماج سے تعبیر کیا ہے اس طرح اسکول ایک سماجی تجربہ گاہ ہے۔ اس پس منظر میں متعلمین کے لئے نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعہ اُنہیں خود حکمرانی کے تئیں اور اس کے عملی جذبے سے ہم آہنگ کرنا چاہیئے۔ ان پروگراموں میں مختلف کردار نبھاتے ہوئے طلبا کے اندر تدریسی زندگی کے دوران ہی قایدانہ صلاحیتوں کو فروغ دیا جاتا ہے اور اُن کے اندر احساس ذمہ داری کا جذبہ پیدا کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش کی جاتی ہے۔ اسکولوں

اور دوسرے تعلیمی اداروں کے اندر ایسے مستقل سرگرمیوں اور پروگراموں کے حوالے سے مستقبل میں جمہوریت کے استحکام اور کامیابی میں مددمل سکتی ہے۔

6. قومی یکجہتی اور عالمی مفاہمت

(National Integration and International Understanding)

تعلیم صرف اطلاع Information فراہم کرنے کا نام نہیں، تعلیم تشکیل حیات Formation of Life کا نام ہے۔ تعلیم شخصیت سازی سے عبارت ہے اسلئے تعلیم وہ موثر ذریعہ ہے جو قومی یکجہتی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرسکتی ہے۔ موافق تعلیمی اور تدریسی نظام کے تعلق سے جہاں قومی یکجہتی ممکن ہو پائے گی وہاں عالمی مفاہمت کے ہے راستے خود بخود ہموار ہوجاتے ہیں مقاصد تعلیم اور نصاب تعلیم کے حوالے سے قومی یکجہتی National Integration کے ایسے تصور سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے جس سے بین الاقوامی عدم یکجہتی International Disnitegration کو تقویت مل جائے۔ جس سماج کے اندر فرقہ پرستی کا ناسور موجود رہتا ہے۔ تو سماج میں قومی یکجہتی کی خواہش پوری نہیں ہوسکتی اور عالمی مفاہمت کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ اس لیے تعلیم اور جمہوریت کے ایک خوشگوار اشتراک سے لازمی طور پر قومی یکجہتی اور عالمی مفاہمت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

معلم بحثیت ایک جمہورنواز: (Teacher as a Democrat)

جمہوری ماحول میں ایک معلم بیک وقت ایک رہبر، ایک مفکر اور ایک دوست کا رول انجام دیتا ہے۔ تعلیم میں معلم کا کردار کلیدی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے بقول ''معلم بجائے خود ایک مثال ہوتا ہے، وہ عمل، محبت اور ہمدردی کا مجسمہ ہوتا ہے'' ایک جمہورنواز ہونے کے ناطے وہ بچوں کے ساتھ بلاکسی تفریق اور امتیاز کے یکساں سلوک کرتا ہے۔ علم سے محبت، پیشہ وارانہ قابلیت، خلوص واعتماد اس کے خاص ہنر ہوتے ہیں، جس کو بروئے کار لاکر تعلیمی ادارے کے اندر ایک خوشنما جمہوری ماحول کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ معلم اپنے علم اور مثبت سوچ اور تجربے کی روشنی میں تعمیری تنقید کے سہارے سے بچوں کے اندر خوداعتمادی اور احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے جو بہرصورت مستقبل میں ایک باشعور جمہوری شہریت کا ثبوت دیتا ہے۔

ایک جمہوری معاشرے میں معلم بچوں اور والدین کے درمیان ایک موثر کڑی کے طور پر اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ معلم اپنے آپ میں ایک محرکہ Motivation ہوتا ہے۔اسکول کے آزاد جمہوری فضا میں بچوں کے درمیان جذباتی ہم آہنگی، احساس ذمہ داری اور سماجی خدمت پیدا کرنے میں معلم بلاواسطہ اور بلواسطہ ایک مثالی کردار ادا کرسکتا ہے۔ جمہوریت کے فروغ میں ظاہر ہے معلم کا رول اور ذمہ داری بہت اہم مانی جاتی ہے، لیکن اس کے لئے یہ بات بھی ضروری بن جاتی ہے کہ معلم کو سماج میں وہ مقام، عزت اور وقار عطا کیا جائے جس کا وہ حقدار ہے۔

دور حاضر میں معلم کے رول میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ نئے تدریسی طریقوں جو اپنی نوعیت میں جمہوری مزاج رکھتے ہیں، اپنانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ معلم اب بچوں کے لیے ایک دوست ہے۔ وہ ایک ڈکٹیٹر یا مطلق العنان شخص کا روپ دھار نہیں سکتا۔ مولانا آزاد کا یہ خیال اپنے اندر بیش قیمت تعلیمی مضمرات کا حامل ہے کہ اسکولی نصاب میں جدید سائنسی علوم کے ساتھ ساتھ سماجی علوم کو بھی برابری کا مقام ملنا چاہئے۔ اس سے سماج کے اندر اخلاقیات کا ماحول قائم ہوسکتا ہے۔ بچوں کے اندر ایمان داری، راست بازی، ہمدردی جیسے اقدار کو جلا مل سکتی ہے اور ایک مثالی جمہوری سماج وجود میں آسکتا ہے۔

تعلیم اور جمہوریت کے درمیان قریب ترین ربط اور تعلق کے پس منظر میں جب اسکول انتظامیہ مقاصد تعلیم، نصاب تعلیم، طریقہ تدریس اور معلم کے رول کی بنیاد جمہوری اصولوں اور اقدار پر قائم ہوتا ہے تو اسکول واقعی ایک مثالی مرکز جمہوریت بن سکتا ہے، جہاں باہمی مفاہمت کی روشنی اور گرمی کی کرنیں ایک تسلسل کے ساتھ پھوٹتی رہیں گی۔

4.5 سوشلزم/ اشتمالیت اور سیکولرازم/ غیر مذہبیت کے تصورات:

(Concept of Socialism and Secularism)

دورِ جدید میں جو بعض سیاسی، معاشی اور سماجی تصورات اور نظریات وجود میں آئے ہیں، انھوں نے ساری دنیا میں اقوام، ریاستوں اور معاشروں کو متاثر کیا۔ سماجوں کی تعمیر و تشکیل میں اِن تصورات کا خاصا عمل دخل رہا۔ آئین سازوں نے اپنے عوام کے لیے دستور سازی کے وقت اِن تصورات اور نظریات کو پیش نگاہ رکھا۔ سوشلزم یا اشتمالیت کو ایک سماجی اور معاشی مضمرات کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے۔ سوشلزم، باہمی اتحاد اور امدادِ باہمی پر زور دیتے ہوئے سماجی ترقی کے تصور کا قائل ہے۔ یہ نظریہ محنت اور اجتماعی فلاح کو زندگی کے بنیادی عناصر قرار دیتا ہے۔ اِسی طرح سیکولرازم بھی ایک سیاسی اور سماجی تصور ہے جو مذاہب اور عقائد سے ماوراء ہو کر ایک آزادانہ، ثقافتی، مادی ترقی اور خوشحالی کی جانب لوگوں کو مائل کرتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے جمہوریت اور سیکولرازم میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک حقیقی جمہوری سماج میں سیکولرازم کا پودا نشو و نما پا کر ایک تناور درخت کی

صورت اختیار کر سکتا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بے حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ملکوں اور معاشروں میں سیکولرازم کی مختلف تعبیرات اور تشریحات پیش کی گئی ہیں۔

سوشلزم/اشتمالیت: (Socialism)

سوشلزم کی اصطلاح پہلی بار انیسویں صدی کی پہلی دہائی 1803ء میں اٹلی میں استعمال میں آئی۔ اسی صدی میں آگے کئی مفکرین نے اس کی تفہیم اور تشریح پیش کی (1818-1832) کارل مارکس جو جرمن سیاسی مفکر تھے اور اُن کے ہم وطن فیڈرک انجلز (Friedrich Engles)(1820-1895) سوشلزم کے نمایاں نظریہ ساز رہے۔ سوشلزم ایک معاشی نظریہ کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی نظریہ بھی ہے اور یہ سرمایہ داریت (Capitalism) سے متصادم نظریہ ہے۔

تحریک آزادی کے دوران اور آزادی کے بعد ہندوستان کی سیاسی، معاشی صورت حال پر سوشلزم کا خاصا اثر رہا۔ گاندھی جی، جواہر لعل نہرو، رام منوہر لوہیا، جے پرکاش نراین وغیرہ نے ہندوستان کے سیاسی، معاشی اور سماجی تناظرات کے حوالے سے سوشلزم کو متعارف کرانے میں اہم رول ادا کیا۔ بعض سیاسی اور معاشی تجزیہ نگاروں نے اس کو ''ہندوستانی سوشلزم'' کا نام دیا۔ جس کا خاص مقصد ہندوستان کے اندر سماج کے ہر فرد کی زیادہ سے زیادہ بھلائی اور بہتری کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا، فردکی انفرادی آزادی، مساوات، انصاف، عدم تشدد اور دولت کی مساوی تقسیم، نیز کام اور ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے لئے راستہ ہموار کرنا چنانچہ اس نئے سوشلسٹ سماج کو Sarvodaya Samaj کا نام دیا گیا۔ اس طرح ہندوستانی سوشلزم کی بنیاد جمہوریت پر رکھی گئی جو سابقہ سوویت یونین اور چین کے تصور سوشلزم سے مختلف ہے۔

آزاد ہندوستان کا مقصد Egalitarian یعنی مساوات پر مبنی سماج کی تعمیر و تشکیل سے ہے، جس میں معاشی خوشحالی کے دائرے کے اندر زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شمولیت ہو۔ آئین ہند کے سرکاری پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کے اہم ترین حصے میں سوشلزم کے بارے میں صراحت کے ساتھ بات کی گئی ہے۔ دفعہ 37 تا 46 تک سوشلزم کے تصورات اور سوشلسٹ ساخت پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ان دفعات میں ہر ایک کے لئے کام کرنے کے مواقعہ، کام کی حصولیابی میں مرد اور عورت کے عدم تفاوت، ہر ایک کے لئے تعلیم، استحصال سے تحفظ، جیسی عوامی بھلائی کی باتوں کا ذکر ملتا ہے۔ ہندوستانی سوشلزم کے خاص نکات اس طرح سے ہیں:

1. ہندوستانی سوشلزم سماج واد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ بتدریج ایک غیر مسلح انقلاب کی دعوت دیتا ہے۔ استحصال سے Exploitation پاک سماج کی بات کرتا ہے۔
2. ہندوستانی سوشلزم آزادی اظہار، عوامی انصاف پر زور دیتا ہے۔

3. ہندوستانی سوشلزم معاشی مساوات کے حصول کے لئے عمومی قومی پیداوار میں مسلسل اضافے کے تصور کے ذریعے سے حاصل کرنے کے حق میں ہے، جس سے ایک فرد کی آمدنی میں استحکام آسکتا ہے۔

4. ہندوستانی سوشلزم ایک ملی جلی معیشت پر زور دیتا ہے جس میں جہاں چھوٹی صنعتوں کے ساتھ ساتھ بھاری صنعتوں کی بھی ترقی دینے کی بات کی گئی ہے۔

5 ہندوستانی سوشلزم اختیارات اور پیداواریت کی غیر مرکزیت کے حق میں ہے اور اس کے سنگ سنگ انتظامیہ اور منصوبہ بندی کو بھی غیر

مرکوز کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔

سوشلزم کے فروغ میں تعلیم کا رول

(Role of Educaiton in the promotion of Socialism)

سوشلزم کی ترقی اور فروغ میں تعلیم کا رول اور زیادہ اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ جب ماحول اور معاشرہ جمہوری ہو۔ اس پس منظر میں تعلیم کا ایک موثر قوت کے روپ میں اُبھرنا یقینی ہو جاتا ہے۔ سماجی حیات نو Social Regeneration اور سماجی تحرک Social Revitalization میں پیدا ہونے میں مدد ملتی ہے اور آج کی تاریخ میں تعلیم کو Social Engineering سماجی تعمیر سازی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ ایک سماج وادی نظام کی اقامت میں تعلیم کے رول کو مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

1 سب کے لئے کام اور روزگار کا حق۔

2. قومی آمدنی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کے لئے ہر ایک کی سرگرم اور لازمی شرکت۔

3. سماجی اور معاشی انصاف۔

4. مسائل کے حل کے لئے عدم تشدد اور جمہوری طریقوں کا استعمال۔

5. اختیارات کی غیر مرکزیت کے لئے دیہی پنچایتوں اور خورد صنعتی اداروں کا قیام۔

6. معلمین اور متعلمین کو سوشلزم کے نظریہ اور اصولوں سے مسلسل باخبر رکھنا۔

7. تعلیم کے ذریعے سے سوشلزم کی ترجمانی کے نتیجے میں ہر فرد کی زندگی میں خوشگوار بدلاؤ آسکتا ہے۔

8. قومی پیداواریت کو تعلیم سے جوڑنے سماج کے اندر شمولیاتی فکر وشعور Sense of inclusive

participation کو بڑھاوامل سکتا ہے۔

9. معاشی خود کفالت کو سوشلزم کی روح بتایا گیا ہے۔اس لیے قومی صلاحیت اور اہلیت کی نشو ونما اور ترقی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔اس لیے تعلیم کے ذریعے بچوں کو اس بات سے باخبر رکھا جاتا ہے کہ ملکی وسایل کی نوعیت کیا ہے اور اُنہیں کیا واقعی عام لوگوں کی عمومی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟ اس طرح قومی پیداواریت National Productivity میں اضافے کا ذریعہ تعلیم ہی بن جاتا ہے۔

سیکولرازم/غیر مذہبیت کا تصور: (Concept of Secularism)

سیکولرازم لاطینی لفظ Seculum سے تعلق رکھتا ہے۔جس کا مطلب ہے ''دورحاضر'' انیسویں صدی میں Jacob Hogydake نے پہلی بار لفظ ''سیکولرازم'' کا استعمال کیا اور اس کو سماجی اور اخلاقی اقدار کے پس منظر میں پیش کیا۔ماہر سماجیات Bradlaugh کے خیال میں سیکولرازم مذہب کی ضد ہے۔انسائیکلوپیڈیا برٹینکا (Encyclopedia Britanica) کے مطابق یہ ایک ایسا نظریہ زندگی ہے جس کا نہ مذہب اور نہ روحانی معاملات یا روحانی اقدار سے کوئی تعلق سے ہوتا ہے، یعنی ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

Webster Dictionary کے مطابق سیکولرازم ایک ایسا نظریہ ہے جو کسی بھی مذہبی عقیدہ یا طریقہ عبادت کو مسترد کرتا ہے۔اس طرح سیکولرزم کے معنی لامذہبیت بن جاتا ہے۔

ہندوستان میں سیکولرازم کو کلی طور پر مغربی معنی اور مفہوم کی روشنی میں قبول نہیں کیا گیا ہے، بلکہ یہاں کی تہذیب وثقافت اور اقدار کے حوالے سے اس کی تفہیم اور تشریح پیش کی گئی ہے۔42ویں ترمیم کے ذریعے سیکولرزم کو آئین کے دیباچے (Preamble) میں شامل کیا گیا ہے۔جس کا مطلب ہے کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ملک کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہوگا۔لیکن تمام مذاہب کی برابری کی بنیاد پر احترام اور عزت کا مقام حاصل ہوگا۔چنانچہ مہاتما گاندھی کے مطابق ''میری عزت دیگر مذاہب کے لئے اُسی طرح کی ہے جیسے اپنے مذہب کی یعنی ''سرودھرما سمان'' یعنی سیکولرازم کا مطلب ہے، سارے مذہب کی عزت وتکریم''۔اس طرح آئین ہند میں تمام مذاہب کی مکمل آزادی، اُنھیں اختیار کرنے، نیز اُن کی ترسیل وابلاغ کی ضمانت دیتا ہے اور آئین مذہب کے نام پر کسی بھی قسم کی تفریق اور امتیاز کی اجازت نہیں دیتا۔یہ بات صراحت کے ساتھ آئین ہند میں بتائی گئی ہے کہ سرکار نہ کسی مخصوص مذہب کو فروغ اور نہ کسی مذہب کے اندر مداخلت کرسکتی ہے۔اس ضمن میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے ہندوستانی سماجی تانے بانے کے پس منظر میں سیکولرازم کی تشریح پیش کرتے ہوئے کہا تھا ''ایک سیکولر

ریاست کا مقصد یہ ہے کہ پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو کہ وہ لوگوں پر کوئی مذہب تھوپ دے۔ مذہبی آزادی ایک سیکولر ریاست کا بنیادی عنصر ہوتا ہے۔ کسی پیشے، مذہبی برادری کے ساتھ نہ امتیاز برتا جائے اور نہ حمایت''۔

آئین ہند میں جہاں دفعہ 25 اور 26 میں مذہبی آزادی کی واضح الفاظ میں بات کی گئی ہے وہاں دفعہ 30 مذہبی اقلیتوں کو نہ صرف مذہبی آزادی تسلیم کی گئی ہے بلکہ اُنہیں اپنے مذہبی تعلیمی ادارے چلانے کی بھی مکمل آزادی دی گئی ہے۔

سیکولرازم کے فروغ میں تعلیم کا رول:

(Role of Education in the promotion of Secularism)

ہندوستانی سماج کی نوعیت اور اس کی ساخت کی روشنی میں سیکولر طرز زندگی کو زیادہ سے زیادہ عوام کو باخبر کرنے اور اُسے اختیار کرنے کی بے حد زیادہ ضرورت ہے۔ تعلیم کا اس سلسلے میں اہم ترین رول بنتا ہے۔ تعلیم ہندوستان جیسے ہمہ مذاہب والے ملک میں سیکولرازم کی تعریف وتشریح پر خاص طور سے توجہ دیتے ہوئے سماج کے مختلف طبقوں کے درمیان رواداری، برداشت، جذباتی یکسوئی اور باہمی اتحاد اور ہمدردی کے لئے راہیں استوار کر سکتا ہے۔

ہندوستانی آئین اور قانون کے حوالے سے ہندوستانی تعلیم اپنی نوعیت Nature اور اطلاق Application کے حوالے سے سیکولر ہے۔ ہر طبقہ خیال کے لوگوں کی تمدنی اور ثقافتی شناخت ایک سیکولر اور جمہوری ماحول میں ہی ممکن ہے۔ سیکولر تعلیم کے فروغ سے ملک کے اندر فرقہ پرستی، مذہبی انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ فرقہ پرستی ملک کے مشترکہ ورثے اور کثرت میں وحدت کے تصور کے لیے سب سے بڑا خطرہ مانا جاتا ہے۔ ذیل کے چند عوامل اس سلسلے میں اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔

1. اخلاقی تعلیم:

سیکولر تعلیم کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تعلیم کو مذہب مخالف ہونا چاہئے بلکہ اس کی توجہ طلبا کے اخلاقی فکر اور برتاؤ پر رہتی ہے۔ سماج میں کردار سازی اور اخلاقی معیارات اس کے اہداف میں شامل ہیں۔ تعلیمی سرگرمیوں سے بعض سیکولر اقدار جیسے انسانیت، رواداری، صبر، ہمدردی، خدمت خلق اور جذبہ قربانی وغیرہ کو جلا مل سکتی ہے۔

2. جمہوری افکار کی ترسیل:

تعلیم کو جب ایک سازگار جمہوری ماحول میسر ہوتا ہے تو سیکولرازم جیسے سماجی ہم آہنگی والے تصور حیات کو لازماً فروغ مل سکتا ہے۔اس سلسلے میں اسکول اور سماج کے بچے کی سیرت وشخصیت پر خاصا اثر پڑتا ہے۔اس اہمیت کو زیرنظر رکھتے ہوئے سکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے (53-1952) میں اپنی سفارشات میں کہا تھا ''اسکولوں کی صبح کی مجلس (Morning Assembly) کے موقع پر صدر مدرس کو چاہئے کہ ایسے اساتذہ کا انتخاب کرے جو تاریخ کے عظیم اخلاقی شخصیات کی انسانی تعلیمات سے بچوں کو آگاہ کرے تاکہ بچوں کی درست خطوط پر ذہن سازی ہو سکے''۔

3. روحانیت اور مادیت کا اتصال:

سیکولر تعلیم کو نہایت خوب صورتی کے ساتھ روحانی اقدار کو افراد کی بھلائی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ایک فرد کو علم وہنر کی تدریس واکتساب فرد کے ساتھ ساتھ تہذیبی اور روحانی افکار کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے اور تعصّبات سے دور رکھا جا سکتا ہے۔

4. وسعت نگاہ:

سیکولرازم تعلیمی عمل کے ذریعے سماج کے افراد میں وسعت فکر ونظر پیدا کرتے ہیں مدد دے سکتا ہے اور ایک فرد کو سارے توہمات اور فضول خیالات اندھی تقلید اور بے جا رسومات سے دور رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔یہ سماج میں محدود سوچ کی نفی کرتے ہوئے بے غرض سماجی خدمات کے لئے ایک خوشگوار تربیت کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔سکولر تعلیم افراد کے اندر ہمت اور اعتماد پیدا کر سکتی ہے تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی مسائل کا ایک عزم اور ارادے کے ساتھ مقابلہ کرنے کے اہل ہو سکیں۔

5. تکثیری انداز فکر:

ہندوستان چونکہ ایک ہمہ مذہبی ملک ہے، یہاں کا فلسفہ کثرت میں وحدت کا قایل ہے۔اس لیے تکثیری انداز فکر کو فروغ دینے کی بے حد ضرورت ہے۔یہ صرف ایک سیکولر نظریہ تعلیم سے ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ نصاب تعلیم میں سائنس اور ٹکنالوجی کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مذاہب کا احترام کرتے ہوئے بنیاد پرستی اور فرقہ پرستی کی حوصلہ شکنی کی جا سکتی ہے۔سیکولر تعلیم کا یہ طریقہ عمل ایک جمہوری معاشرے کو ترقی دینے میں بہت مدد دے سکتا ہے۔

6. انسانیت:

سیکولرازم کا یہ سیاسی اور سماجی مطالبہ ہے کہ تعلیم کی روح ہے آدم گری۔یعنی انسانی صلاحیتوں کی ترقی، امن، سلامتی، جذبہ خیر سگالی اس کے مقاصد قرار پاتے ہیں۔افراد کے درمیان اتحاد ویکجہتی کا قیام اس کے افعال میں شامل ہوتے ہیں۔

7. سیکولر تعلیم کے اطلاقات:

سیکولر تعلیم اپنی افادیت ومعنویت اُس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتی جب تک کہ نہ اِس کو زمینی سطح پر عملاً یا جاتا ہے۔ سیکولر طرز زندگی کو تعلیمی نظام میں موافق نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعہ سے موثر طریقہ سے عام کیا جاسکتا ہے۔ نصاب کو اس طرح ترتیب دینے کی ضرورت ہے تاکہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت یا تعصب کے جذبات پیدا نہ ہوسکیں بلکہ ایک مثبت سوچ کو فروغ ملے اس سلسلے میں خاص توجہ تدریس کے دوران تاریخ کے مضمون پر دینا پڑے گا۔ جس کے تعلق سے طلبا میں مذہبی رواداری کا جذبہ پیدا کیا جاسکے۔ کوٹھاری کمیشن ہو یا قومی تعلیمی پالیسی 1986 یا 1992 سبھی نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ انسانیت کی بہتری اور بھلائی کے لیے اُن اقدامات اور احکامات کو خاص طور پر اُجاگر کیا جائے جو وقت وقت پر مختلف حکمرانوں نے اپنے اپنے زمانوں میں اُن پر عملی جامہ پہنایا تھا۔ اسی طرح تعلیم کے ذریعے سے سیکولرازم کی مشعل کو فروزاں رکھنے کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں کو ایک تواتر کے ساتھ ترتیب دینے کی ضرورت ہے جیسے ڈرامے، مشاعرے، مذہبی تقریبات، کھیل کود کے مقابلے وغیرہ۔

8. معلم کا کردار:

تعلیم کے ذریعہ سیکولرازم کو ترقی دینے میں معلم کا رول نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ معلم خود ایک سیکولر نواز ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت ایک نمونہ ہونی چاہئے۔ تبھی اُس کا غیر جانب دارانہ رویہ غیر مبہم انداز میں طلبا کے اندر سیکولرازم کے ابلاغ کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔ معلم کو اپنے تدریسی عمل کے دوران ہمیشہ حساس رہنا پڑے گا اس کی ہر ادا اور اس کی زبان وبیاں معاشرتی اتحاد اور ہم آہنگی سے عبارت ہونی چاہئے۔ معلم اگر مضبوط ارادے اور علم واخلاق کا مالک ہے تو ایک مثالی اور پر امن معاشرے کے قیام میں ہر حائل رکاوٹ دور ہوسکتی ہے۔

فرہنگ Glossary

جمہوریت	Democracy
قومی پیداواریت	National Productivity
نوعیت	Nature
دیباچہ	Preamble

Constitution	آئین
Dimensions	ابعاد
Script	رسم الخط
Sections	طبقات
Legislation	قانون سازی
Federal	وفاقی
Central List	مرکزی فہرست
State List	ریاستی فہرست
Concurrent List	مشترکہ فہرست
Decentralise	غیرمرکوز
Demos	طاقت
Kratia	عوام
Sub-ordination	ماتحتی/زیردستی
Totalitarian	کلیت/کلی طور
Free	مفت
Socialism	اشتمالیت
Egalitarian	مساوی سماج
Equity	معدلت
Intolerance	عدم توازن
Elementary	ابتدائی

خلاصہ : (Let Us Sum Up/Points to Remember)

☆ جمہوریت Democracy دو یونانی الفاظ Demos and Kratia کا مجموعہ ہے۔جس کا مطلب طاقت اور عوام یا عوام کی حکمرانی ہے۔

☆ جمہوریت ایک طرز حکومت، ایک سماجی تنظیم اور ایک طریقہ زندگی کا نام ہے۔

☆ جمہوریت طرز حکومت کی تشکیل میں ہر ایک مرد اور عورت حصہ لیتا ہے۔

☆ جمہوریت عدم مساوات، سماجی تفریق اور امتیاز کی نفی کرتا ہے۔

☆ جمہوریت کے استحکام میں تعلیم کا رول نہایت اہم ہے۔

☆ مفت اور لازمی تعلیم ایک جمہوری ماحول سے ہی ممکن ہے۔

☆ تعلیم کے ذریعے سے جمہوریت کو فروغ دینے سے آج کا بچہ کل کا ایک ذمہ دار شہری بن سکتا ہے۔

☆ اسکول کو ایک چھوٹا سماج کہا گیا ہے۔اس حیثیت میں اسکول جمہوری ماحول کی تفہیم کے تعلق سے ایک بہترین تجربہ گاہ ہے۔

☆ جمہوریت کی تفہیم و ترقی میں ایک معلم ایک نظریہ ساز کے ساتھ ایک رہنما، ایک مفکر اور ایک دوست کا رول ادا کرتا ہے۔

☆ سوشلزم یا اشتمالیت ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔اسکو پہلی بار اٹلی میں 1803 میں استعمال کیا گیا۔

☆ کارل مارکس (1818-1883) سوشلزم کے اہم ترین نظریہ ساز مانے جائے۔

☆ ہندوستان میں مہاتما گاندھی نے Sarvodaya Samaj کا تصور پیش کیا۔

☆ سوشلزم Socialism سرمایہ داریت Capitalism سے متصادم نظریہ ہے۔

☆ ایک جمہوری ماحول میں سوشلزم اور تعلیم کا رشتہ قریب ترین ہوتا ہے اور تفاوت اور امتیاز سے پاک سماج کی تعمیر میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔

☆ سیکولرازم ایک لاطینی لفظ Seculum سے ماخذ ہے George Haydake نے پہلی بار اُنیسویں صدی میں اس کا استعمال کیا۔

☆ سیکولرازم ایک طرز زندگی ہے جن میں ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

☆ آئین ہند کے اندر جہاں ہندوستان کو ایک غیر مذہبی ریاست بتایا گیا ہے۔ وہاں سارے مذاہب کے احترام اور ان کی تبلیغ و اشاعت کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

☆ ہندوستان جیسے ملک جہاں مختلف مذاہب، زبانیں اور ثقافتوں کے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ سیکولرازم اس ملک کے مزاج اور ماحول کے عین مطابق ہے جہاں فرقہ پرستی کو رد کرتے ہوئے مذہبی رواداری، جذبہ خدمت اور قربانی کو فروغ دینے کی بات کی گئی ہے۔

☆ مساوات Equality کا مطلب ہے برابری، امتیاز اور تفاوت سے پاک فکر و عمل، معدلت Equity سے مراد محروم اور پس ماندہ طبقات میں بدلاؤ لانے سے ہے۔

☆ تعلیم کا مقصد معدلت Equity یہ ہے کہ سماجی انصاف کے ارتقائی عمل کو تسلسل کے ساتھ قائم رکھنا۔

☆ سوشلزم یا اشتمالیت ایک سیاسی اور معاشی نظریہ ہے، یہ نظریہ محنت اور اجتماعی فلاح پر زور دیتا ہے۔

☆ سیکولرازم ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔ یہ نظریہ مذاہب سے دور رہ کر عوام کی معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کا قابل ہے۔

☆ سیکولرازم تکثیری سماج اور اصول انسانیت پر خاص زور دیتا ہے۔

☆ آئین ہند میں جہاں مفت اور لازمی تعلیم پر زور دیا گیا ہے، وہاں وضاحت کے ساتھ محروم اور کمزور طبقات کی تعلیم، اقلیتوں کی تعلیم، خواتین کی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا گیا ہے۔

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

طویل سوالات:

1. جمہوریت کے کیا معنی ہیں؟ جمہوریت کے خاص خاص مقاصد پر روشنی ڈالئے۔
2. جمہوریت کے استحکام میں تعلیم کے نظری Theoritical اور فعالی Functional پہلوؤں کو دلایل کے ساتھ بیان کریں۔
3. سیکولرازم ایک سیاسی طرز زندگی کا نام ہے۔ ہندوستانی سماج کے پس منظر میں اس کی اہمیت پر گفتگو کریں۔
4. سوشلزم ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔ مارکس اور گاندھی اس کے حامی مانے جاتے ہیں۔ دونوں کے خیالات کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کریں۔
5. سیکولرازم کے فروغ کے لئے ایک تعلیمی عمل کیا رول ادا کرسکتا ہے؟

6. مساوات اور معدلت کی تعریف پیش کریں۔ تعلیم اس سلسلے میں کیا رول ادا کرسکتا ہے؟

7. سماج کے وہ کون سے طبقات ہیں جن کے حصول تعلیم پر آئین ہند میں خاص طور سے تذکرہ کیا گیا ہے؟

8. سیکولرازم ایک تکثیری سماج میں وحدت فکر وعمل کو کیسے بڑھاوادے سکتا ہے۔اس سلسلے میں تعلیم کیا رول ادا کرسکتا ہے؟

مختصر سوالات

1. جمہوریت کے معنی ہیں لوگوں کی حکومت، مختصر طور پر واضح کریں۔

2. جمہوریت کے فروغ میں معلم کے رول کو چند نکات میں بتائیں۔

3. سیکولرازم ہندوستانی معاشرے کے لیے کیوں موافق ہے؟

4. مساوات اور معدلت کے کیا معنی ہیں اور اس کی وسعت Scope بیان کریں؟

5. آئین ہند کے دیباچے میں تعلیم کے حوالے سے کیا کہا گیا ہے؟

6. اقلیتوں کی تعلیم کے بارے میں آئین ہند میں کیا کہا گیا ہے؟

7. جمہوریت کے لفظی معنی کیا ہیں؟

8. جمہوریت میں اصل طاقت کس کے پاس ہوتی ہے؟

9. تین جمہوری اقدار Values کے نام بتایئے۔

10. سیکولرازم کا مفہوم بتائیں؟

11. سوشلزم کا نظریہ سب سے پہلے کہاں پیش کیا گیا؟

12. معدلت Equity کے کیا معنی ہے؟

13. آئین کے ان دفعات کے نام بتایئے؟ جن میں تعلیم کا ذکر ملتا ہے؟

معروضی سوالات:

1. جمہوریت ایک طرز حکومت ہے، جس میں اپنا رول ادا کرتے ہیں۔

a) چندلوگ b) ایک گروہ c) ایک سیاسی جماعت d) سارے لوگ

2. مفت اور لازمی تعلیم کا ذکر آئین کے کس دفعہ کیا گیا ہے۔

a) 45 b) 61 c) 70 d) 37

3. سوشلزم کی اصطلاح کا استعمال پہلی بار کہاں پر کیا گیا؟

a) اٹلی b) برطانیہ c) امریکہ d) جرمنی

4. سوشلزم کے مشہور نظریہ ساز کون تھے؟

a) اسٹالن b) چرچل c) کارل مارکس d) ٹالسٹائی

5. ہندوستان میں سوشلزم سرو ودیا سماج Servodaya Samaj کا نام کس نے دیا؟

a) جے پرکاش نارائن b) مہاتما گاندھی c) رام منوہر لوہیا d) اچاریہ کرپلانی

6. جمہوریت Democracy دو الفاظ Kratia اور Demos کا مجموعہ ہے ان کا تعلق کس زبان سے ہے

a) لاطینی b) یونانی c) جرمن d) عربی

7. ''اسکول ایک چھوٹا سماج ہوتا ہے'' کس کا قول ہے؟

a) مہاتما گاندھی b) جان ڈیوی c) روسو d) فروبل

8. سرمایہ داریت کس کی ضد ہے؟

a) جمہوریت b) مطلق العنانیت c) سیکولرازم d) سوشلزم

9. اقلیتوں کے تعلیمی حق کو آئین کے کن دفعات میں تسلیم کیا گیا ہے؟

a) 29 اور 30 b) 39 اور 40 c) 27 اور 28 d) 51 اور 55

10. آئین ہند میں خواتین کی حصول تعلیم کا حق کن دفعات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے؟

a) 15 اور 16 b) 17اور 18 c) 29 اور 30 d) 37 اور 38

جوابات:

۱۔سارے لوگ   ۲۔45   ۳۔اٹلی   ۴۔کارل مارکس   ۵۔مہاتما گاندھی

۶۔یونانی   ۷۔مہاتما گاندھی   ۸۔جمہوریت   ۹۔ 30&29   ۱۰۔16 &15

سفارش کردہ کتابیں(Suggested Books)

1. Pivotal issues in Indian Educaiton, S. K. Kochhar, Sterling Publishers

Private Ltd., New Delhi.

2. History and Problems of Eduaiton, Yogendra K. Sharma, Kanishka Publishers, New Delhi.
3. Moderna Indian Educaiton, C. E. S. Chauhan, Kanishka Publishers, New Delhi.
4. Educatin in Emerging Indian Society, Prof. B. K. Nayak, Axis Publishers, New Delhi.
5. Philosophical and Sociological Perspectives on Educaiton, J. C. Agarwal, Shupra Publication, New Delhi.

اکائی 5۔ تعلیم اور قومی یکجہتی

Education and National Integration

تعارف (Introduction)

مقاصد (Objectives)

5.1 قومی یکجہتی کا تصور اور ضرورت

(Concept and Need of National Integration)

5.2 قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کردار

(Role of Education to promote National Integration)

5.3 قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے پروگرام

(To develop National integrity with the help of programme)

5.4 اسکول میں تعلیم امن

(Education for Peace in School)

5.5 سماجی بحران اور اس کا نظم ونسق

(Social Crisis and its Management)

فرہنگ(Glossary)

خلاصہ (Let Us Sum Up/Points to Remember)

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Activities)

مزید مطالعے کیلئے کتب(Suggested Readings)

تعارف:(Introduction)

گزشتہ سبق میں ہم نے جمہوریت اور تعلیم کے بارے میں مطالعہ کیا تھا۔کس طرح کا تعلیم اور جمہوریت میں کس طرح رشتہ ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کو کیسے مضبوط بناتے ہیں یہ ہم نے جانا۔دستورہند کے آئین کا بھی مطالعہ کیا گیا۔شوشلزم اور سیکولرزم کے کردار و عوامل جو تعلیم کو فروغ دینے کے لیے اہم ہیں کو بھی ہم نے سمجھا۔اب اس سبق میں ہم قومی یکجہتی اور تعلیم کے بارے میں جانیں گے۔

کسی بھی قوم یا ملک کی ترقی کا راز وہاں کے باشندوں کے رہن سہن اور طور طریقے پر منحصر ہوتا ہے۔جن قوموں میں آپسی تعلق، الفت اور ہم رشتگی قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتی ہے۔اگر قوم کے کسی فرد پر کوئی پریشانی آئے تو سب مل کر اسے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ قومی یکجہتی کی ہی وجہ سے فرد کا دکھ سب کے لیے ہوتا ہے۔لوگ مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔کسی کو تنگ نہیں کرتے۔تعلیم سے قومی یکجہتی کے فائدے لوگ بآسانی سمجھتے ہیں اور وہ سب عوامل جن سے قومی یکجہتی کو نقصان پہنچتا ہے،ان سے بچتے ہیں۔

قومی یکجہتی کا اہم فائدہ امن وامان کا قائم ہونا ہے۔لوگ امن کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔سماج یا ملک میں انتشار اور خلفشار نہیں ہوتا۔تعلیم امن کو قائم رکھنے میں اہم کردار نبھاتا ہے۔چونکہ امن چونکہ ترقی اور تعلیم دونوں کے لیے اسد ضروری ہے اس لیے سماجی، علاقائی اور حکومتی سطح پر اس کے قیام میں کوششیں کرنا ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس ذمہ داری کا احساس اسکول اور اداروں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

قومی یکجہتی اور امن کو نقصان پہنچانے والا سب سے بڑا مرض سماجی بحران ہے۔تعلیم کے ذریعہ ہم سماجی بحران کی نوعیت اور اسے ختم کرنے کے طریقے جان سکیں گے۔ساتھ ہی تعلیم کے ذریعہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ سماجی بحران کے نقصانات کتنے خطرناک ہوتے ہیں اور کیسے اس بحران سے بچا جائے۔ان سب کی جانکاری ہمیں تعلیم کے ذریعہ ملتی ہے۔

الغرض اس سبق میں قومی یکجہتی، امن کے فائدے اور سماجی بحران کے نقصان اور تعلیم سے ان کی ہم رشتگی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مقاصد (Aims)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد اہم اس قابل ہوجائیں گے کہ

☆ تعلیمی قومی یکجہتی کی اہمیت وافادیت بیان کرسکیں۔

☆ قومی یکجہتی سے ہونے والے سماجی اور قومی مفادات پر روشنی ڈال سکیں۔

☆ قومی یکجہتی کوفروغ دینے والے عناصر کی نشاندہی کرسکیں۔
☆ ماضی میں قومی یکجہتی سے ہوئے فائدوں کو بیان کرسکیں۔
☆ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کے کردار کو بیان کرسکیں۔
☆ تعلیم امن کی اہمیت بتاسکیں۔
☆ تعلیم امن کے قیام میں اسکولی سرگرمیوں کی فہرست تیار کرسکیں۔
☆ تعلیم اور امن کے رشتہ کی وضاحت کرسکیں۔
☆ تعلیم امن کے مقاصد واضح کرسکیں۔
☆ اسکول میں امن قائم کرنے کے طریقے بتاسکیں۔
☆ سماجی بحران کی وضاحت کرسکیں۔
☆ سماجی بحران کے نظم ونسق کے مقاصد پر روشنی ڈال سکیں۔
☆ سماجی بحران ختم کرنے کے طریقوں کی نشاندہی کرسکیں۔

5.1 قومی یکجہتی کا تصور اور ضرورت

(Concept and Need of National Integration)

کسی بھی قوم، سماج یا ملک کی ترقی کا دارومدار آپسی بھائی چارگی اور بہتر تعلقات پر ہے۔قدیم زمانے سے لے کر اب تک وہ قومیں جو آپس میں مل جل کر رہنے سہنے، ایک دوسرے کے جذبات اور خیالات کو سمجھنے اور زندگی میں ایک اصول کی پابند رہی ہیں۔ وہ ترقی کرتی گئیں۔جن میں ذات پات، رسم ورواج، علاقائی تعصب یا کسی دوسرے حالات واسباب کی وجہ سے نااتفاقی، رنجش، آپسی جھگڑے لڑائیاں رہتی ہیں وہ ترقی کے بجائے تنزلی کی شکار ہوتی گئیں۔

موجودہ دور میں یوروپی ممالک کی ترقی اور مغربی اقوام کی سربلندی کا ایک اہم راز یہ بھی مانا جاتا ہے کہ ان ممالک میں لوگ امن وامان کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔وہاں کے لوگوں میں یہ بات محسوس کی جاتی ہے کہ وہ قومی یکجہتی کی اہمیت کو بخوبی جانتے ہیں۔انہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ ہماری ترقی کا دارومدار ہمارے دیگر ہم وطنوں کی ترقی پر مبنی ہے۔ یونہی دوسروں کی خوشی سے اپنی خوشیوں کو دوبالا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں سبھی مذاہب کے افراد ایشیائی ممالک سے زیادہ سکون پاتے ہیں۔

تعلیمی شعبوں میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا، صحت اور دیگر معاملات میں ایک دوسرے کو تحفظ فراہم کرنا، مذاہب اور رسم ورواج کو باقی رکھتے ہوئے تعلقات کو برقرار رکھنا، ضرورت کے وقت کام آنا، ایک خاص مذہب یا کلچر کا نمائندہ نہ بن کر انسانیت نواز اور قوم پرست ہونا ضروری ہے۔

قومی یکجہتی کا معنی:- (Meaning of National Integration)

ایک قوم یا ملک کے باشندے ملکی وقومی مفاد کے لیے متحدہ اور آپس میں مل کر رہیں۔ ایک دسرے کو نجی معاملات میں مداخلت غیر ضروری سمجھیں یا سماجی رسوم کی ادائیگی میں یا جذبات وخیالات کے اظہار کی آزادی میں رکاوٹیں نہ ڈالیں اور جہاں تک ہو سکے مکمل تعاون پیش کرے۔

ہندوستانی قومی یکجہتی کو سر سید نے بہت اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔ سر سید احمد نے کہا تھا کہ ہندوستان ایک خوبصورت دلہن ہے ہندو اور مسلمان اس کی دو آنکھیں ہیں۔

دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ قومی یکجہتی کے معنی مختلف، مذاہب، مسلک، ذات اور علاقے کے لوگوں کا اپنے مذہب، رسوم ورواج، علاقے اور ذات پات پر قائم رہتے ہوئے ملک کے دیگر طبقات کے افراد سے پر خلوص عقیدت رکھنا اور ان سے محبت کو فروغ دینا شامل ہے۔

قومی یکجہتی کا تصور (Concept of National Integration)

قومی یکجہتی سے مراد کسی بھی اقوام کے تمام لوگوں کے بیچ ''ہم'' کا جذبہ۔ جب کسی ملک کے تمام لوگ مذہب، ذات، علاقے، نسل اور ثقافت کی حدیں توڑ کر ایک دوسرے سے ''ہم'' کے جذبے سے جڑ جاتے ہیں اور اپنے انفرادی مفادات کو قومی مفادات کے لیے قربان کرنے لگتے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ملک میں قومی یکجہتی ہے۔ قومی یکجہتی کا مطلب ہوتا ہے ملک کے اندر مختلف زبانوں، رسم ورواج، ذات، نسل، مذاہب، پیشہ اور عقیدے کے ماننے والوں کے درمیان آپسی ہم رشتگی، میل جول اور بنا کسی خوف وخطرے کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کا جذبہ۔ قومی یکجہتی کسی بھی ملک کے لیے بہت اہم ہوتی ہے کیونکہ اس کے بغیر اس ملک کے وجود کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ قومی یکجہتی کسی بھی قوم کے لوگوں کے بیچ یکسانیت (Oneness) کا وہ جذبہ ہے جو کہ مشترکہ طور پر دلچسپیوں کی بنیاد پر فروغ پاتا ہے اور جو لوگوں کو ان کے علاقے ذات، زبان اور ثقافت کے اختلافات کے باوجود آپس میں اس طرح باندھے رکھتا ہے کہ وہ لوگ اپنے مفادات کو قومی مفادات کے سامنے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔

قومی یکجہتی کی تعریف اور مفہوم کو مختلف ماہرین تعلیم نے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے جن کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

کوٹھاری کمیشن کے مطابق:-

’’قومی یکجہتی قوم کی مستقبل میں ہونے والی ترقی میں بھروسہ،قوم کی اہمیت کا اعتبار اور قوم کے لیے ذمہ داری کے جذبے کو کہتے ہیں‘‘۔

پرانی ہندوستانی کہاوت کے مطابق:-

’’خاندان کے لیے افراد کو قربان کرو، سماج کے لیے خاندان کو قربان کرو اور قوم کے لیے سماج کو قربان کرو‘‘۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا قول:-

’’قومی یکجہتی سے مراد دلوں اور ذہنوں کی یکجہتی ہے اور الگاؤ کے جذبے کو (Supperssion) دبانا ہے‘‘۔

مشہور تعلیم داں K.G. Siyydain کا قول:-

’’قومی یکجہتی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اختلافات کو ختم کر دیا جائے بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ لوگوں کو الگ نظریہ دیکھنے کا اور اپنے اختلافات کے اظہار کرنے کا بے خوف وخطر اختیار دیے لیکن قومی اتحاد اور بنیادی وفاداریوں کے ایک بڑے ڈھانچے میں‘‘۔

مندرجہ بالا ان تمام اقوال کی بنیاد پر ہم قومی یکجہتی کے بارے میں مندرجہ ذیل نتائج اخذ کرتے ہیں۔

1 یہ لوگوں کے ذہنوں میں بھائی چارگی کا ایک جذبہ ہے۔

2 یہ لوگوں کے اندر باہمی جماؤ/ پیچیدگی کا ایک جذبہ ہے۔

3 یہ ملک کے لیے محبت حب الوطنی اور وفاداری کا جذبہ ہے۔

4 یہ لوگوں میں آپس میں باہمی تعاون، بھروسے اور اتفاق، یکسانیت (Oneness) فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے، ملک کو متحد رکھنے Unit رکھنے کا جذبہ ہے۔

5 یہ دوسرے لوگوں کے عقائد کے لیے تحمل اور صبر کا جذبہ ہے۔

6 یہ مہم کا جذبہ ہے نہ کہ میں کا۔

7 یہ جیو اور جینے دو کا جذبہ ہے۔

8 یہ کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) کا جذبہ ہے۔

9 یہ اپنی ضرورتوں اور دلچسپیوں اور مفادات کو قوم کے لیے قربان کرنے کا جذبہ ہے۔

یعنی کل ملا کر کہا جا سکتا ہے کہ قومی یکجہتی ایک بہت ہی جامع (Comprehensive) تصور ہے اور اس کے بہت

سارے پہلو ہوتے ہیں۔ اصل میں یہ قومی زندگی کے تمام پہلوؤں سے جڑا ہوا ہے اور تمام پہلو ایک دوسرے سے ہم رشتگی (Co-Relation) رکھتے ہیں۔

قومی یکجہتی کی ضرورت: (Need of National Integration)

قومی یکجہتی کسی بھی ملک وقوم کے لیے بہت اہم ہوتی ہے کیونکہ اس کے بغیر اس ملک کے وجود کا تصور ممکن ہیں ہے۔ قومی یکجہتی ملک وقوم کے تمام لوگوں کو ایک ہار میں پروتی ہے جس کے سبب ایک خوبصورت ہار کی تشکیل ہوتی ہے اور ایک خوشحال اور بہتر ملک کا نظام قائم ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمارے ملک ہندوستان کی بات ہے تو یہاں پر قدیم زمانے سے مختلف مذاہب کے ماننے والے مختلف زبانوں کے بولنے والے اور مختلف ثقافتوں والے لوگ ایک ساتھ رہتے آئے ہیں۔

لیکن پچھلے کچھ سال سے ملک میں انحطاطی طاقتیں (Disintigrative Forces) سرگرم ہیں۔ بڑے پیمانے پر ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہورہے ہیں جس میں لاکھوں جانیں اور کروڑوں روپے کی مملکت کا نقصان ہوا ہے۔ ملک میں چھوٹے چھوٹے مفادات کو لے کر ہڑتال بلائی جاتی ہے جس کے نتیجے میں ملک میں معاشی ترقی متاثر ہوتی ہیں۔ ہمیں اپنی تاریخ پر غور کرنا چاہئے کہ جب ہم آپس میں بٹے (Divide) تھے تو ہم کو دوسروں کی غلامی کرنی پڑی ہے دوسرے لوگوں نے بڑے پیمانے پر ہمارا استحصال کیا اور ظلم وستم برپا کیا۔ اس لیے ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم قومی یکجہتی کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھیں کیونکہ اس کے بغیر نہ تو ہم اچھی طرح سے ترقی کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی معیار کو بلند و بالا بنا سکتے ہیں۔ قومی یکجہتی کی ضرورت کو مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔

1 وسیع الذہنی (Broad Mindness)

لوگوں میں وسیع الذہنی (Broad Mindness) پیدا کرنے کے لیے قومی یکجہتی کی بہت ضرورت ہے۔ قومی یکجہتی کے باعث ہی لوگ ایک دوسرے کے خیالات ونظریات سے اتفاق رکھ پائیں گے اور اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچائیں گے۔ کھلے اور وسیع ذہن کے ذریعہ لوگ اپنے مشورات اور بہتر تصورات سے دوسروں کو استفادہ حاصل کروا سکتے ہیں۔

2 معاشی ترقی (Economic Development)

معاشی ترقی کسی بھی قوم، فرد اور ملک کے لیے نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ معاشی ترقی کے ذریعہ کوئی بھی ملک اپنے معیار کو بہتر اور بلند و بالا بنا سکتا ہے اور اس ترقی میں قومی یکجہتی کا الگ ہی فقدان ہوتا ہے۔ قومی یکجہتی کے ذریعہ لوگ، ملک کے دوسرے لوگوں کی اسکیمیں، Business، تجارت اور استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ قومی یکجہتی کے سبب ہی ملک میں معاشی ترقی ممکن ہوگی۔

3 معیارزندگی میں بلندی

ملک میں قومی یکجہتی کے سبب لوگوں میں امن وامان اورخوشحالی کا ماحول بنا رہے گا اور ملک معاشی اور اخلاقی طور پر ملک اور قوم کے لوگوں کے معیارزندگی میں بلندی تک پہنچ پائے گی۔

4 حب الوطنی کے جذبے کوفروغ

کوئی بھی ملک وہاں رہنے والے ملک کے باشندوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ملک کے باشندے جب تک ملک سے محبت نہیں کریں گے ان کی ترقی اور قومی یکجہتی کوفروغ حاصل نہیں ہو پائے گا۔ یہ ملک سے محبت یعنی حب الوطنی کا جذبہ ہی ہے جومختلف مذاہب،نسل، زبان،ثقافت کے باوجودلوگوں کوایک ہی دھاگے میں پروتی ہے۔اس لیےقومی یکجہتی کے لیے حب الوطنی کا جذبہ ہونا نہایت اہم ہے۔

5 جمہوریت کوکامیاب بنانے کے لیے

جمہوری نظام تبھی صحیح معنوں میں صحیح طور پر رائج اور اثر انداز ہوسکتا ہے جب تک ہم سبھی ملک کے تمام باشندے مل جل کر ایک خوشحال اور بہتر قومی یکجہتی کا نمونہ پیش کریں۔ جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے تمام لوگوں میں آپسی تال میل، ہم رشتگی یعنی قومی یکجہتی کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔

6 ملک کے دفاع کومضبوط کرنے کے لیے

کسی بھی ملک کی طاقت اس ملک میں رہنے والے لوگوں سے ہوتی ہے جب تک ہم United رہیں گے تب تک کوئی بھی بیرونی/ خارجی طاقت ہمارا نقصان نہیں کرسکتی ہے۔اس لیے ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے اور ایک مستحکم اور مضبوط ہندوستان/ ملک کے لیے ملک کے باشندوں کے درمیان تال میل کا جذبہ ضروری ہے۔

7 باہمی سمجھ اورتحمل کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے

لوگوں میں باہمی سمجھ اورتحمل کا جذبہ پیدا کرنے میں قومی یکجہتی اہم رول ادا کرتی ہے۔قومی یکجہتی مختلف مذاہب،نسل، ثقافت،قومی یکجہتی لوگوں کو اپنے ملک سے محبت کے جذبے یعنی حب الوطنی کے جذبے کوفروغ دیتا ہے۔ چونکہ مختلف افراد، ثقافت،نسل کے لوگ ایک ملک کی وجہ سے ہی ایک دوسروں سے Related ہیں اس لیے حب الوطنی کے جذبے کوفروغ میں قومی یکجہتی کا بہت بڑا فقدان ہوتا ہے۔

8 انحطاطی طاقتوں کو (Disintegrative Forces) کمزور بنانے کے لیے

قومی یکجہتی تمام لوگوں کوایک پھولوں کے ہار میں پروتی ہے اور مختلف انحطاطی طاقتوں کو کمزور بناتی ہیں۔ اگر لوگوں میں

قومی یکجہتی کا جذبہ ہوگا تو کوئی بھی خارجی یا بیرونی انحطاطی طاقتیں ان کو کمزور نہیں بنا سکتی۔

9 فرقہ پرستی، ذات پات، نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے

ہمارا ملک ہندوستان مختلف مذاہب، نسل، ذات پات، زبان کے اعتبار سے بٹا ہوا ہے۔لیکن ان تمام اختلافات کے باوجود یہاں اتحاد ہے اور یہ اتحاد صرف قومی یکجہتی کے جذبے کے ذریعے ہی ممکن ہے جو کہ لوگوں کو فرقہ پرست، ذات پات، مذاہب اور نسلی امتیاز کے زمرے سے الگ کرتی ہے اور سبھی کو ایک ہی پھول مالا 'ہندوستانی' کے نام سے اتحاد Unite کرتی ہے۔

قومی یکجہتی کے فائدے اور اس کی اہمیت

(Benefit and Importance of National Integeration)

قومی یکجہتی کی وجہ سے کسی بھی مذہب، سماج یا ذات سے تعلق رکھنے والے افراد احساس کمتری کے شکار نہیں ہوتے۔انہیں اپنے یا اپنے افراد کی تحفظ کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔اقلیتی طبقہ یا SC - ST سے جڑے افراد معاشی، تعلیمی یا سیاسی معاملات میں خود کو پچھڑا ہوا یا ستایا ہوا محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ دولت مند یا اکثریتی طبقہ والے انہیں تعاون فراہم کر کے ملک کی ترقی کی دھارا میں شامل کرتے ہیں۔قومی یکجہتی کی وجہ سے کسی بھی بڑے نجی یا سرکاری اداروں میں ہر مذہب، ذات، نسل، علاقے کے لوگوں کو داخلہ کی اجازت ہوتی ہے۔سرکاری اور نجی سیکٹروں میں بھی نوکریوں کے سلسلے میں کسی طرح کا تعصب نہیں کرتی۔قومی یکجہتی کی بنا پر ہی سرکاری رعایتیں عام پبلک کو ملا کرتی ہیں۔

قومی یکجہتی کے چند فائدے:

- عوام میں اعتماد اور بھروسہ بڑھتا ہے۔
- عوام میں آزادی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور خوشیاں ملتی ہے۔
- لوگ بلاخوف و خطر ملک کی ترقی میں ساتھ دیتے ہیں۔
- طلبہ کی تعلیمی سرگرمیاں تیزی سے آگے بڑھتی ہیں۔
- سماجی طور پر پچھڑے افراد کو آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔
- علاقائی، صوبائی اور مرکزی سطح پر عوام میں اتحاد اور محبت نظر آتا ہے۔
- ملک کی معاشی، اقتصادی اور تعلیمی حالت میں سدھار آتا ہے۔

- تشدد، فسادات اور ہنگامے وغیرہ پر کنٹرول ہوتا ہے۔
- لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ آپسی تفرقہ اور انتشار معدوم ہوتا ہے۔

(4) ملک کی معاشی واقتصادی حالت میں بڑھاوا ہوگا۔

(5) ملک میں خوشحالی آئے گی۔

(6) تعلیمی اداروں کا فروغ ہوگا۔

(7) امن وامان قائم ہوگا۔

1 ملک کی اندرونی نظام کی مضبوطی کے لیے:-

کسی بھی قوم یا ملک کو اس وقت تک طاقتور نہیں مانا جاسکتا جب تک اس قوم کے افراد یا ملک کے باشندوں میں آپسی انتشار اور نفرت ہو۔ قوم کے افراد کے آپسی اتحاد سے قوم کو طاقتور بناتے ہیں۔ اسی طرح ملک کے باشندے آپسی بھائی چارگی اور یکتائی سے ملک کو طاقتور بناتے ہیں۔ جب کسی بھی ملک کے لوگ آپس میں مذہب کے نام پر، علاقہ، ذات پات یا دیگر معاملات میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں تو کوئی بھی کمزور طاقت ان پر حاوی ہوجاتا ہے۔ اسی لیے ملک کی اندرونی نظام کو شفاف بنانے اور مضبوط کرنے کے لیے قومی یکجہتی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

2 ملک کی تعمیر وترقی کے لیے:-

ملک کی پہچان ملک کے پورے باشندوں سے ہوتی ہے۔ کسی خاص مذہب کے ماننے والوں سے نہیں۔ اس لیے ملک کی تعمیر وترقی کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے سبھی باشندے خواہ کسی بھی مذہب، علاقہ، ذات سے تعلق رکھتے ہوں ملک کی تعمیر و ترقی میں یکجہتی پیدا کریں اور متحد ہوکر ملک کو آگے بڑھائیں۔

3 سبھوں کو تعلیم حاصل کرنے کی آزادی:-

قومی یکجہتی کی وجہ سے ہی یہ ممکن ہو پایا ہے کہ غریب وامیر سبھی طبقات کے طلبہ ایک ساتھ ایک کلاس میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کریں۔ تعلیم کے حصول سے ملک کا نام روشن ہوگا۔ غربت وافلاس ختم ہوگا۔ لوگوں کو روزگار ملے گا۔

4 ملک کی سالمیت اور بقا:-

ملک کی سالمیت اور بقا کے لیے بھی قومی یکجہتی بہت ضروری ہے۔ جب تک افراد ملک میں محفوظ رہتے ہیں وہ ملک کی حفاظت کے لیے جان بھی دے دیتے ہیں۔ اگر انہیں تشدد یا فرقہ وارانہ فسادات کا سامنا کرنا پڑے یا حکومتی سطح پر جانب دارانہ رویہ برتا جائے تو ملک کے باشندوں میں بے چینی بڑھتی ہے اور ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہونے لگتا ہے۔

5.2 قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کردار

(Education as an Instrument for Developing in National Integration)

قومی یکجہتی لانے میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن کے الفاظ میں ''قومی یکجہتی نہ تو اینٹ اور گارے سے بنائی جاسکتی ہے اور نہ ہی ہتھوڑے اور چھینی سے بلکہ یہ تو ایسا جذبہ ہے جو لوگوں کے دلوں اور دماغ میں خاموشی سے بنتا ہے اور اسے صرف تعلیمی سرگرمیوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے''۔ اس سلسلے میں پنڈت نہرو کا قول ہے ''اگر ہندوستان کو مستقبل میں آزاد اور متحد رہنا ہے اور اپنی جمہوریت کو بچائے رکھنا ہے تو اسے اپنے تعلیمی نظام کے ذریعے لوگوں کو یکجہتی اور جمہوریت کی تربیت دینا چاہئے نہ کہ علاقائی مفادات اور تانا شاہی کی''۔ ان اقوال سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم تعلیمی سرگرمیوں اور اس کے نصاب اور تدریسی طریقوں کو صحیح طریقے سے منظّم کریں تو ہندوستان کے لوگوں کے اندر قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے کوٹھاری کمیشن کے مطابق ''لوگوں کے اندر ایسی عادتیں، طرزِ عمل اور کردار پیدا کرنا چاہئے جس سے ہندوستان کے اندر ایسے شہریوں کی نشو و نما ہو جو جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کریں اور اسے تمام اثرات کو زائل جو قومی مفادات اور سیکولر سوچ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

تعلیم کو قومی یکجہتی کے فروغ میں مندرجہ ذیل کوششیں کرنی چاہئیں:-

1 لوگوں کے اندر قومی یکجہتی لانے کے لیے آگاہی پیدا کی جائے۔ اس کے لیے لوگوں کو عدم تشدد، منطقی سوچ اور سیاسی طرز عمل پیدا کرنا ہوگا۔ اپنے نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں میں ان چیزوں کو برابر اہمیت دینی چاہئے۔ ان تمام واردات اور موضوعات کو نصاب میں شامل کرنا چاہئے جن سے کثرت میں وحدت (Unity Indiversity) کی سیکھ ملے۔

2 تعلیم کے ذریعے لوگوں کے اندر اقدار پیدا کرنا چاہئے۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ قومی یکجہتی کے وجہ سے وہ سرشار رہے۔ یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں اور ان کے بارے میں جان سکیں۔

3 ہندوستانی دستور کے ہدف، جمہوریت، سیکولرزم اور سوشلزم کے بارے میں لوگوں کو بتانا چاہئے اور ان تینوں کے حصول کو اپنا تعلیمی مقصد بنانا چاہئے۔

4 ہم کو اپنے ملک و ملت کی ضرورت کے مطابق انسانی طاقت (Manpower) کا استعمال کرنی چاہئے۔ خاص طور پر حرفتی تعلیم (Vocational Education) پر زور دینا چاہئے اور ہندوستان کے تمام لوگوں کو ان کی ذات، نسل اور علاقے کا امتیاز کیے بغیر ان کے اندر مہارت پیدا کرنی چاہئے تاکہ ان کو روزگار آسانی سے حاصل ہوسکیں۔

5 ان کتابوں اور تدریسی اشیاء کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے جس میں کسی خاص گروہ اور طبقے کے لوگوں پر انگلی اٹھائی گئی ہو یا کمی نکالی گئی ہو۔ایسی چیزوں کو ان کتابوں سے فوراً دور کر دینا چاہئے۔

6 مختلف قومی دنوں اور مختلف رہنماؤں کی یوم پیدائش وغیرہ کی تقریب بھی اسکولوں میں مناتے رہنا چاہئے۔اس سے تمام لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے۔

5.3 قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے چلائے گئے پروگرام

(Programme in Promoting National Integration)

قومی یکجہتی کے فروغ میں ہر ایک انسان/ ملک کے ہر باشندے کی حصہ داری ہے لیکن سرکار کو قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ ایک بہتر اور خوشحال ملک وقوم کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔قومی یکجہتی کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے سرکار کو مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے:

1 سیکولر پالیسی/سیکولر تعلیم

سرکار کو سیکولر پالیسی کو سختی سے نافذ کرنا چاہئے اور تمام پارٹیوں کے لوگوں کے بیچ ایک عام رائے بنانی چاہئے کہ دستور کے بنیادی اصولوں کو انتخاب کا مدعا نہ بنایا جائے اور ان پر سیاست نہ کی جائے۔

2 سیکولر تعلیم

تعلیم انسان کی شخصیت میں نکھار لانے اور عوام میں بیداری لانے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ قومی یکجہتی کو فروغ دینے میں ایک اہم اوزار ثابت ہوتی ہے۔سیکولر تعلیم کے ذریعے ہر انسان کو تعلیم میں برابری کے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔اس لیے سرکار تعلیم میں ایسے نصاب اور مضمون کو رائج کرے جس سے ملک کے لوگ/طلبا کے اندر حب الوطنی اور قومی یکجہتی کا فروغ حاصل ہو۔

3 معاشی مساوات

سرکار کو معاشی مساوات لانے کی کوشش کرنی چاہئے اس کے لیے گاؤں اور غریب طبقوں اور دور دراز علاقوں (Remote Areas) پر زیادہ دھیان دینے کی اور ان کی معاشی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔جن سے ان کے اندر پسماندگی اور پچھڑے پن کے جذبے کو فوقیت نہ ملے اور وہ خود کو دوسروں کے مقابلے کمتر اور الگ تھلگ نہ سمجھے اور باہمی تال میل میں کمی نہ ہو۔

4 صنعت کاری میں فروغ

علاقائی مساوات کو دور کر کے جو علاقے پیچھے ہیں وہاں پر صنعت کاری کی کوشش کی جائے اور ان کی مخصوص مدد کی جائے۔

5 سماجی مساوات کے ذریعے

سرکار کو سماجی مساوات لانے کے لیے ہر طبقے کے لوگوں کو سرکار میں نمائندگی کا موقع فراہم کرنا چاہئے۔

6 بدعنوانی کا خاتمہ

سیاسی رہنماؤں کو اعلیٰ اخلاقی کردار کے ضابطوں کا پابند ہونا چاہئے۔ سرکاری سیاسی رہنما سرکار کے نمائندے ہوتے ہیں اور سرکار کی نمائندگی کرتے ہیں اس لیے سرکار کو ایسے نمائندوں کا انتخاب کرنا چاہئے جو کہ بدعنوانی سے دور ہو اور بدعنوان لوگوں کو سیاست سے دور رکھنا چاہئے۔

7 ثقافتی سرگرمیوں کا اہتمام

مختلف ثقافتی سرگرمیوں کے انعقاد کے ذریعہ ملک میں قوم کے درمیان قومی یکجہتی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ مختلف قسم کی ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعہ لوگ ایک دوسرے کی ثقافت، رسم ورواج سے روبرو ہوتے ہیں۔ مختلف ملک میں عظیم شخصیتوں اور شہیدوں کے جنم دن National Day وغیرہ کے انعقاد کے ذریعہ لوگوں میں شخصیتوں اور شہیدوں کے تعاون اور ان کی کارکردگیوں سے لوگوں کو روشناس کروانا چاہئے۔ جس کے ذریعہ لوگوں کو یہ احساس ہوگا کہ ان لوگوں نے ملک کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے اپنی مال اور جانیں تک قربان کریں۔ اس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں اپنے ملک سے محبت وہم رشتگی پیدا ہوگی اور قومی یکجہتی کو فروغ ملے گا۔

غیر سرکاری تنظیموں (Non Governmental Organisation) کا قیام

قومی یکجہتی کے فروغ میں غیر سرکاری تنظیموں کا کردار نمایاں ہے۔ غیر سرکاری تنظیمیں سماجی فلاح کار ہوتی ہیں جو سماج میں پھیلی برائیاں، جرائم کو روکنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی ضرورت کو پوری کرتے ہیں۔ N.G.O اپنا تعاون بلا کسی ذات پات یا مذہب کے امتیاز کے بغیر کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں جس کے ذریعہ لوگوں میں مثبت رویہ پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

5.4 اسکول میں تعلیم امن: (Peace Education In School)

تعلیم امن طالب علموں کو اپنی زندگی سمجھنے، جھگڑے منتقل کرنے، سماج کو بدلنے اور پوری دنیا میں امن لانے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ یہ شعبے کا ایک حصہ ہے جسے کلاس روم میں مثبت طریقے سے پڑھائی جاتی ہے اس کے علاوہ کھیل کا میدان اور سماج میں بھی پرامن طریقے سے اس کی نشو ونما کی جاتی ہے۔

تعلیمی امن کے مقاصد:-

بچوں میں تعلیمی امن کو ترقی دینے یا بڑھانے کے حسب ذیل طریقے ہیں:

1 مسئلہ کا حل کرنے اور جھگڑے کو مثبت طریقے سے سلجھانے میں مدد کرتی ہے۔

2 احساس، نقطۂ نظر اور غصہ کو قابو میں رکھنے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

3 دوسروں کے احساس اور نقطۂ نظر کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔

4 دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

5 آزادانہ طریقے سے سوچنے اور تنقیدی نقطۂ نظر سے وابستہ کراتی ہے۔

6 ذمہ دارانہ طریقے سے حصہ لے کر فیصلہ لینے کے لائق بنا دیتی ہے۔

تعلیمی امن سے کردار یا رویہ میں تبدیلی:-

1 تعلیمی امن کی وجہ سے کردار یا رویے میں بھی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

2 یہ دوسروں کے متعلق سوچنے اور مدد کرنے کی خواہش کو ابھارتی ہے۔

3 اس کی وجہ سے ایمانداری اور انصاف کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

4 دوسروں کی تہذیب، دھرم اور زندگی گزارنے کے طرز کو احترام کی نگاہ سے دیکھنے اور عزت کرنا سکھاتی ہے۔

5 یہ Tolerane اور Compassion میں بھی تبدیلی یا ہنری لاتی ہے۔

تعلیمی امن سے علم میں اضافہ:-

تعلیمی امن سے نالج میں دیگر اضافے ہوتے ہیں۔

1 مسئلہ اور جھگڑے کو کیسے اور کس طرح سے حل کیا جا سکتا ہے اسے وسیع طریقے سے سوچنے میں مدد کرتی ہے۔

2 اقدار کو قائم رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

3 انسانی حقوق اور ذمہ داری کو نبھانے کا حل تلاش کراتا ہے۔

4 یہ علاقائی Local، قومی National اور بین الاقوامی International، تنظیم Organisation کے رول اور اثرات پر امن طریقے سے بڑھانے اور حل کرنے کے راستے تجویز کراتا ہے۔

کمرہ جماعت میں ''امن'' کو ترقی دینے کے طریقے:

کمرہ جماعت میں ''امن'' کو ترقی یا بڑھاوا دینے کے حسب ذیل طریقے ہیں:

1 کمرہ جماعت میں سب سے پہلے طالب علموں سے لفظ ''امن'' کی تعریف کریں یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ لفظ ''امن'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ جو کچھ جواب دیں گے اس کے بعد آپ (استاد) ''امن'' کی تعریف کرتے ہوئے کہیں گے کہ ''امن'' ہر جگہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ خواہ وہ کمرہ جماعت ہو یا اس کے باہر۔

2 دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کلاس کو ''Peace Zone'' Declare کردیجئے۔ اس کے بعد سال کے شروع ہی میں اپنے Rules کسی ایک مقام پر چپکا دیجئے جہاں سے ہر کوئی دیکھ سکے۔

3 Rule Play کے ذریعہ مختلف طرح کے مسائل، جھگڑے کو Define اور Discuss کرکے حل کرایا جاسکتا ہے اور Peacefull کے بہت سے راستے نکالے جاسکتے ہیں۔

4 اسکول میں کسی طرح کا Function کرانا ہو یا سالانہ پروگرام کرنا ہو جیسے Musical, Poetry Recitation یا دیگر پروگرام تو ان کا موضوع ''Peace'' انتخاب کریں۔ یہ بچوں کے لیے ایک چیلنج ہوگا کہ لفظ ''امن'' کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی کہانی، گانے کہنے اور سنتے ہیں۔ اس کے علاوہ ''امن'' کی موجودگی میں Picturing اور Drawing جیسے پروگرام کراسکتے ہیں۔

5 آپ بچوں کے سامنے ان کے والدین یا کسی استاد سے فضول کی باتیں نہ کریں۔ دوسروں کی عزت کریں۔ استاد کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ کیا کہے، نہ یہ کہ کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ طالب علم کے ذہن میں سنی گئی بات زیادہ گردش کرتی ہے۔

6 اسکول یا گھر میں خاص رسم اور چھٹی کا اہتمام کریں۔ اس میں خوشی کا پروگرام یا غم Occasional ہوسکتا ہے اور ہر کوئی پرامن طریقے سے Decorating, Plannig اور Celebrating ایک دوسرے سے Share کرسکتے ہیں۔

7 جب تاریخ، جغرافیہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو پوری دنیا کے مختلف Custom اور Tradition کا علم ہوتا ہے۔

8 Children مختلف طرح کے Pet Materials اور Plants وغیرہ اپنے Environment کو دیکھتے ہوئے ان سب کا استعمال کرتے ہیں۔

تعلیم امن کے فروغ میں اسکولی سرگرمیاں:

طلبا کو رواداری کو فروغ دینے کی تربیت دی جائے۔طلبا میں آپسی بات چیت کے ذریعے ترسیلی مہارت کو فروغ دیا جائے۔طلبا میں اچھے رویے اور آپسی بھائی چارگی کو بڑھاوا دیا جائے۔بچوں کو NCC, NSS اور اسکاؤٹ (Scout) اور گائیڈ (Guide) جیسی سماجی تنظیموں میں

بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لیے اسکول کے اساتذہ پہل کریں۔کیونکہ ان تنظیموں میں ایسے مواد اور ایسی کثرتیں اور دوسری سماجی خدمات کو فروغ دیا جاتا ہے جس سے سماج میں امن اور بھائی چارگی کو بڑھاوا ملتا ہے۔

5.5 سماجی بحران اور اس کا نظم و نسق

(Social Crisis and its Management)

سماجی بحران:

سماجی بحران ایک ایسا بحران ہے جو ایک انفرادی سماجی زندگی کو تبدیل کر دیتا ہے اس میں Recession، World War اور Terrorism وغیرہ سب ہی شامل ہو سکتے ہیں۔یہ سب اہم عناصر ہیں جو ''سماجی بحران'' کے ذمہ دار ہیں۔

سماجی بحران کے اقسام (Types of Social Crisis)

سماجی بحران کے حسب ذیل اقسام ہیں:

a Local: موت، سوسائیڈ، واقعہ، Crime اور تشدد وغیرہ جو Local Community کے اندر ہوتے ہیں۔

b Global: قدرتی آفات اور دہشت گردی وغیرہ جو عالمگیر پیمانے پر ہوتے ہیں۔

بحران کے انتظام کا آغاز:-

بحرانی انتظام کو سب سے پہلے ''Jhonson'' نے 1982ء میں کیا تھا جب Chicago میں سات لوگ مارے گئے تھے۔اس وقت ملک میں Tyhenal Capsuler اور Diary Milk فری کی گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ''بحران'' کے اثرات ملک میں کم ہو گئے اور ترقی کی طرف دوبارہ گامزن ہو گئے۔

بحرانی انتظام کے مقاصد(Aims of Social Crisis Management)

اس کے حسب ذیل مقاصد ہیں:-

1 بحرانی انتظام کے مقاصد یہ ہیں کہ ''بحران'' کے مسائل کو جلد سے جلد حل کرنا ہے۔ تنظیم کی حفاظت کے لیے ایک وجوہاتی نتائج کے ساتھ یاد دے کر اسے نکال پھینکنا ہے۔ یہ بالواسطہ بحران کی جڑ تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے جو تنظیم کے Progress ختم یا برباد کرتا ہے۔

2 انتظامی بحران ہر چیز کو Control کرتا ہے جو Prosperity کے راستے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ اس کے تمام دروازے کو اثر انداز طریقے سے کھول دیتے ہیں جو Negatice حالات کو بیان کرتے ہیں۔

3 انتظامی بحران تنظیم کے لیے تمام دستیاب وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کے راستے دکھاتا ہے۔

سماجی بحران کو ختم کرنے کے طریقے (Resorurces to and the Social Crisis)

1 ایمانداری(Honesty)

بحرانی انتظام میں سب سے پہلے لیڈر کو ایماندار ہونا چاہئے۔ اگر لیڈر بے ایمان یا مستحکم دماغ نہ رکھتا ہو تو بحرانی انتظام ذرائع یا مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔

2 وسیع النظر

لیڈر کے اندر یہ خاصیت ہونی چاہئے کہ وہ ایک گہری یا دوراندیش نگاہ رکھتا ہے۔ بحران کے متعلق صحیح فیصلہ لینے کے صلاحیت رکھتا ہو۔

3 صلاحیت (Competency)

Competency کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لیے کہ بغیر صلاحیت لیڈر ''بحران'' کو ختم نہیں کر سکے گا۔

4 تاعمر سیکھنے کی کوشش کرنا (Life Long Learning)

لیڈر کو چاہئے کہ وہ وقت پر زندگی کے بہت سارے چیزوں کا مطالعہ کرے۔ کوئی بھی حالات یکساں نہیں رہتے بلکہ بدلتے رہتے ہیں۔ اس لیے ضرورت کے مطابق Demand کی بھی تبدیلی ضروری ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ حالات کے مطابق تبدیلی لانی چاہئے جس کے لیے لیڈر Life Long Learning ضروری ہے۔

5 چھان بین (Inspection)

زندگی کے ہر شعبے کا علم ہونا ضروری ہے خواہ وہ کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتا ہو۔اس کے لیے لیڈر کو چاہئے کہ وہ Inspection کرتا رہے اور سماجی بحران کو دور کرے۔

6 بھروسہ اور اعتماد پیدا کرنا

بھروسہ اور اعتماد کے ذریعہ بھی سماجی بحران کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ فرد یا انسان اپنی ذاتی کوششوں اور لگن سے دوسرے افراد کا بھروسہ حاصل کریں اور علاقے و اطراف کے لوگوں میں عزت و شہرت اور قابل بھروسہ ہو۔سماجی بحران کا حل کا یہ بہتر طریقہ ہے۔گاؤں اور شہروں کے بعض علاقوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ کسی بھی لڑائی جھگڑے یا پنچایتی معاملوں میں جو پر اثر شخصیت والے ہوتے ہیں عوام کا جن پر اعتماد ہوتا ہے وہ ان کی باتوں پر بہت زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ایسے لوگ جو قابل بھروسہ اور اعتماد والے ہوں خواہ وہ کسی بھی مذہب یا ذات کے ہوں سبھی طبقے کے افراد ان کی باتوں کو سنتے ہیں۔ سماجی بحران کو ختم کرنے کے لیے ایسے افراد کی ضرورت پڑتی ہے۔

فرہنگ: Glossary

قومی یکجہتی	National Integration
کثرت میں وحدت	Unity in Diversity
انحطاط پیدا کرنے والی قوتیں / طاقتیں	Disintegrative Forces
سماجی بحران	Social Crisis
تاحیات اکتساب	Life Long Learning

خلاصہ: (Let Us Sum Up/Points to Remember)

ہندوستان ایک تکثیری سماج کا حامل ملک ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، ذاتوں، جماعتوں اور زبانوں اور ثقافتوں کے لوگ صدیوں سے ایک ساتھ پرامن طریقہ سے آباد ہیں۔ ہندوستانی ہونے کا تصور انہیں اتحاد کے ساتھ جوڑے رکھتا ہے۔یہی قومی یکجہتی ہے۔اور اس لئے کثرت میں وحدت، ہماری شناخت ہے۔جدوجہد آزادی کے وقت بھی ہمارے رہنماؤں نے قومی یکجہتی پر سب سے زیادہ زور دیا تھا اور ہندو مسلم اتحاد میں دراڑ پیدا کرنے والی انگریزوں کی ہر چال کو ناکام بنانے کی کوشش کی تھی۔

دورِ حاضر میں بھی جبکہ ساری دنیا ایک گلوبل ولیج (عالمی دیہات) بن گئی ہے اور عالمگیریت کے اس دور میں ہر میدان میں سخت مقابلہ آرائی اور جدو جہد کا سامنا ہے اور ہر چیز میں بہتری (Escellence) پیدا کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ ہمارے ملک میں خوشگوار اور پر امن ماحول برقرار رہے، لوگ آپسی اختلافات کو بھلا کر قومی مفاد کے لئے کام کریں۔ اس لئے قومی یکجہتی کے جذبہ کو پروان چڑھانا بہت ضروری ہے اور یہ کام تعلیم کے ذریعہ بخوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

طویل سوالات:

۱۔ قومی یکجہتی سے کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے معنی و مفہوم بتاتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت بیان کیجئے۔

۲۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کیا کردار ہے؟ قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے اپنائے جانے والے طریقۂ کار کی وضاحت کیجئے۔

۳۔ قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے کون کون سے پروگرام ہیں؟ ان میں ہر ایک کا جائزہ لیجئے۔

۴۔ تعلیمِ امن سے کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے مقاصد کا تفصیلی جائزہ لیجئے۔

۵۔ سماجی بحران سے کیا مراد ہے؟ اسکی اقسام اور بحران کے انتظام کے مقاصد بیان کیجئے۔

مختصر سوالات:

۱۔ قومی یکجہتی کا تصور اور اس کے مقاصد بیان کیجئے۔

۲۔ قومی یکجہتی کی ضرورت و اہمیت بیان کیجئے۔

۳۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کے کردار کی وضاحت کیجئے۔

۴۔ قومی یکجہتی کے فروغ دینے والے پروگرام میں معاشی مساوات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۵۔ قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے آپ کیا اقدامات اٹھائیں گے؟

۶۔ تعلیمِ امن کے فروغ میں اسکولی سرگرمیوں کی فہرست تیار کیجئے۔

۷۔ سماجی بحران کو ختم کرنے کے کیا طریقہ کار ہو سکتے ہیں؟ مختصراً بیان کیجئے۔

معروضی سوالات:

۱۔ قومی یکجہتی سے مراد.....................................

۱۔ہم کا جذبہ ۲۔ یکسانیت کا جذبہ ۳۔مل جل کر زندگی بسر کرنے کا طریقہ ۴۔ یہ سبھی

۲۔ قومی یکجہتی کی ضرورت ہو........

۱۔معاشی ترقی کے لئے ۲۔معیارِ زندگی میں بلندی ۳۔ یہ دونوں ۴۔ان میں سے کوئی نہیں

۳۔ قومی یکجہتی کے فائدے ہیں............

۱۔عوام میں اعتماد اور بھروسہ بڑھتا ہے۔ ۲۔عوام میں آزادی کا جذبہ اور خوشیاں ملتی ہیں۔

۳۔لوگ بلاخوف وخطر ملک کی ترقی میں ساتھ رہتے ہیں۔ ۴۔ یہ سبھی

۴۔ قومی یکجہتی کیلئے چلائے گئے پروگرام............

۱۔معاشی مساوات ۲۔صنعت کاری میں فروغ

۳۔سماجی مساوات کے ذریعے ۴۔سبھی

۵۔ " قومی یکجہتی نہ تو اینٹ اور گارے سے بنائی جاسکتی ہے اور نہ ہی ہتھوڑے اور چھینی سے بلکہ یہ تو ایک ایسا جذبہ ہے جو لوگوں کے دلوں اور دماغ میں خاموشی سے بنتا ہے اور اسے صرف تعلیمی سرگرمیوں سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔" کس کا قول ہے؟

۱۔ پنڈت نہرو ۲۔گاندھی جی ۳۔ڈاکٹر رادھا کرشنن ۴۔ابوالکلام آزاد

۶۔ سماجی بحران کی اقسام...............

۱۔مقامی ۲۔عالمی ۳۔دونوں ۴۔کوئی نہیں

۷۔ بحرانی انتظام کے مقاصد ان میں سے کیا نہیں ہیں؟

۱۔ایمانداری ۲۔وسیع النظری ۳۔صلاحیت ۴۔بے ایمانی

۸۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کردار

۱۔تعلیم کے ذریعے آگاہی پیدا کرنا ۲۔تعلیم کے ذریعے اقدار پیدا کرنا

۳۔دونوں ۴۔ان میں سے کوئی نہیں

جوابات:

۱۔یہ سبھی ۲۔یہ دونوں ۳۔یہ سبھی ۴۔سبھی ۵۔ڈاکٹر رادھا کرشنن

۶۔دونوں ۷۔بے ایمانی ۸۔دونوں

مزید مطالعے کیلئے کتب(Suggested Readings)

Arulsamy S.(2014), Philosophical and Sociological Perspectivies on Education, Hyderabad, Neelkamal

Ramesh G. () Philosophical Foundation of Education, Hyderabad, Neelkamal Publication

Dash, B.N. & Ghanta R. (2006), 'Foundations of Education',Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

Jamal, Sajid & Raheem, Abdul (2012), 'Ubharte Huwe Hindustani samaj me taleem', New Delhi: Shipra Publication.

Khaleel, Ibrahim Mohammed (2012), 'Foundation of Education', Hyderabad: Deccan Traders Educational Publishers.